UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232821
UNIVERSAL
LIBRARY

منجملہ کتاب مینا

بعنایت رب المشرقین و المغربین و حمایت حضرت سید الکونین جناب غوث الثقلین کتاب موسوم

منبع البحرین فی حالات الحرمین

۱۳۰۲ھ

من تصانیف حاجی الحرمین الشریفین مولوی محمد ایزد بخش ادام اللہ فیوضہ علی العالمین

مطبع مطلع العلوم مرادآباد میں باہتمام محمد علی چھپی

مژدہ جلہ کانمنا

بعنایت رب المشرقین والمغربین وحمایت حضرت سید الکونین جناب غوث الثقلین کتاب مسمیٰ

سنبع الرحمٰن فی حالات الحرمین

۱۲۹۹ھ

من تصانیف حاجی الحرمین الشریفین مولوی محمد یار بخش ادام اللہ فیوضہ الی العالمین

مطبع هادیا ... مطلوب میاں محمد علی دهلی

من تصانیف جناب حاجی الحرمین الشریفین مولوی محمد ایزد بخش منصف

کتاب موسوم

منبع البحرین فی حالات الحرمین

باہتمام مہتمم مطبع وقائع عالم ضلع غازیپور میں چھپی ہے قیمت اسکی معہ نقشہ جات ایک روپیہ ہے جو قریب ۱۲ جزو کے ہے ایک جزو بطور نمونہ
ارسال ہے باقی شائقین کیخدمت میں بتدریج مطبع سے بلا محصول پہونچینگے قیمت راقم کے پاس یا مطبع میں بھیجی جاوے

راقم

محمد عظمت اللہ خان ناظر منصفی کورنتاڈیہہ ضلع غازیپور

مطبوعہ ماہ صفر المظفر ۱۲۹۸

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بيده الملكة المطلقة بيد الكرام والمنعم العظام
خصص هذا البلد الطيب بالائمة والفخام والعظام والصلاة على
من شرف المدينة المنورة بالهجرة والقيام وعلى آله و
اصحابه الكرام الذين سلكوا اعلى مناصب الاسلام وعلى
الشيخ المرشد الامام السيد الشيخ

عبد القادر جيلاني

رحمة الله — محيي الدين الاسلام — قدس

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

بعد اوس کے خدمت مین ارباب شایقین واصحاب لائقین مین یہہ عرض کرتا ہے
اور یہہ اپنا پیشکش بطور نذر دیتا ہے **محمد ایزد بخش قادری** کہ باعتبار ولدیت
مولوی قادر بخش نوپوری اور بھی بلحاظ ارادت خاندان خصوصاً ولا اخلاص
جناب غوث پاک کے ہر طرح سے قادری ہے یہہ بھی خدا کی عنایات اور قادری ہے
کہ غرض میری تسطیر ان چند سطور سے [illegible]
بلکہ خاص مطلب یہہ ہے کہ [illegible] علی الخصوص عوام کو فائدہ عام ہوئے [illegible]
نام یا انعام ہوئے کیونکہ اکثر لوگ حج کو بیت جاتے ہین اور خلاف تجربہ [illegible]
کی باتین اعتراضی زبان پر لاتے ہین کہ دوسرون کے [illegible]
ہوتا ہے شوق سب کا پست ہو جاتا ہے دیکھتے نہین کہ امور واقعی کیا ہین
[illegible] اپنے شہرون مین رہتے ہین مگر حالات مفصل اوپچھے تو معلوم نہین ہوتے
ہین کیونکہ بعضے مقام [illegible] بعضے مقام وحشتہ فنام وہ بھی سامان [illegible]
[illegible] کی حالت مین واقفیت کا حصہ حاصل کر سکتے ہین اگرچہ بیشتر مجھے
[illegible] مین ڈیڑھ سال کا اتفاق [illegible] اور با اہتمام تمامی وسائے
[illegible] کی خدمت [illegible] مین بھی لذت تھا وخیال تحقیق دوریات
[illegible] کا بھی مد نظر تھا چنانچہ دو کتابین ایک کیفیت سفر [illegible]
دوسری گلشن ابراہیم [illegible] حضرت اسمعیل علیہ السلام از
ابتدا تا انجام درج [illegible] کے سبب مطلب اصلی سمجھنے مین ہرج تھا
[illegible] دوسری کتاب موسومہ بہ **مجمع البحرین فی حالات الحرمین**
مین تالیف کرتا ہون پر واسطے [illegible] عبارت سلیس [illegible] بطور ارمغان
نذر [illegible] کے اور اس کتاب مین بجائے فصل باب کے یہہ وضع ہے

تلک عشرۃ کاملہ بس ہین — ہدیہ اول — درباب سفر حج وکیفیت ملک حجاز
وطریقہ آداب — ہدیہ دویم — در فضیلت زیارت مدینہ طیبہ و بنای شریف
معہ شجرۂ انساب ہدیہ سیوم مشتمل بر حکایات صلحا و ابرار ہدیہ چہارم —
کیفیت سفر حج در علی سبیل الاختصار — ہدیہ پنجم — در حالات سفر کہ بنا
از کلکتہ و بمبئی تا جدہ و منتہائے سفر بحر — ہدیہ ششم — در بیان از جدہ تا مکہ معظمہ
معہ حالات شہر — ہدیہ ہفتم — در حال بنا کعبہ از ابتدا تا تعمیر حسب نقشہ حال
ہدیہ ہشتم — در حالات حج و مناسک بالاجمال — ہدیہ نہم — در تفصیل
مراحل مدینہ منورہ و نقشہ عمارات حرم شریف معہ دیگر زیارات — ہدیہ دہم
در حالات راہ و تعمیرات بیت المقدس و شجرۃ الہند وغیرہ زیارات و امورات ضروری
سفر حجاج معہ دیگر حالات بطور متفرقات و چند امور بطور ہدایت — ہدیہ اول

درباب سفر حج وکیفیت ملک حجاز وطریقہ آداب — جاننا
چاہیے کہ اگرچہ حج کو خدائے تعالیٰ نے حسب آیہ کریمہ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا اوسپر فرض کیا ہے جو زاد و راحلہ اور استطاعت
رکھتا ہے مگر حضرت سیدے دومرتبہ اس سفر حج کا قصد پہنچے کہ راہ پیادہ بھی سفر
ونیز سوقات کی تنگی حجاج کا سے اس امر کو بغور مین خیال کرتا تھا کہ شدید سے
بچپن ہی میں ربع بھی مستطیع نہیں ہوتا تھا خدا کی شان ہے عقل حیران ہے
ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ایسے لوگ اور ایسے اسباب
ہیلتے مین کہیں تعجب ہوتا ہے اگر سامان وا ہے امر آگئے تو کیا اوسکے لیے تو
ہر جگہ سامان راحت تیار و دست اشنا فدن سکار سے شعر بکوہ و دشت و
بیابان غریب نیست * ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت پیری خدا کی

جیسا واسطے کہ دنیا مین بہت سال آیندہ کے خیال مین عمر گذر جاتی ہے کہ نوبت نہین
آتی زبان ملاقات کے خوف سے کہدیتے ہین کہ سال آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ ارادہ
ہے اور تو کہنا زیادہ ہے — واللہ احق ان تخشوہ اسباب تو ملنا امر دیگر پیش ہے
اور سنا ہین ہمیشہ ہے بھلا یہ تو فرمائیے کہ دنیا مین تا دم واپسین کیسی فراغ کلی
ہوا ہے جسکی آپکو انتظار ہے اور حال یہ ہے کہ ادائے قرض کے لیے جو گران
بار ہے شوق اوسکو کہیے کہ بدون قرض بے سر و سامانی کے حالت مین جاتے
ہین اور کمی تکلیف بھی اوٹھاتے ہین اور خدا حسب مضمون آیۃ کریمہ دعا حضرت
ابراہیم ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع فاجعل افئدۃ
من الناس تھوی الیھم کیا ہے وحرمین کے لوگون کی روزی انھین
حاجیون سے ہوتا ہے چنانچہ دیکھا ہے مدینہ منورہ کی راہ مین کتنے ضعیف
نحیف پیادہ پا قافلہ کے ساتھ جو کی عورات تک چلی جاتی ہین اور مشقت
[illegible] مین [illegible] لاتے ہین [illegible] ہمت کوئی کسی درجہ کو علی الخصوص اسی
عزم [illegible] ہوتا — وما کنتم بالغیہ الا بشق الانفس —
اسی [illegible] ایک [illegible] مین چند حکایات صلحا کی لکہتا ہون جو متعلق اس
سفر کے ہین درج کرتے ہین کہ بطور نمونہ ہو تا یقین کو سودمند ہو کیونکہ
حکایات علی الخصوص صلحا کی تاثیر زیادہ تر قلوب پر ہوتی ہے اسیواسطے خداوند
تعالیٰ اپنی آیۃ کریمہ مین جناب رسول مقبول کے طرف خطاب فرماتا ہے وکلا
نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک فی
ھذہ الحق وموعظۃ وذکری للمؤمنین اور قصص کو بطور نصیحت
سناتا ہے اور حکایات [illegible] بالجملہ ایک تو ہمات مین اگر چاہیے

چکر و دل ہوتا ہے لوگ کشتی و ڈولی میں یا محمل یا ڈولی ہوتا ہے کبھی طبیعتوں کا جی
ڈاواں ڈول ہوتا ہے اور آپ سے دو یار میں جو لوگ محمل و حرکت کرتے ہیں اوس سے ہوتے
ہی سفر میں اختلاف اوقات و عادات نہیں ہو جاتے اور یہ تو ایک گونہ سفر دور
دراز ہے حالانکہ شعر بعید علی الکسل ان تبتغی ملالۃ * فاما علی المشتاق
غیر بعید مصرعہ در راہ شوق مرحلہ قرب و بعد نیست * اور کسی سفر میں
بدون خرچ کے ہاتھ کھینچے میں راحت نہیں ہوتی بذل و احسان ایسی چیز ہے
کہ ہر جگہ کام آتا ہے الاحسان یقطع اللسان شخص مطیع ہو جاتا ہے
ہر طرح سے آرام پاتا ہے مصرعہ [illegible] است آور کج الرحمت * مدینہ
منورہ کے سفر کو حجاج نا تجربہ کار [illegible] تصور کرتے ہیں اور [illegible]
بدوؤں سے الحذر کہتے ہیں یہ بھی اون سے کہنے کی بات ہے [illegible]
ہے یہ سب جھوٹ ہے کہ راستے میں لوٹتے ہیں کون [illegible] کیا ہو گیا
ہمیں اور کون ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں ذبیح ہوا کس کا سر تن سے
اوتارا گیا کون مدینہ منورہ کی راہ میں مارا گیا اصل یہ ہے کہ بدوی اون سے
بے پروائی کرتے ہیں تو وہ بھی بے اعتنائی کرتے ہیں ہم [illegible] لگا دی
پلکی یا لکی کس سواری میں [illegible] آپ کو راحت ملتی ہے [illegible] والعام
کیا اور اپنے نہ دیجیے ورنہ یہ سمجھیے وہ لیجیے اس راہ میں اپنی راحت کے لیے
یہی صرف کرنا انشاء اللہ داخل ثواب ہوگا مگر [illegible] نہیں [illegible] خیال رہنا ہے کہ زاد راہ
کم نہ ہو جاوے [illegible] لوگوں سے لیے تبرکات [illegible] بہت سے ہوتے
[illegible] کا ایسا کہ اون سے دریافت میں ہے جس کے لیے
آپ اپنے اوپر [illegible] راہ [illegible] صرف میں [illegible] اوٹ

کچھ تبرکات یا بمبئی سے ترکی ٹوپی یا بوٹ لے گئے ایسا ہی تبرکات لینا تھا اور چیز کا
خریدنا تھا تو زیادہ لے آتے یا پیرس سے منگاتے میں نہیں کہتا کہ میری بحث پر
آپ لوگ خیال کریں اور جادۂ اعتدال و توسط سے قدم باہر نکالیں مگر جو باتیں
پسندیدہ ہوں ان پر نظر دہریں فضولی امر پر نظر نہ کریں خذ ما صفا
دع ما کدر قصہ کوتاہ اگر خدا خدا کر کے کوئی صاحب ایسے وہاں تشریف بھی
لے گئے تو میں نے بچشم خود وہاں دیکھا ہے اور یہیں حرم شریف میں ویسی
ایسی باتوں کا تذکرہ آگیا ہے کہ میں کیا عرض کروں کوئی تو انتظام سلطان میں
اعتراض کرتا ہے کوئی بالکل ملک عرب پر حرف کرتا ہے کوئی شہر کی صفائی پر
نظر دہرتا ہے بھلا یہ تو فرمایئے کہ آپ حج و زیارت کے لیے آئے ہیں یا جانچ امور
سلطنت کے لیے بطور گرداوری تشریف لائے ہیں جو نظر آپ کی نکتہ چینی و
عیب جوئی پر ہے اور یہ شہر تو حد حرم میں داخل اور حدود سلطنتی سے
خارج ہے بھلا آپ قوانین صفائی شہر کا برتاؤ یہاں پر کیا فرماتے ہیں اور یہ تو
زیارت گاہ ہے نہ کوئی بارگاہ اگر انتظام سلطنت ہی دیکھنا ملحوظ خاطر ہے
تو آپ معہ خدم و حشم بجانب قسطنطنیہ عنان عزیمت کی موڑیں حج و زیارت کو
چھوڑیں وہاں جا کر ملاحظہ فرمایئے اگر انتظام نہیں ہے تو صدہا سال سے سلطنت
عثمانیہ کیونکر چلی آتی ہے ورنہ سلطان بتیس ۳۲ دانت میں زبان ہی غنیمت جانیے کہ نبھی جاتی ہے اصل یہ ہے کہ
سلطان عرب کے لوگونکو واجب التعظیم جانتے ہیں اور ہر جمعہ کو مانتے ہیں اور یہیں خود خطبہ و دعا میں بھی میں
سنا ہے کہ بمقابلہ دوسرے املاک کے سلطان البرین و خاقان البحرین اور
بلحاظ ملک عرب کے خادم الحرمین الشریفین سلطان نے اس لقب سے
اساتذا اپنے کو ملقب کیا ہے یہاں خادم کب امور سیاست جاری کرنا مقتضا

ادب لقو کریگا اس لیے بالکل تعلق شریف صاحب کے کردیا ہے سب امرا ونہین کو
دہر دیا ہے مدینہ منورہ کی قافلہ جاتے وقت ضمانت سالار قافلہ سے لکھائی جاتی
ہے اور برابر ڈاک سانڈنی سوارون کی درباب خیریت قافلہ آتی ہے اور علاوہ
اس کے اور بہت کچھ انتظام ہین ہر امر کے قوانین واحکام ہین متعدد عدالتہائے
شاہی وحکام ہین مگر حجاج ایسی عجلت مین گرفتار اکثر زیارات ضروریہ چھوڑ کر
وطن جانے کو تیار رہتے ہین کہ امورات انتظامی کو کون پوچھتا ہے خدا کے
گھر مین تو بیٹھے ہین مگر گھر ہی گھر سوجھتا ہے اول ہی موسم پہلے ہی جہاز پر کوئی
گرمی کے بہانے کوئی عذر بیماری لوگون کے سنانے کے لیے دیکھتا ہے کہ حاجی
جی ہائے جی کرتے بہاگے جاتے ہین خیر بہر راستے وطن ہوئے اب
لوگون کو خطوط وتار کی انتظار ہے کب وہ دن آوینگے کہ حاجی صاحب
تشریف لاوینگے یہ لیجیے معلوم ہوا کہ فلانے وقت تشریف لاتے ہین کوئی استقبال
کے لیے پلیٹ فارم چبوترہ ریل پر کھڑے ہین کوئی جنگلہ کی آڑ دیے
کھڑی ہین کہ وہ ریل آئی دروازہ انہین بند ہے مگر آداب تسلیم کی بوچھار
ادہر ادہر سے کار آؤبہگت ہونے لگی خیر حاجی صاحب بصد وقار معہ جبہ
وتسبیح خاک شفا یا عقیق البحر ہاتھ مین کلمات افتخارات باتین رونق افروز خانہ
میمنت کاشانہ کے ہوئے کوئی قدم چومتا ہے کوئی ادہر ادہر سامان
ضیافت مین گہومتا ہے حاجی صاحب تو پہولے نہین سماتے دعوت کہانی کہاتے
پیٹ پہولے جاتے ہین اب جو ذرا اطمینان سے بیٹھے تو لوگ آئے جناب تو تحفہ
لائے فرمایئے ہمارے لیے کیا لائے قبلہ کعبہ ملک کیسی چال ہے کیا وہان کا حال
ہے ارے میان کیا کہین ملک حار گرم شدت کی ہے گرمی شدت کی ہے

نورانی صورت عاشق نہین دال ماش نہین مرابان نہین تمباکو ملا تو نہین حقہ پیچوان نہین
اور بڑا تاسف تو یہہ ہے کہ آم نہین اوسکی درخت کا تو نام نہین لکہتے ہین سنتے آپ لو
حضرت دم گہبرا گیا ارے میان آم تو میوہ عام ہے وہ نہین خاص تو یہی انواع
اقسام کے انگور خرمہاے رطب وتازہ کہجور انار نیم اثار جسکی مقدار شفتالو زرد آلو
آلو بخارا شاداب تربزو خربزہ سیراب کشمش اور یہی چیز کہ جسکو کہتے ہین کشمش بہلا حاجی صاحب
یہہ بیندامت سے اوٹہائے شرمائے نہین فرمایے یہہ چیزین عجیب نہین سچ تو
یہہ ہے کہ سیواے وہان کے اور کہین نصیب نہین ان میوہ جات کی مقابل
مین بہی آپکو دال ماش وآم پر نظر ہے پس آیۃ اَتَستَبدِلُونَ الَّذِی ہُوَ اَدنٰی
بِالَّذِی ہُوَ خَیرٌ کا اثر ہے قوم بنی اسرائیل کو بہی من وسلوی ناگوار ہوا تہا
دال مسور لہسن پیاز وغیرہ پر اصرار ہوا تہا اور گرمی کے لیے کیا کوئی خسخانہ آپ اپنی
ساتہہ لیچلتے جو آرام بدون سامان وضع کے چاہتے ہین حج کیجیے مجہہ سے
خسخانہ وہین مکہ معظمہ مین کیا مدینہ منورہ کی راہ مین لیجیے زیادہ کیا لکہین العاقل
تَکفِیہِ الاِشَارَۃُ ط شعر اگر یکہ رود + چون باید + تا لا تکلم
زبان یہہ وہ جا ہے جسکی تعظیم وادب ہر طرح بجا ہے شعر جا فضا علم وادب
کہ در حضرت شاہ + سر افکندن ادب لائق عزت نبود + جبین نیاز زمین پر
رگڑنا چاہیے کسی وقت قدم جادہ ادب سے باہر نہ دہرنا چاہیے زبان سے ایک
حرف سوء ادبی کا نکالنا اپنے کو ضلالت مین ڈالنا ہے شعر اَدلِعِ التَّشَفُّق
اَیُّہَا الاَفعَا نَطرُقُ الشَّوقَ بِہَا آداب بیت اللہ وہ مقام ہے جسکو
خدا نے اپنی طرف منسوب کیا ہے تمامی عالم مین محبوب کیا ہے حوالی
... مین سکے قرار ہے بیت معظم ... حضرت ہاجرہ وحضرت اسمعیل ...

مدارج حرمین سے کے بہ لحاظ امورات دینی وہ لکہے جسے کچہہ فہم باطنی ہو اور وہ سمجہے جسے
چشم حقیقت مین ہو مین اوس کے عجائبات کیا لکہون چہوٹا مونہہ بڑی بات کرون
اور تاسف کرتا ہون اپنی بے سمجہی پر شعر سنگی دنیا کہ در دغا عیبی ہست ٭
ہر آدمی وان کہ در دو معرفتی نیست ٭ خیر امورات ظاہری دنیاوی کو کسیقدر
یہان مجمل عرض کرتا ہون کہ شہر مدینہ منورہ شہر مکہ معظمہ سے اور مقام سینہ اقدس
سے مقام قبر شریف افضل ہے سلہ شعر کعبہ کے طرف مونہہ ہے نمازون مین
ہمارا ٭ کعبہ کا شبہ در و ور ہے مونہہ ہو سے محمد ٭ اور یہہ امر عقل بہی قبول کرتی ہے
کیونکہ بیت اللہ کو شرف حضرت اوسکے منسوب ہونے سے طرف اللہ کے ہے کیونکہ ظاہر وجود
وہین ہی محدود ہے اور قبر شریف مین نور وجسم لطیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
موجود ہے بطیب رسول اللہ طاب ثیہا ٭ فما المسک والکافور
والصندل الرطب ٭ سلہ شعر در آن زمین کہ نسیمی وزد ز طرہ دوست ٭
چہ جای دم زدن نافہای تاتاریست ٭ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اہل مدینہ کا یہہ قرینہ ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تا غنیمت جانیں کسی طرح قناعت نہیں کچھ رعایت نہیں اور پیشہ تجارت کے لوگ سیلان
ہندوستانی ملک و اقطاع کہتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں اور مدح کرتے ہیں مگر واقعی بیچ میں
کے اور وہاں کے کیا مناسبت ہے ۔ مصرعہ ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔
کہاں یہ اور کہاں وہ کہاں روز روشن کہاں شب دیجور ۔ چہ نسبت ۔ [illegible] کا حال
اپنے شہر میں بے تکلف مکان ہے گھر کی دکان کھولیں روپیہ کے سامان خلق خدا کا
انبوہ ہر ملک کا اردو بڑا شہر ہے ہر جگہ شہر ہے مرفہ [illegible] فیہا [illegible]
بازار ہر راستہ ہر طرح آراستہ مسلمان شہر [illegible] کہ مدینہ میں گلی گلی تیری [illegible]
[illegible] ہوا اور ہوا ایسی اور ایسا ۔ کعبہ بھی ہے اچھا شہر ہے خوشبو سے معطر ۔
مکہ کا حال کیا کہیں [illegible] ۔ لیکن یہ مقامات متبرکہ ہیں بسبب کوئی
شہر کا کلمہ نکلتا ہے اور امورات عارضی اور سیر کا التفات ہے کیونکہ نا گوارا ہوگا
طبیعت گھبراتی ہے [illegible] کسی شخص نے [illegible] کی وہی کوشش [illegible]
[illegible] ہوا آخر [illegible] الملک [illegible] خطاب
ہوا [illegible] لطیف [illegible]
[illegible] انتقال ہوا [illegible] انتقال ہوا وقت شب
[illegible] جواب ہوا کہ وہاں سے یہاں سے
[illegible] پاس [illegible]
[illegible] علی الخصوص [illegible]
[illegible] کی
[illegible] کا کچھ پاس نہیں
ہوتا ہے تو [illegible] کا [illegible] نہیں ہوتا ہے

خود خدا نے بلد امین کی قسم کھائی ہے یہ عظمت فرمائی ہے الحق مگر آپ لوگ
حاجیان اصلی کو کیا وہ الفاظ جو بمقابلہ حاجی نقلی و فرضی کے استعمال ہین موجب
تکلیف و ملال ہین ورنہ خود مین بھی تو اسی فرقہ حجاج مین داخل ہون آپ لوگونکے
ساتھ بھی مین شامل ہون اگر وہ حاجی نماے نالفظی سے باز اوین سب قسم
پاک ہے پھر کیا باک ہے لیکن تا ہم ہے تو سب کلمات ناسزا ورسے استغفار
کرتا ہون خدا کے حضور پر تقصیر و ہرا ہون یہ کوشش بھی یہ نہ تھا تو اور کیا تھا کیا
کوئی مقدمہ کوئی معاملہ عدالت کا تھا کیا کوئی مضمون جہالت کا تھا اگر آپ
اوس تقریر سے باز آئے مین بھی اپنی اس تحریر سے باز آیا پھر کیا ابتدا خود ہاتھ لائے
ہین جو کچھ ہین سو آپ ہین حسب دستور عرب صلی علی النبی کہہ فرمایئے آپ سے
ہاتھ ملایئے معانقہ و مصافحہ کیجئے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ الحمد
لله و الصلوٰة علی رسول الله جسکی برکت سے یہ قصہ رفع ہوا اخیر اسکو اتفاق
الفراق ہوا اور عدم اتفاق ہوا تھا تو سب آپ [illegible] نظم نثری غزل قصیدہ
آپ کے شان مین جو لکھیے بعد اوس کے جو چاہیے کہیے ہین یہ کیا قصیدہ تو
نثر غزل کیسی ٹھہری سکے لفظ بے محل کیسے آپ ہوش مین ہین یا پنبہ بگوش
خواب خرگوش مین یہ کچھ ٹھہری ہے اس قسم کے مناظرہ کیسے اسوقت تا خود
ارباب طریقت و شریعت کے ہورہے ہین مین ہاے چند کلمات جو بشیر آپ کی
شان مین نکالے اوسکی نخش آپ نکالتے ہین ایسی باتین کہکر ہمکو اس مجادلہ
مین ڈالتے ہین ورنہ یہ چھیڑ چھاڑ جانے دیجیے وقت کی نہ لیجیے آئین ٹھہری
جو آپکے شان با وصاف مین ہو وہ بھی محل یا تشبیہ مین داخل ہے کون اوسکا
قائل ہے وہ کون عالم کون فاضل ہے غزل قصیدہ جانا ٹھہری دو ہمرد [illegible] زبان

ہندی کی بسبب ناجائز ہوئی ہین ایسی باتین ہین مانتا الاعمال بالنیات
جانتا ہون ۔ شعر ۔ ہندیا نرا اصطلاح ہندیح ۔ سندیا نرا اصطلاح سندیح
حضرت یہ سب اشغال ذوق کے لیے ہین جو بیدون طریقت کے دشوار ہوتا ہی
عبادت کا لطف اسکا نہین ہوتا ہے اور جب تک کہ طریقت عبادت مین داخل نہو
ذائقہ عبادت کما حقہ حاصل نہ ہوئیگا کالملح فی الطعام ہے یہی میری سمجھ
ہی سے ا کلام ہے مگر صرف نمک کی برابر ورنہ ۔ مصرعہ ۔ ہرچہ درکان نمک رفت
نمک شد ۔ اور ایسے ہی لوگون کی شان مین حدیث شریف علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپ نے فرمایا ہے جو کہ علوم ظاہر و باطن دونون
کے جامع مین عالم باعمل ہین صاحب فضل ہین حضرت علما کو تو ایسے بھی
نازہے العلم حجاب الاکبر بھی وارد ہے ۔ مصرعہ ۔ علمی کہ رہ بحق ننماید
جہالت ست ۔ چنانچہ خود جناب غوث پاک فرماتے ہین زبان اعجاز بیان پرلائے
ہین ۔ شعر ۔ یعنی نادانستگان [illegible] خود [illegible]
[illegible] الوخت ۔ یہ کیا آپ خود بخود الاپ رہے ہین ۔
مصرعہ ۔ تو خود و انشود من گفتگوئے سکنم ۔ مین نے پہلے ہی آپکو ٹوکا
تھی پر روکا تھا کہ اسوقت بحث نہ بڑہایے کل حزب بما لدیھم فرحون
۔ للناس فیما یعشقون مذاہب ۔ اگے میان شریعت
وہ طریقہ مستقیم ہے کہ اوسے تجاوز سقیم ہے شریعت و طریقت دونون ایکہی
چیز مین بھی مقولہ ارباب دانش و تمیز مین شارع نے جو بات رکھا ہے
مسلمہ تہے علما ہے خواص جو لیتے ذوق و شوق کے لیے کچھ معنے نکالتے
ہین ان اپنے کو نفس پر قادر جانتے ہین علما اونکی نسبت کچھ اعتراض نہین

یہان وہ لوگ کہ ابتدا مین کچھ شغل ہونے لگی تب اب کیا ہے حال تھا ان کا عقل
مین ہو جو نہ وظیفہ نہ ورد و آخر مین بات بڑھتے بڑھتے بڑھ جاتی ہے انگشت نمائی کے
نوبت آجاتی ہے عوام کو تو شبہہ پیدا ہو گیا تھا اہل سماع مین داخل ہونے کا
ٹھکانا ہو گیا محبت و ولایت حاصل ہوئے کہ فلانے بزرگ کو سماع سے شوق ہے
کمال ذوق ہے اور اپنی نسبت سمجھے اور ان کا فہم و درجہ خیال نہین کرتے
سلہ پڑھ [illegible] نامی جنید + اس مین کیا حرج ہے کچھ فیضان صحبت
سی تاثیر ہے بہتر ہو جاویگی سلہ دوہرہ ہاتھی کی سنگت مین گرو بلک ہو جاتا
جیسے لوہ جہاز کے پانی پر اوترائے + مگر حضرت عقیدت کامل و راست بازی
درکار ہے کج روی سے کوئی بات حاصل نہین ہوتی [illegible] جواب ترکی بہ ترکی
اوسی زبان ہندی مین سنیئے۔
سلہ دوہرہ فرزین شاہ نہ ہو سکت ٹیڑھی تاثیر [illegible] سیدھو چال
پیادہ ہوت وزیر + بس کیا ضرور ہے کہ ایسا اثر قبول کیا جاوے [illegible]
خلائق ہے [illegible] آیندہ آپ کی نزدیک جو امر مناسب ہو [illegible] اوس
کی تکلیف [illegible] حالات حرمین لکھ دیجیے ورنہ [illegible] دوسرے
[illegible] خیال [illegible] مجھ سے لکھوانا چاہتے ہین [illegible] گمان [illegible]
جاتے ہین اور یہہ کلمہ بخت قلم ہی آپ کے پیچھے پڑا جاتا ہے نہ [illegible] کا
خیال کرتا ہے اور نہ کار رہائے ضروری کا لحاظ بہت اچھا مجھ سے قسم لیجیے جو
اب کچھ نقل و معقولات کروں یا کہوں یا کہ شنیدہ کے سننے یا سنانا نہین [illegible]
آپ ہی [illegible] سنا [illegible] مین پڑھی ایک [illegible] گھر [illegible]
اپنا کام کیجیے کہ لا حول و لا قوۃ۔ آپ [illegible]

قصیدہ یا بن خاطر کشیدہ نہ ایک سے زیادہ نہ سنا ئیگا اگر وہ بھی مختصر معلوم ہو کیفیت سفر بحر و بر زیادہ جو آپ کو منظور ہے تو کیسا [illegible] الماری دہری ہے ساری کتابوں سے بھری ہے کنجی لیجیے دیکھیے بہا لیے بہر دہر دیجیے آپ سنئے کہ یہ قصیدہ [illegible] قصیدہ کرتے ہیں آپ لد مرے گرد —

قصیدہ

آج بیکل [illegible] ہے باطن مشتعل کی دکا — آج کل ہے گلشن امید پر رنگ بہار

موجزن ہے شوق خاطر سے بیا [illegible] — پاؤں لیے سر کو ہے نیلہ ہی شوق گذار

بحر ہو جیسا ہیں مرکب ہی سفر و پیش ہے — خاطر نالاں در مقصود ہے ہمکنار

[illegible] ہی پیش خاطر ایک شہ کونین کا — جسکے باعث ہی ہوا عالم ہے آشکار

بادشاہ [illegible] آور زادہ گان — [illegible] نگار

[illegible] روح الامین مخزن خلق عظیم — [illegible] مقبول [illegible] کردگار

[illegible] اعلم لدی [illegible] — [illegible] عالم [illegible] کار

رونق [illegible] علی [illegible] عدل و داد — آفتاب [illegible] شافع روز شمار

[illegible] الکمس [illegible] — وجاہت شان و شوکت [illegible]

[illegible] سابق [illegible] عظیم — منبع جود و سخا و عکس نور کردگار

شوق [illegible] — ایک دم مانند [illegible]

[illegible] سے [illegible] — [illegible] انکھوں کا [illegible]

[illegible] سر قدم [illegible] — کاشکی [illegible] قصیدہ گذار

آستان پاک ہے [illegible] اشتیاق — [illegible] [illegible]

ہو گیا ہے شوق [illegible] خاک پاک کا — [illegible] درقرار

پر زبان کا ہے وظیفہ روز و شب شام و سحر
یا الٰہی جلد دکھلا دے مدینہ کا دیار

ہاتھ میں آئی مادہ پاؤن سے بھی آگے چلنے کو
[illegible] پہنچا دے یا رب دو عالم [illegible]

پاؤن کیا [illegible] میں پر بھی [illegible]
بادپائی بادپر میں آجکل گویا سوار

یا رسول اللہ یہ التجا محتاج کی
دستگیری کیجیے سبکی طفیل [illegible]

ماشاء اللہ سبحان اللہ کیا خوب لفظ بادپائی باد کیا موزون [illegible] بادپائی کے لیے پڑی ہے بیشک [illegible] تسلیم [illegible] استغفر اللہ میں یہ عرض کرتا ہوں [illegible] کی ایسی مجھے [illegible] طبیعت [illegible] کہ بیان نہیں کر سکتا صرف اسی [illegible] طرح کے سبب کتاب [illegible] کا نام [illegible] انعام ہے خیر اسوقت تو چاہتا ہوں ایک [illegible] پاتا ہوں دو چار سطرین [illegible] انکا ابتدا و شریف کا بھی حال [illegible] چاہیے [illegible] کہ خدا [illegible] اور بیان [illegible] کیجیے [illegible] آپ [illegible] فرمایے ہیں [illegible] مطلب

حصہ دوم در فضیلت زیارت [illegible] مدینہ شریف

[illegible] زیارت [illegible] شریف [illegible] میں [illegible] جسکا نام [illegible]

الّا مَن ... اللّٰہ بن ∴ شعر اگر کردن معطر بدن بمشک گلابہ
بساون لاک ... ہین مشک گلاب ∴ تو اری سوکر دن وقت سخن بمشک
گلاب ∴ ہزار بار بشویم دہن بمشک گلاب ∴ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است
کفا من المداح عبد القادر ∴ سلطان کل الاولیاء
المعظم ∴ قدس اسرارہ وانوارہ اکمل الاولیا ہین جسطرح جناب
رسالت مآب افضل الانبیا ہین سلہ شعر ہر کہ او در رتبہ اش محبوب سبحانی بود
∴ حاکم دو ہر دو عالم حکم ربانی بود ∴ کرامات آپکی حیطہ تحریر سے وہین
تعدا ... مین ... مین آپ خود فرماتے ہین زبان معجز بیان پر لاتے
ہین شعر کسانا خلعۃ ... ملی حتی یتیجان الکمال ∴
... زیارت بغداد شریف جہان ... سو جب کمال ہے چنانچہ
آپ ہی کا شعر ... حال ہے سہ شعر ترا کعبہ چو بودست ای ولی در کوئے یار ما
∴ گذار و ہر زمان حجی کسی کو عاشق زار است ∴ طواف کعبہ کن حاجی مرا گلزار
السکوش ∴ ... اولی ہی شعر سے
... کا دہیان ... حج کا ارمان تھا مگر سہ شعر مین کیا ہو
نصیب کے ... یاوری نکی ∴ اے خضر وہان تلک بہلا کیون رہبر ہی
سلہ شعر ... فغان آہ و فریاد ∴ خواہم شوم شہر بغداد ∴ مگر آہی
... انتظار و انتظار مین گذرتی تہی ... آئی ... کہ میری سلہ
... ہوت ... دل ... لو انتظار ∴ ... استغفار
... نے قصد کر دیا ... خدا ... بالطبع بغدادیہ
... تھا مگر وہان ... سے مجبور تھا کہ وہ لوگ بیس تیس آدمی

از قسم اناث و ذکور او سب ایک کو حج کرنا ضرور تب نے صلاح دی کہ پہلے حج زیارت کیجیے پہر بغداد شریف کا قصد کیجیے حسب ایما آپکے پہر ہم سو شش و پنج مین تھے مجھکو یہی مصلحت وقت نہین جانا که ایک حج اور زیارت کو بعد کو بغداد شریف جانا مگر خدا کی ایسی عنایت ہوئی که گھر بیٹھے مراد دلی ملی یعنی وہین که عظامین مجمع کمالات منبع سعادت گزین شریعت سجادہ نشین طریقت نبیرۂ خاص آپکی اولاد حضرت سید سلمان علیہ الرحمان کے بر حج غضنفر مردان شیر کے ساتھ مع فوج سلطانی برائے حج تشریف لاتے تھے ملازمت ہوئی سبحان اللہ کیا عنایت ہوئی کیونکہ خود آپ یعنی جناب غوث پاک نے مژدہ سنایا ہے زبان فیض ترجمان سے یون ارشاد فرمایا ہے طوبى لمن رآنى او رأى من رآنى او رأى من رأى من رآنى + پس آنحضرت کی ملازمت مین آپکی زیارت ہے ہی

ابیات

طوبى لطلاب الجناب الاكرم + اعنى جناب قطب غوث اعظم
هو الذي من كان نادى باسمه + نجوا ولو كان بحر المتلاطم
صلى الاله على النبي المصطفى + والآل والاصحاب كل المسلم

چنانچہ مینے تجدید بیعت کرکے شجرۂ انساب مثل مثال خاص مہری جناب پیر صاحب سے حاصل کیا و والدہ ماجدہ و حویلی کو بھی طریقت مین داخل کیا که وہ شجرۂ انساب انشاء اللہ درج کتاب ہوگا ناظرین کو ثواب ہوگا شعر

یا مرید الطالب النعیم + خذوا سلکها باسم القدیم

بعد اوسکے آپنے قصد بیت المقدس کا فرمایا مجھے ایک مرتبہ اور ہندوستان جانیکا حکم فرمایا بموجب الامر فوق الادب قصد اودہر کا کیا قصیدہ

تری شوق زیارت مین جو میری چشم تر ہے | ہر اک مژگان سے فوارہ ہر اک قطرہ سمندر ہے
زیارت اوسکی درگاہ کی مجھکو کعبہ سے خوشتر ہے | طواف کوچۂ بغداد مجھکو حج اکبر ہے
سراپا سیرت و صورت مین وہ مثل پیمبر ہے | شجاعت شوکت و حشمت مین جن ساقی کوثر ہے
زمین بغداد کی ہو مطلع الانوار قرآن کی | کہ ہر ذرہ وہانکا روشنی مین مہر منور ہے

تری درگاہ تک پہونچون تمنا ہی یہی میری
یہی مقصد یہی امید میری تجھسے ہمسر ہے

بچھاؤن فرش آنکھون کا کرون جاروب مژگان سے
رسائی در گہ تک اگر میری مقدر ہے

صبا بہر خدا کر دے خبر اوس رشک عیسی کو
کہ تیرے عاشق دیدار کا اب حال ابتر ہے

ذرا سن التحیات اے غوث الاعظم بہر حق اب تو
لب جان بخش دکھلا دو کہ میری جان لب پر ہے

کرون ختم سخن اسپر لکھتے لکھتے حال دل
ہوا شق سینہ کلک دوسرے سوزندہ تر ہے

انشاء اللہ تعالے بعد حصول زیارت پھر ایک کتاب دوسری خاص وہین کے حالات مین تحریر کرونگا۔ اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقَاصِدِنَا۔ شعر

یارب بطفیل [illegible]
سلطان جہان و قطب عالم

مجھکو ز راہ فضل [illegible]
بزم مشہد مین کر دے داخل

قصیدۂ عربی

یَا سَیِّدِی شَیْخِی وَصَدْرَ الصَّادِرِ
یَا کَنْزَ الْعُلُومِ وَبَحْرَ عِلْمٍ نَادِرِ

مُرْشِدِی مَوْلَاہُ الْکَرِیْمُ الْقَادِرِ
یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ عَبْدُ الْقَادِرِ

کَھْفَ اللَّھِیْفِ اَمَانَ قَلْبٍ حَائِرِ
مَاوَی الضَّعِیْفِ ضَمَانَ قَصْدِ النَّاذِرِ

کُنْ لِیْ مَلَاذاً یَوْمَ فَخْرِ الْفَاخِرِ
لِشَدَائِدِ الدُّنْیَا وَیَوْمٍ آخِرِ

صَلَّی الْاِلٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ
وَالْآلِ ذِکْرُھُمْ ذَخِیْرَۃُ ذَاخِرِ

وَالصَّحْبُ وَالْاَتْبَاعِ اَھْلِ مَفَاخِرِ
وَعَلَیْکُمْ یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ

یَا مَجْمَعَ الْخَیْرَاتِ عَبْدُ الْقَادِرِ
یَا سَیِّدَ الْبَرَکَاتِ عَبْدُ الْقَادِرِ

شجرۂ انساب — جناب غوث پاک

لا الٰہ الا اللہ [illegible] عبد القادر رضی اللہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لا الٰہ الا اللہ [illegible] عبد القادر رضی اللہ

ہٰذہ شجرۃ

مہر حضرت غوث پاک — مہر حضرت غوث پاک

اصلہا اصیل و فرعہا نبیل

وحاملہا جبل جلیل اسأل اللّٰہ

تعالیٰ ان یرزقہ الاستقامۃ بحرمۃ سیدنا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم المہبط علیہ الوحی

والتنزیل المتبعہا والمقتدیہا وانا خادم الفقراء

السالکین سلسلۃ القادریۃ خادمہ ابو محمد السید الشیخ

عبد القادر جیلانی قدس سرہ ببغداد

المحمیہ عفی عنہ

سرنامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السید سلیمان القادری

مہر جناب سجادہ نشین ظلہ

الحمد لله فاتح اقفال القلوب بذكره وكاشف
استار الغيوب بيده ورافع اعلام الزيادة بشكره احمده
على ان جعلنا من اهل توحيده واشكره طالب لفضله
ومزيده واصلي واسلم على سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
افضل انبيائه وعبيده وعلى اله واصحابه الحائزين لطوائل الفضل
ومديده **اما بعد**

فيقول العبد الفقير المقر بالعجز والتقصير الراجي عفو ربه العلي
السيد سلمان القادري ابن السيد علي القادري ابن السيد سلمان
ابن السيد مصطفى ابن السيد زين الدين ابن السيد محمد درويش
ابن السيد حسام الدين ابن السيد نور الدين ابن السيد ولي الدين
ابن السيد زين الدين ابن السيد شرف الدين ابن السيد شمس الدين
ابن السيد محمد الهتاك ابن السيد عبد العزيز
ابن السيد السادات قطب الوجود الدرة البيضاء مالك
ازمة التصرف في رئيس المحبوبين الامام الجوهر الفرد سلطان
الاحوال قطب الاقطاب الغوث الاعظم الجامع بين
المشرفين السيد الشيخ (عبد القادر جيلاني
قدس سره) (ابن ابي صالح موسى جنكي دوست ابن السيد
عبد الله الجيلي ابن السيد يحيى الزاهد ابن السيد محمد
ابن السيد داود ابن السيد موسى ابن السيد عبد الله
ابن السيد موسى الجون ابن السيد عبد الله المحض

ابن السيد حسن المثنى ابن السيد امام حسن ابن الامام
امير المؤمنين علي ابن ابي طالب رضي الله ابن عبد المطلب
ابن هاشم ابن عبد مناف ابن قصي ابن كلاب ابن مرة
ابن كعب ابن لؤي ابن غالب ابن فهر ابن مالك ابن النضر ابن
كنانة ابن خزيمة ابن مدركة ابن الياس ابن مضر ابن نزار ابن
معد ابن عدنان ابن أد ابن أدد ابن الهميسع ابن سلامان
ابن نابت ابن قيدار ابن اسمعيل ابن ابراهيم ابن آزر ابن
تارخ ابن ناحور ابن ساروغ ابن ارغو ابن فالغ ابن سالخ
ابن قينان ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح ابن لمك ابن متوشلخ
ابن مهلائيل ابن قينان ابن انوش ابن شيث ابن آدم ابو البشر
عليه السلام وآدم من التراب والتراب من الارض والارض
من الزبد والزبد من الموج والموج من الماء والماء من الدرة
والدرة من الفكرة والفكرة من الارادة والارادة
من علم الله (اللهم نحن كان الحل الصالح النقل على ... والـ...)

تمت الاسماء

محمد ...
ابن ...

لما قدمنا الى مكة المشرفة المعظمة زادها الله تعالى شرفا
وتعظيما جاء الينا والتمس منا تلقين كلمة التوحيد فلقنته
كما لقنها بالسيد عن ابي وشيخي السيد الشيخ علي القادري ...

وابن عمه السيد الشيخ عبد القادری عن ابيه
وشيخه السيد الشيخ اسمعيل عن ابيه وشيخه السيد
الشيخ عبد الوهاب عن ابيه وشيخه السيد الشيخ نور الدين
عن ابيه وشيخه السيد الشيخ محمد درویش عن ابيه
وشيخه السيد الشيخ حسام الدين عن شيخه وابن عمه السيد
شيخ ابی بکر عن ابيه وشيخه السيد شيخ يحيی عن ابيه
وشيخه السيد الشيخ نور الدين عن ابيه وشيخه السيد الشيخ
ولی الدين عن ابيه وشيخه السيد الشيخ زين الدين عن ابيه
وشيخه السيد الشيخ شرف الدين عن ابيه وشيخه السيد
الشيخ شمس الدين عن ابيه وشيخه السيد الشيخ محی الدين ابی صالح
عن ابيه وشيخه قطب العارفين ومرشد السالكين السيد الشيخ
الشيخ عبد القادر جيلانی

قدس سره

عن شيخه ابی سعيد المبارک المخزومی عن شيخه ابی الحسن الهکاری
عن شيخه ابی الفرح طرطوسی عن شيخه عبد الواحد التميمی عن
شيخه ابی بکر الشبلی عن شيخه ابی القاسم جنيد البغدادی
عن شيخه سری السقطی عن شيخه معروف الکرخی عن شيخه قبلة
الباطن ابی الحسن علی ابن موسی رضا قال حدثنی ابی موسی الکاظم
عن ابيه جعفر الصادق عن ابيه محمد الباقر عن ابيه
زين العابدين عن ابيه السيد شباب اهل الجنة وقرة عين

اهل السنه الامام الحسن عن ابيه الامام امير المومنين علي بن
ابي طالب رضي الله عنه قال حدثني حبيبي قرة عيني
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال حدثني جبريل عليه السلام قال سمعت رب العزة جل جلاله
يقول لا اله الا الله حصني فمن قالها دخل حصني ومن دخل حصني
امن من عذابي وباسناد المتقدم الى الشيخ المعروف الكرخي
عن شيخه داود الطائي عن شيخه حبيب العجمي عن شيخه
حسن البصري عن شيخه الامام امير المومنين علي بن ابي طالب رضي الله
عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جبريل
عليه السلام عن رب العزة جل جلاله وعد ان لقناه كلمة
التوحيد اجزناه بتلاوتها عقب كل فريضة مائة وخمسة و
ستين مرة وفي سائر الاوقات على حسب ما تيسر له فمن نكث فانما
ينكث على نفسه ومن اوفى بما عاهد عليه الله فسيؤتيه اجرا عظيما و
صلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم

في مكة المكرمة المشرفة الحجه سنه ١٣٩٦ه

شجره طيبه

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

لا اله الا الله محمد رسول الله

الهی بحرمت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم	الهی بحرمت حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه
الهی بحرمت حضرت امام حسین رضی الله عنه	الهی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه

شعر

بیت خدا سے شرف مین ہے تربت رسول کی
کچھ کم نہین ہے جس سے زیارت رسول کے

چنانچہ آپنے ارشاد فرمایا ہے - المدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون حجاج و زائرین کے سبب سے طیاری قافلہ مین دیر - تو دل کی عجب سیر - لب پر یہ شعر

ہوائے شوق ہے اوڑ جاہی یارب	مدینہ کو تن لاغر ہمارا
خدا وہ دن دکھا دے آج تو ہی لطف	نبی کا آستان ہو سر ہمارا

خیر بعد انتظار بسیار قافلہ طیار ہوا مگر ایک امر تردد کا البتہ پیش ہوا کہ سخت پس و پیش ہوا - کہ والدہ کو چلتے وقت عارضہ اسہال ہوا اس حال سے تردد کمال ہوا مینے عرض کی کہ آپ ضعیف علالت سے نحیف ہین اس بار آپ یہین مکہ معظمہ مین قیام فرماوین - چند روز آرام فرماوین - جب صحت پائیگا - مدینہ منورہ جایئگا - فرمایا یہ کیا بات ہے - جانا واجبات ہے -

شعر

ممکن نہین کہ تن رہے طیبہ کی راہ مین	ہرچند سیکڑون ہون قیامت کے سامنے
ہو سامنا اجل کا تو شہر نبی خدا	مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

یہی پر زبان جاری خدا نے دیسا ہی کیا جیسا کہ آگے عرض کرونگا خیر چلی روح مدینہ منورہ مین جسم قافلہ کے ساتھ - و شوق سے یہ بات -

شعر

اے شوق قافلہ مدینہ کو سوئی جب اڑان	بانگ جرس سے یاد ہون آگے بڑھے ہوئے
اللہ رے شوق پہونچے مدینہ مین دن رہے	منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوئے

خیر منزل بمنزل جسکا حال مفصل اوس کے مقام پر عرض کرونگا - قریب

شہر مدینہ منورہ کے پہونچے اللہ اکبر

شعر

اس دشت سے پیدا ہے تمنائے مدینہ
قربان کئے کرین راہ کی جاروب کشی ہم
اسکی تمنا ہے جو بیٹھا ہی فلک کو

اس رنگ سے نکلے ہے صدائے مدینہ
سو کوس سے کہ ہمکو نظر آئے مدینہ
جھک آئے ہے سوئے گنبد خضرائے مدینہ

جل جلالہٗ یہ وہ مقام مقدس ہے جسکی شان میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ حدیث
المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی وفیہا مبعثی حقیق علی امتی حفظ
جیرانی۔ آپ نے وہان کے ساکنین کو اپنا ہمسایہ فرمایا ہے اور انکے
پاس و لحاظ کے لئے ارشاد فرمایا ہے بیشک لحاظ و ادب ضرور ہے۔ جسکا شہر
مذکور ہے۔ اور سمجھے تو یہ ہی ہے کون مکان ہے جسکا نام سید البلدان ہے۔

شعر

جنان جنت ارم فردوس گلشن روضۂ رضوان
گلاب و مشک اور عود و عنبر کی حقیقت کیا

جنہیں سب کہتے ہین ہے رشک وہ کوئے محمد ہے
معطر دونون عالم جس سے ہو خوشبوئے احمد ہے

اور جب تک رہنا ہووے موقع کے ساتھ قیام کیا جاوے ادب و لحاظ کے ساتھ
سب کام کیا جاوے۔ تو آپ خود مسافر نوازی فرماتے ہین۔ مہمان اپنا تصور
کرکے سرفرازی فرماتے ہین حالانکہ یہ مونہہ کس کا ہے۔

شعر

اے رسول اللہ مگوئیم کہ مہمان توام
ما فقیر طعمہ خوار از ریزۂ خوان توام

فقیر باب مجیدی عتبہ محمدی پر قریب حرم مکان لیکر قیام کیا ہر نماز مسجد شریف مین
ہونیکا انتظام کیا عند الفرصت اور جابجا زیارات کے لئے جاتے تھے پھر حرم شریف مین

شعر

سبت خدا سے شرف مین ہے تربت رسولؐ کی
کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسولؐ کے

چنانچہ آپنے ارشاد فرمایا ہے - **المدینۃ خیر من مکۃ** حجاج و زائرین کے سبب سے طیاری قافلہ مین دیر - تو دل کی عجب سیر - لب پر یہ **شعر**

ہوائے شوق ہے اوڑ جاوے یارب
مدینہ کو تن لاغر ہمارا
خدا وہ دن دکھاوے اپنے لطف
نبیؐ کا آستان ہو سر ہمارا

پھر بعد انتظار بسیار قافلہ طیار ہوا مگر ایک امر تردد کا البتہ پیش ہوا کہ سخت پس و پیش ہوا - کہ والدہ کو چلتے وقت عارضہ اسہال ہوا اس حال سے تردد کمال ہوا مینے عرض کی کہ آپ ضعیف علالت سے نحیف ہین اس بار آپ یہین مکہ معظمہ مین قیام فرماوین - چندے آرام فرماوین - جب صحت پائیگا - مدینہ منورہ جائیگا - فرمایا یہ کیا بات ہے - جانا واجبات ہے —

شعر

ممکن نہین کہ مین مدینہ کی راہ مین
ہو سامنا اجل کا تو شہر پنہا خدا
ہر چند سیکڑون ہون قیامت کے سامنے
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

جو بہ زبان جاری خدا نے ویسا ہی کیا جیسا کہ آگے عرض کرونگا خیر چلی روح مدینہ منورہ مین جو جسم قافلہ کے ساتھ - و شوق سے یہ بات —

شعر

اے شوق قافلہ مدینہ کو ہوئی جب روان
اللہ رے شوق پہونچے مدینہ مین دن رہے
بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوئے
منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوئے

خیر منزل بمنزل جسکا حال مفصل اوس کے مقام پر عرض کرونگا - قریب

شہر مدینہ منورہ کے پہونچے اللہ اکبر

شعر

اس وحشت سے پیدا ہے تمنائے مدینہ	اس رنگ سے نکلے ہے صدائے مدینہ
فرشتے آنکھیں کریں راہ کی جاروب کشی ہم	سو کوس سے گر ہم کو نظر آئے مدینہ
اس کی تمنا ہے جو بینائی فلک کو	جس جا ہے سوئی گنبد خضرائی مدینہ

جل جلالہ یہ وہ مقام مطہر ہے جسکی شان میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے - حدیث
المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی وفیہا مبعثی حقیق علی امتی حفظ جیرانی - آپ نے وہاں کے ساکنین کو اپنا ہمسایہ فرمایا ہے اور انکے پاس و لحاظ کے لئے ارشاد فرمایا ہے بیشک لحاظ و ادب ضرور ہے - جسکا تذکرہ ہے - اور سمجھے تو ہی یہ کون مکان ہے جسکا نام سید البلدان ہے -

شعر

جنان جنت ارم فردوس گلشن روضہ رضوان	جنہیں سب کہتے ہیں بے ریب شک وہ کوئی حرم ہے
گلاب و مشک اذفر عود و عنبر کی حقیقت کیا	معطر دونوں عالم جس سے ہو خوشبوی احمد ہے

اور جب تک رہنا ہووے موقع کے ساتھ قیام کیا جاوے ادب و لحاظ کے ساتھ سب کام کیا جاوے - تو آپ خود مسافر نوازی فرماتے ہیں - مہمان اپنا تصور کرکے سرفرازی فرماتے ہیں حالانکہ یہ منہ کسکا ہے -

شعر

اے رسول اللہ نمی گویم کہ مہمان توام	یا فقیر طعمہ خوار از ریزہ خوان توام

خیر باب مجیدی عقبہ محمدی پر قریب حرم مکان لیکر قیام کیا ہر نماز مسجد شریف میں ہونیکا انتظام کیا عند الفرصت اور جا بجا زیارات کے لئے جاتے تھے پھر حرم شریف میں

آجاتے تھے بس دو چار روز گذرے تھے کہ طبیعت والدہ کی بظاہر گو زیادہ تر ناساز ہوئی۔ مگر فی الواقع مسرت کے ساتھہ دمساز ہوئی۔ یعنی بعد از انفراغ سلام وزیارت روضہ خیر الانام شب جمعہ کو ہنگام صبح صادق انتقال فرمایا اس دار فانی سے عالم جاودانی کو ارتحال فرمایا بہہ دیکھتا تھا۔

شعر

اور لگا ہوا ہے دم کہ دم اعتقاد ہے	آنکھیں بہری ہوئی ہیں دو سو کنار ہے

حالت نزع طاری مگر لفظ یا رسول اللہ زبان سے جاری بلکہ آخر وقت با ہتمام تمام آپکا نام لیا۔ اور آپکے جوار میں مقام کیا۔ اگرچہ محبت مادری جوش میں آتی تھی اور طبیعت استقلال سے گذری جاتی تھی۔ مگر جب میں اس درجہ کو دیکھتا تھا تو مقام مسرت کا پاتا تھا غم کا نہ مسرت والم کا۔ چنانچہ جو حالات میں عرض کرتا ہوں اوسے آپ لوگ اس نعمت عظمی کے حصول پر شکر گذاری کو فرماوینگے نہ عزاداری کو چنانچہ بد ستور وہ کی زبان عرب نے آکر تجہیز و تکفین حسب دستور و آئین اپنے کر کے روضہ مبارک کے سامنے میں جالی کے قریب جنازہ رکہکر سلام انجناب مرحومہ پڑہا یاد ہے مجھے وہ عبارت جو خلوص کے ساتھہ مینے قبر شریف کے سامنے جنازہ رکہکر عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ شکر گذاری کرتا ہوں میں آپکی جو آپ نے میری والدہ کو اپنے جوار میں ہوتے ہوئے میں قبول فرمایا۔ ایسے ہی امید رکہتا ہوں کہ میں بہی قبول کیا جاؤں حضور درمیان منبر و روضہ مبارک کے جسکی شان میں آپ نے فرمایا ہے کہ ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ نماز جنازہ کی ادا ہوئی اب یہیں سے حسب احادیث ماثورہ جنت شریع ہوئی جنت البقیع ابہی باقی ہے وہاں اپکے

جب بعد نماز جنت البقیع میں شرفائے مدینہ منورہ مخصوص حاکم شہر
قاضی اپنے دوش پر جنازہ لے جنت البقیع پہونچے - اگر جنت البقیع
کے درجہ بیان کروں تو جلد معتد صد انکل مرتبہ چار ورق سے کم ہو
اوس کو آپ دوسری کتابوں میں سے بھی دیکھ سکتے ہیں مختصر یہ ہے
کہ آپ نے فرمایا ہے من یموت بالمدینۃ کنت لہ شفیعا
یوم القیامۃ اور لاکھوں حجاج ہر سال زیارت کے لئے جاتے ہیں
اور یہ کلمات عظمت کے زبان پر لاتے ہیں السلام علیکم
یا اہل البقیع یا اہل جنات النعیم جب ان
مرحومہ کی جگہ دفن اوسی جنت البقیع میں سنتے کہ ساتھ ازواج مطہرات
اور امام حسین علیہ التحیات دونو قبہ کے وسط میں اور ایک دوسرے
نعمت عظمیٰ یہ خیال فرمائیے خاص آنحضرت کی شب سرلف کا ایک پارچہ
سبز جو بڑے اہتمام سے لا کفن کے اندر رکھدیا گیا غور کرنے کی بات ہے
عجیب خدا کی عنایات ہے والد صاحب جبل پور اور بھائی دہلی
کلکتہ دور والدہ صاحبہ در مدینہ منورہ میں باقرست و صاحب در سفر گفتہ سعدی
مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا -
مگر دیکھیے اس بڑھیا کی خوش تقدیری جو اسکے الہام و الفاظ
جیسے چاہا ہے وہی ہوا کن نام مرا ہم کو بھی خدا آغوش با دنیا
اپنے پیغمبر کے پہنچا دے - آمین یا رب العالمین —
جب میں مدینہ منورہ میں تھا اس کا خیال تھا خدا سے یہ
سوال تھا کہ اگر یہیں قیام ہو تو بڑی بات ہے اب تو جانا ایک مہلت سے

ابیات

مرا چو نقش قدم سیر شدہ است در کوچہ تو بسر — نگاہ راست شدم برابرِ خوف طوفانِ چشم

نہ خواہم اکنون کہ تا بچشم سر ہم ازینجا بجا دگر — الکہ بجور عبر بپائی از در و دگر تقسیم بہ ناگہ ہم

قسم بیاست کہ ہر بار ہم سر ارادت زجا گران یا

جانے کے غم میں کلیجہ ہاتھوں سے تھامنا ہوتا ہے۔ مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ دل جلنے کے نام جلتا ہے۔ کہتا ہے کہ یہیں رہوں گا کون جلتا ہے۔ جھلایا دلبر چھوڑوں نعوذ باللہ یہاں سے منہ موڑوں۔

شعر

تعالی اللہ یہ وہ آستاں ہے — کہ جبرئیل جس کا ادنی پاسباں ہے

سمجھا تھا کہ انشاء اللہ تعالے پھر آئیں گے۔ کہتا تھا کہ آپ جانے ہم تو نہ جائیں گے۔ افسوس ایک روز حسرت آنے کی تھی آج مصیبت جانے کی۔

شعر

رسد ز سنگ بپا یا پیر ماہ وداع — کہ تحمل کنند آن لحظہ کہ تحمل نبود

مگر کیا کرے بقدرت سے آدمی مجبور ہے۔ اس میں کسی کا کیا قصور ہے۔ خدا خدا کرکے کسی طرح آئے تھے۔ بس جانا ہوا کچھ نہ پایا

شعر

ستم ہوا ابھی ہوئی تھی قسمت کہ پھر گئی — ابھی آئی ہی تھی ہوا الم کے تو پھر گھری

شعر

یا محمد ہین بے سروسامان مددے ۔ قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

شعر عربی

لیس لی غیرک یا سید مکی مدنی ۔ سویم افگن نظرے ہمین حیران مددے

اللہ اکبر یہہ معاملہ وہی جانے جسپر کہ پڑ ہی ہو اوٹھانا مشکل ہے کتنی ہی طبیعت کڑی ہو مگر نصیب کہان کہ غلامی مین قبول ہون یہہ مدعا حصول ہون وقت سحر یہ کف افسوس ملتے ہین آنسونکے ساتھ لخت جگر نکلتے ہین ۔

شعر

رہنے کی اجازت نہ ہوئی ہاے کرون کیا ۔ ناچار تھا مجبور تھا آخر کہو ہمین

تحیر ہے کہ یارب کریم خواب ہے یا بیداری ہے ۔
ایک دن مدینہ منورہ کی زیارت تھی آج یہان کی جاری وتابعداری تھی باب جبرئیل وباب الرحمان کعبا کو رنثائو یہہ اور اوس کا صحرا او میدان ۔

شعر

مین اور ہائے ہین مین دور ہون خراب ۔ ہوئی دور آسمان مجہے پہر کر پہر دکہا

ستم سے تیرے گدائی کا گھر ہوا خراب	عاصی ہوں میں سا اور میں مضطر ہوں خراب
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد	آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

یا حضرت ایا اب وہ دن کب آئیں گے جو ہم مدینہ منورہ جائیں گے اے چرخ ستمگار تیرا انقلاب وہ چرخ ہم اوسی وقت صحیح سمجھیں جواب کے بار ہم مدینہ منورہ پہنچیں مگر ہم کیا کہیں تجھے کہیں اور کیا آگئیں

شعر

ہم کس امید پہ تیری فلک جستجو کریں	دل ہی نہیں رہا جو کچھ آرزو کریں

ہم آپ ہی کی حضور میں عرض کریں گے آپ سن لیجئے

مخمس

تم ہو حبیب الدنا تم ہو جو تھا روا	[illegible]	یا شفیع الورا یا حبیب خدا
غیر حق جانے کون آپکا مرتبا		یا شفیع الورا یا حبیب خدا
یارب یا اوج ہے یہ سعادت ملی		تیرے روضہ کی مجھکو زیارت ملی
بے شفیعی ذرا سے بھی چھوڑا ہوا		یا شفیع الورا یا حبیب خدا
کاش ہوتا میں بھی یمن کا [illegible]		چرخ جبلی سے چھڑوا دو یا تا نہ تھا
روضہ ہند کو پھر نہیں دیکھتا		یا شفیع الورا یا حبیب خدا

نہ ملی میرے حق میں برائی ہوئی | تیرے قدموں سے شاہا جدائی ہوئی

صورت آپکی مدینہ میں بس تھا بھلا | یا شفیع الوریٰ یا حبیب خدا

تنگ جینے سے اے شاہ آیا ہوں | اب حضوری میں اک عرض لایا ہوں

تم ہی ہو خدا یہ حق سے جدا | یا شفیع الوریٰ یا حبیب خدا

ہند سے پھر وہاں مجھکو بلوائیے | اپنے روضہ کو اے شاہ دکھلائیے

وہاں ہو دفن میرا اور حشر میرا | یا شفیع الوریٰ یا حبیب خدا

جب جانب کو مدینہ منورہ سے آ کر [illegible]
خیال آتا ہے [illegible]
شعر [illegible]
[illegible]

قصیدہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إن نلت يا ريح الصبا يوماً إلى أرض الحرم
بلغ سلامي روضة فيها النبي المحترم
من وجهه شمس الضحى من خده بدر الدجى

من ذاته نور الهدى من كفه بحر الهمم

ألا يا مجرد رحمة من معجز المصطفى

صلى الإله لأهل الله شفيعنا النبي المحتشم

كن مجيرا معتمدا الى اقربائي محتشم

في القبر شفيع يا شفيع يا الساري والنور القائم

يا مصطفى يا مجتبى ارحم على عصياننا

مجبورة أعمالنا طمعا وذنبا والظلم

يا رحمة للعالمين انت شفيع المذنبين

أكرم لنا يوم الحزين فضلا وجودا والكرم

يا رحمة للعالمين ادرك لزين العابدين

محبوس أيدي الظالمين في الموكب المزدحم

شعر غدا وہ دن دکھا دے جو اوسے لطف :: نبی کا آستان ہو سر ہمارا ::

سعہ شعر آرزو دارم کہ خشت تن ہمین :: خالی از افغان و زاری فارغ

از شیون بباد :: تاج شاہی جو شیخ با قبال یکسان عاقبت :: اسم محمی نجم عاکسہ

کفن باد :: امین یا مجیب السائلین قبول کر اس عاجزو ون کے لیے جو کہ نعوا

اور دعاون کے سننے والے مانگتے ہین تجھ سے سب لوگ ہمارے [illegible] اور تیری کو

اور مانگتا ہون مین تجھ سے کمی و بیش مقدار سے جو کہ دیتا ہے تو مجھکو یہان تک کہ

ہو و مدینہ منورہ مین لیجا کر زیادہ کر السبب سے ہم او [illegible] کے

پاس پہونچ جانا چاہتے ہین [illegible]

[illegible] سکتا ہین [illegible]

[illegible] اور حال یہ ہے کہ کہتا ہون مین [illegible]

[illegible] دل مین ہر دم آرزو رکھتا ہون مین اونکو وسیلہ [illegible]

[illegible] مین سالہ شعر کرا یا رالہی [illegible]

[illegible] خواستہ گردد [illegible] شعر [illegible]

[illegible] بر مغفور :: اور حال [illegible]

[illegible] کیفیت روضہ لطیفہ ہے [illegible]

[illegible] حال [illegible] شریف کا [illegible] دینا ضرور [illegible]

یہ تو کہ کلمہ کے خیال سے [illegible]

کے مدد کرنے والے یا معین ای [illegible]

اے ذکر تو اور دل ہر دم اثبت دیگر :: [illegible]

[illegible] گرو خود انہ کر بندی :: [illegible]

تاج پیران پیر من سلطان عبدالقادر است :: ماہ منور پیر من سلطان عبدالقادر است
ہم پیر من ہم پیر من سلطان عبدالقادر است :: ہم حرز بان تقریر من سلطان عبدالقادر است
مرا اے سید شیرین بیان کن :: ز ذکر خویشتن شیرین دہان کن

اعلموا ایہا المعتقدون کہ آپکی عظمت اور کرامات کے بیان مین کچھہ تحریر کرنا میری طاقت بشری سے دور ہے اوسکے لئے کتابین معمور ہین مرآۃ الجنان و بہجۃ الاسرار وغیرہ مشہور ہے مختصر ہی لکھون تو باب کیا ایک خاص کتاب ہو تو بہی اسقدر نہین کہ شمار و حساب ہو سکے شعر از آن کشف و کراماتی کہ بود آن شاہ جیلان را :: نہ در تحریر می گنجد نہ در تقریر انسانی :: مختصر یہ ہے کہ جب آپنے زبان فیض ترجمان سے فرمایا قدمی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ تین سو سے زیادہ اولیاء اللہ جو آپکی مجلس شریف مین حاضر حضور تھے علاوہ اونکے جتنے اقطاب و ابدال روے زمین جو نزدیک یا دور تھے سب نے سر تسلیم خم کردیا اپنے گردنون کو زیر قدم کردیا چنانچہ خود حضرت کا کلام برکت التیام ہے

شعر انا الحسنی و المخدع مقامی :: و اقدامی علی عنق الرجال ::
بلاد اللہ ملکی تحت حکمی :: و وقتی قبل قلبی قد صفالی :: شعر
زپاے پاک او فخر است دوش پاک بازان را :: حیات تازہ بگرفتہ ازو دین مسلمانی
امیر دستگیر غوث الاعظم قطب ربانی :: حبیب سید عالم زہے محبوب سبحانی ::

خیر اب بگوش دل سنیے کہ اصل وطن و مولد آپ کا شہر گیلان ہے جسکا نام جیل وہی جیلان ہے داخل ملک عجم و ایران ہے اور حال ولادت بتفصیل کتابہاے مولود مین مسطور ہے اس مین تو مجہکو مختصر حال لکھنا [illegible] مبارک کا منظور ہے اگرچہ آپکا حال تبرکاً تیمناً مذکور ہے کہ حضرت گندم رنگ خوش

آہنگ سیا زق نوا یا خدمت ۵ شعر آیت نو خط رخسار او بہ زندہ ساز دیدہ یا
افتاد او :: مقبول محبوب سبحانی آئینہ تمثال یزدانی آیات تا رخ حل ست این یا
یالا الصحرا است این :: یا شعاع شمس یا آئینہ دل ہا است این :: قامتش است
این یا الف یا سرو یا نخل مراد :: یا کہ گلدستہ باغ جنان آراست این :: چشمہ خلق
یا سر چشمہ آب حیات :: یا دہن یا میم یا طوطی شکر خا است این :: آواز ملبتہ چہ
جلال اشکال سیف الکلام و شیرین افتادہ شریف کہ سر مخزن اسرار الٰہی کے سینہ
بے کینہ سے معطر از نام تا ماہی پیشانی حمیت کی ذات سے ۵ شعر آبرو سے خمدار
ہے مثل حرم :: سجدہ گاہ عاشقان صل علی :: چشم کو نرگس سے کیا تشبیہ دوں
:: ایسی آنکھ اوسکی کہان صل علی :: تا کہ حسن کی ناک سب آلالیش ہے یا ریش
مبارک قریب سینہ شریف گردن بیاض اوسکی عجیب لطیف دست کرامت ہیں
دست خدا ید اللہ فوق ایدیہم کی شان ہوا ۵ نخل قدش کہ از
چمن جان برآمد :: شاخ گل بصورت انسان برآمدہ :: از فرق تا قدم ہمہ جان
است آن نہال :: گویا ز آب چشمہ حیوان برآمدہ :: لباس شریف اکثر طیلسان
پہنتے بیش بہا حسب حال شاہان اور آپ تو دونوں جہان کے شاہ ہیں غوث
الثقلین و محبوب الرحمن اور سیر جہاں با استغنا اور اکا محض وہ نظرین
ذلیل و خوار چنانچہ کتب سیر میں مذکور ہے تفصیل یہ حکایت مشہور ہے کہ
ایک مرتبہ آپ نے بنظر دلنوازی تاجر اوس پارچہ زرین کو کہ خلیفہ وقت نے لیا
لے لیا اور اوس میں بوجہ کمی چوند گلیم سیاہ کا دے لیا دونوں آپ کی چشم
میں ایک حساب جیسا گلیم ویسا ہی قاقم سنجاب ہوں تو آپ تو صلہ ہرگز سے
نفرت کامل تھی اور لباس کو بوجہ تقوی کے چنانچہ خود آپ اس قصیدہ ::

وقات مین اوپر اسان سہارا ہے زبان قلم مین لاتی مین ابیات کی گنجائش کہان غرق تاج ❊ فعلا انبرق حالہ فی اضغثنا ❊ انانی حلبستی رکہ انہ شی مجہزا ❊ وجہیم لاثملا لک فیہ قیام ❊ اور صدق مقال کی شہزادون سے دنیا دون کے ظاہر رہنے مین اسقدر کا خیال تہا اور ہمیشہ خاص مین نظر و فید احتیاط لبی ایک اراضی موروثی کے پیدا واسے اکل حلال تہا فتوحا وندو سے لنگر تہا غربا غربا و مساکین کی مہمان داری سے شعر طبع خامت جانگیر وار و فیض تمام ❊ پھر دم لک عزیز آنجا بدو نان کہ بین ❊ کہ اتبک وہ تاثیر ہے وزانقشا مو پیوند تہا بعد کثرت وقت عمر شیان و حلیم ہے ہر روز فقرا کو تقسیم ہے شعر یا قطب یا غوث الاعظم اولیا روشن ضمیر ❊ بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر ❊ پرور درگاہ والا سالک لے فتاب ❊ خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر ❊ او پہر سے حضرت کا باب آج مین مرتب اہتمام سے ہے اور پہر قدیم الایام سے ہے نرگیلان جانے والا وہیں وہین وہ مقام ابتدا ہے چنانچہ خامہ ارباب سیر نہایت مؤدب ہوکر اور اب آپ کو شرف وہ ہوکر خوشی سے دستانہ ہے اور یون رقم طراز ہے

نظم

خوشی سے باغ باغ اب ہے طبیعت
شگفتہ دل ہرا گلزار فرحت
بہار اب گلشن ہستی مین آئی +
صبا مژدہ خوشی سے آج لائی
کھلے سبزی مین پھولے پہلے ہین
قبائے سبز پہنے سب کھڑے ہین
بہار جان فزا آئی جہان مین
کرے ہے نغمہ بلبل بوستان مین
تماشائے گلشن کشف و کرامت +
گل باغنچہ جو ودعنایت +

جناب مصطفیٰ کے باغ کا پھول ۔ گلستان حسن کا تازہ سنبل
نہال گلشن باغ حسینی ۔ دُر نایاب عمان حسینی
جناب مجتبیٰ کا نور دیدہ ۔ حبیب حق شہ مردان کا فرزند
ہوا برج حمل سے آج اظہر ۔ کیا اوس نے منور عالم کو الغرض
ہو کیوں جشن اور روز عید اکرم جا ۔ ہوا ظاہر کرامت آج ہے یا

یعنی تاریخ اکیسوین رمضان المبارک روز دوشنبہ ۱۲۹۶ھ کو قمر سا جمال ظاہر ہوا
افزائے گلشن جہان اور فرحت بخش قلوب عارفان کی ہوئی ابیات غزل

ولد الولی فی مجد بیت ابلج ۔ کالبدر بل کالشمس بل ھو ابلج
مادت سماوات السماء بنکرة ۔ والذین ھم لھم مسرور
فالله الغیب کل انا فی السماء ۔ ... منھا بھا تبجح

قطعہ
تولد ہوئے دستگیر امام ۔ تولد ہوئے اوس سے خاص عام
تولد ہوئے نور قلب حسین ۔ تولد حسن ہوئے نور عین
تولد ہوئے سید اولیا ۔ تولد ہوئے مہر و اصفیا
تولد ہوئے غوث عالی مقام ۔ علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ابیات سلام

السلام اے عاشق شیدا ۔ السلام اے طالب و مطلوب حق

السلام اے بادشاہ اولیا
السلام اے افتخار اصفیا

السلام اے قطب ابدالین
السلام اے غوث غوث الآخرین

السلام اے نورِ چشم مرتضیٰ
السلام اے شمع دین مصطفیٰ

السلام اے غنچۂ باغِ حسین
السلام اے حسن کے نورِ عین

السلام اے عاشقِ حق السلام
السلام اے شائقِ حق السلام

مخمس در مدح جناب غوث پاک

سرورِ باغِ الٰہی ہو یا محی الدین پیر
سرورِ کل اولیا ہو یا محی الدین پیر
گلشنِ دین کے صفا ہو یا محی الدین پیر
قطب عالم رہنما ہو یا محی الدین پیر
تم سبھوں کے پیشوا ہو یا محی الدین پیر

بلبلِ باغِ ولایت گلشنِ عشق و کمال
واقفِ اسرارِ محبوبِ جنابِ ذوالجلال
بوستانِ مصطفیٰ کے تمہیں ہو نونہال
نیک صورت نیک سیرت نیک خصلت نیک فال
شمعِ بزمِ مصطفیٰ ہو یا محی الدین پیر

تو خبر لے قطب عالم مصطفیٰ کے واسطے
شرم رکھنا حشر میں خیر النسا کے واسطے
تمہیں جانِ نبیِ مشکل کشا کے واسطے
شبّرِ والا شہیدِ کربلا کے واسطے
سب کے تم حاجت روا ہو یا محی الدین پیر

خیر اٹھارہ برس تک آپ نے شہر گیلان مین قیام فرما کر بعدہ حسب الارشاد الہی بغداد شریف مین تشریف لا کر
رونق افروز ہوئے اور تمامی اولیاء اللہ آپ کی برکات قدوم میمنت لزوم سے مشرف
ہوئے اور مدرسہ نظامیہ تعمیر کردہ نظام الملک کو اپنے نور جمال سے نورانی کیا
وہین تحصیل علوم ظاہری و باطنی بحکم ربانی کیا چنانچہ منقول ہے کہ جب مدرسہ مین
آپ تشریف لے آتے فرشتے بطور نقیب آواز افسحوا لولی اللہ سب کو سناتے شعر

ملائک طرقوا گویان روند اندر رکاب او * جلودار سمایندش خواص النبی و جانی
مشائخ را رشائے تو نشائے فیض بخش اہ * نشان شان تو در شان بوجہ اعظم شانی

اور کتب ہائے تواریخ مین یون بیان بنائے بغداد ہے کہ اصل مین یہ مقام موسوم
بہ باغ داد ہے۔ نوشیروان نے بنابر عدل وداد شہر مدائن کے قریب اس باغ کو طیار
کیا تھا۔ محل شاہی سے علحدہ وہان ایک عام دربار کیا تھا بعد جس کے شہر مدائن
ویران اور یہ باغ بطور شہر آباد ہوا اور کثرت استعمال سے مشہور بہ بغداد ہوا اگر حضرت
محبوب سبحانی اوسی ویرانہ ہائے مین بخیال تخلیہ عبادت فرماتے تھے۔ حالت تجرد
مین محنت و ریاضت فرماتے تھے۔ شعر

سر شمع صفت از پے تو تاج نور روشن * تا کشتہ زو شمع رخت ور شب یلدا

چنانچہ ایک بار آپ حج کو بھی مجرد روانہ ہوئے۔ خدا سے قریب اور سب سے بیگانہ
ہوئے۔ راہ مین البتہ مقام ام القرون مین شیخ عدی سے ملاقات ہوئی
یکجائی دن رات ہوئی۔ بعد الفراغ حج پھر بغداد شریف مین تشریف
لائے۔ اور ہزارہا آدمی آپ کے حلقہ ارادت مین آئے۔ اب تو ماشاء اللہ
آپ کے برکات قدوم سے یہ شہر بڑا عالیشان ہے۔ ظاہری باطنی دونون
عرب و عجم کی کان ہے۔ ہزارہا مکان و دوکان ہے۔ آبادیان شہر کی

کسی قدر فارسی مگر در اصل عربی زبان ہے ۔ یہان بھی وہی حضرت خادم
الحرمین یعنی سلطان روم کا سامان ہے ۔ شہر مین بڑے بڑے تجار عساکر
سلطانی و محکمہ جات بسیار بالاے ہمہ صاحب سجادہ سبکے سردار ۔ نام نامی جنکا
شجرہ انساب سے ہویدا و آشکار ۔ و کیفیت نسب بہی جناب کی اوسی سے نمونا

شعر

سیادت از امامین است در نسب نامہ ہو حسن از جانب الحسین از جانب عالی
کہ وہ شجرہ بعد تجدید ارادت بہر خاص جناب غوث پاک مجھے حاصل ہے ۔

اور شہر بغداد نیز بنابر دریافت و آگاہی معتقدین اس کتاب مین شامل ہے ۔ اور
اس وقت مین گویا دو بغداد ایک صغیر دوسرا کبیر ہے ۔ درمیان مین دریاے دجلہ
بعدہ مزار حضرت امام ابی حنیفہ واقع بغداد صغیر ہے ۔ اور بغداد کبیر مین آپکا
روضہ شریف اور عنصر لطیف ہے ۔ رحمتہ پروردگار لطیف ہے ۔ اور جسجگہ کہ روضہ
مبارک ہے ۔ وہان چار و نطرف دالان ہے ۔ ایک سمت مسجد اور جانب خانقاہ
کے طور مکان ہے ۔ اور روضہ مبارک درمیان مین سب مشتاقونکے جان ہے
سراسر رحمت الہی کا نشان ہے ۔ ستارہ قطب روضہ مبارک کے مقابل ہے
غوث اور قطب کی یکجائیت یہان حاصل ہے ۔ دروازہ کلان بطور پھاٹک
چار ہین ۔ اور دو مختصر بطور کھڑکی جدید طیار ہین ۔ اور ایک نقارہ بڑا دہرا ہے
وقت نماز صبح یا کسی منت مراد پوری ہونے کے وقت بجاتے ہین ۔ ایک
عظمت عظیم دکھاتے ہین ۔ میری مراد بھی جو پوری ہو ۔ دور یہ دوری ہو
اور وہان جاؤن تو اپنے ہاتھ سے نوبت شادمانی بجاؤن ۔ دیکھئے کب یہ
نوبت آتی ہے ۔ اتنی مدت تو اسی ارمان مین کٹی جاتی ہے ۔

شعر

کرتے ہو مشکلات جہان ایک پل مین حل * کیون ہیر حق مین ہے اتنی تاخیر الغیاث
ہم آپکے کہاتے ہین یا پیر دستگیر * حسن ہو مرید لینے کی یا پیر الغیاث
غوث اعظم بمن بے سروسامان مددے * قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

عشا کے وقت حلقہ ارباب صوفیون کا ہوتا ہے ۔ ہر ایک حلقہ بکوشش اوس دربار عالی کا ہوتا ہے ۔ اور شب جمعہ کو بڑا اہتمام ہوتا ہے ۔ صد ہا چراغ وغیرہ روشن تمام ہوتا ارباب طریقت کا ازدہام ہوتا ہے ۔

شعر

ہر تاجداران جہان زیر قدم قطب زمان * قطب شان عالی مکان سلطان عبد القادر است
صاحب کرامات و کرم مرشد بکل محترم * ہم در عرب ہم در عجم سلطان عبد القادر است

گنبد سبز ہم قالب مدینہ منورہ میناکاری ۔ اور سبز کلس طلائی جس مین ایسی ابدارے کہ بس عقل اوس کی تحریر سے عاری ۔ سراسر نزول رحمت باری ہے ۔ عرض طول مدینہ منورہ کی حرم سے قریب ہے ۔ کیون نہو ایک محبوب تو ایک حبیب ہے ۔

شعر

ہم سرور سالار دین ہم رہبر راہ یقین * ہم صاحب تاج و نگین سلطان عبد القادر است

یہان پر بھی ایک کنوان اندرون احاطہ اور بہی سبیل ہے ۔ اگر سمجھئے تو آب کوثر کی مثل و قبیل ہے ۔ اور اندرون خانقاہ روضہ مبارک کے متعلق وہ چہار دیواری ہے ایک باہر کے مدور دوسرے بہیتر کے مربع زرنگاری ہے ۔ اوسمین ایک در ہے جسکے دیکھنے سے دیدۂ حیرت ششدر رہے

ہر روز پنجشنبہ یہ در رحمت باز ہوتا ہے — ہر ایک زیارت سے سرفراز ہوتا ہے اوس مین قبہ شریف مغرق زر و جواہرات سے ہے — بلکہ قبر حضرت صالح نبیرہ کی سبب ہونا اختلاف روایات سے ہے باقی جو روضہ مبارک مین نقش و نگار ہین وہ خارج از زبان قلم کیفیت نگار ہین اور عظمت و شان کے بیان مین تو زبان ناطق لال ہے — یہ تو سرکار شاہ محبوب ذوالجلال ہے —

قصیدہ

محی الدین بجا ہے نام اوس محبوب سبحان کا ٭ کیا ہے زندہ اوسنے دین [illegible] جن و انسان کا
جلائے قم باذن اللہ کہکر سیکڑون مردے ٭ کرشمہ ہو عیان ہے سب یہ اوس عیسیٰ دوران کا
پیارا ہے حسینی مجتبیٰ حسن المثنیٰ کا ٭ جگر بند نبی سے نور دل ہے شاہ مردان کا
وسیلہ غوث کا دنیا و عقبیٰ مین کفایت ہے ٭ نہ کچھکو خوف ہو دنیا کا نہ کچھکو خوف ہو [illegible]
ہزارون عاصیان امت حبدلو ٭ کرینگے پار بیڑہ [illegible] اہل عصیان کا

[illegible] روشنی کا سامان نا پیدا ہے یہان چشم تحیر کے خیرہ ہونیکا گمان ہے — ایک ایک جہاڑ ایسے ہین کہ لاکھ روپے سے بھی زیادہ دام ہین تمامی طلائے کام ہین — اس سلطان کی ہیبت اور اون کے صرف کی کیفیت دیکھنے [illegible] ہین اور تزئین کا اہتمام ہے — مثل حرمین شریفین کے یہان بھی خادم [illegible] اور صدہا خدام ہین —

شعر

سلیمان [illegible] سلطان عالم کے مراتب ہین ٭ بہت ہی مرتبہ عالی سگ درگاہ جیلان کا

اور کیون نہو جسے قرب محبوب [illegible] درگاہ ہے — جو ہم لوگون کے [illegible] وقت اور ہی یاد [illegible] ہے — کیونکہ [illegible] خاص [illegible] اس شہر [illegible] [illegible] کرامات اوسکی [illegible]

صحیح ہین بلکہ لوگون کو بھی خدا اوس کلمہ متبرکہ سے قریب کیا اور یہ نعمت ابدی
نصیب کی ۔ شعر ۔ ہم فقیرانیم خستہ دستگیر ۔ از ظلم نفس دست مرا گیر دستگیر
پایم بگل نشست که پرورش زجا ۔ بجز مهر و ... شده زنجیر و دستگیر ۔ چنانچہ
قصبہ دانا پور مین مشہور ہے کہ حضرت سید ابو المظفر قدس سرہ کے خاندان
مین حضرت کا خرقہ لطیفہ و نعلین شریف ہے اور اوسکی یون کرامت مسموع
نحیف ہے کہ وقت آمد احمد شاہ درانی نواب زکریا خان کے پاس چھپا رکھا گیا
تھا اوس نے اون تبرکات کو لے لیا مگر پھر وہ اوسی خاندان مین اگیا چنانچہ
یہہ بھی ایک کرامات سے ہے بالکل خرق عادات سے ہے

ابیات

توئی شاہ شہ شاہان گدا ہے تو
توئی غوث کہ غوثیت مدام اور مسلم شد
بقربان عارف حقی لسبری سر سر اللہ
توئی مطلوب اہل اللہ توئی مقصود ہر آگہ

گدائی ... جہان پابند اور تو سلطانی
توئی قطبی کہ قطبیت مرا در است ارزانی
بسیر یہہ سیرانی یہ پیر سے پیرانی
توئی ہادی ہر طرہ توئی محبوب سبحانی

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت خواجہ خواجگان عطاے رسول اللہ حضرت
خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت خواجہ
عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مدینہ شریف مین روضہ مبارک پر حاضر
[illegible] حکم ہندوستان جانے کا [illegible] ارشاد [illegible] ہوا

پھر آپ تشریف لیجا بغداد شریف مین حضرت غوث پاک سے ملاقات ہوئی
طعام ہائے ظاہری سے علاوہ متاع غذاء باطنی کے بھی دعوت مدارات ہوئی
اسی وقت حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ سال
ہمراہ رکاب ہوئے حضرت غوث پاک نے دست مبارک پشت پر پھیرنے سے قطب
الاقطاب ہوئے [illegible] کہ تو دستی [illegible] چون [illegible]
[illegible] تھا ان لوگون کی ہدایت ہم لوگون کے بھی حال پر [illegible]
[illegible] ان ہم کہ جو دولت [illegible]
ارتحال و وصال مین آپکے اختلاف روایات ہے آپکی بعض کتابون میں ہے کہ سنہ
شمس الملۃ ابن جوزی [illegible] ۵۶۱ھ مین ارتحال
تحریر کیا ہے اور بعض نے ۵۶۳ھ [illegible] لکھا ہے اور تاریخ مین بھی بعض
ستہ ہوین اور بعض نے گیارہوین ربیع الثانی ہونے مین تحریر کیا ہے مگر
گیارہوین قول صحیح ظاہر اور قابل قبول ہے کیونکہ اسی تاریخ مین بغداد شریف
مین عرس ہونے کا معمول ہے۔

ابیات

السلام ای بایت [illegible]
[illegible] واقف علم [illegible]

ور ختم مصطفی المحبوب رب العالمین
[illegible] شرع مبین

بعض شہر بغداد مین آپ جلوہ کنان [illegible] عجائب [illegible] وصال کو [illegible]

تو مختصر سے سن اور سن ولادت پہلے ہے اور تاریخ رحلت بھی ہویدا ہے سنہ ۵
شعرش کمال و عاشقی لولد + وصالش زدان تو معشوق الہی ؂ مگر اصح
یہ ہے کہ ۶ سنہ میں ارتحال اس عالم سے فرما کر درجہ قرب ایزد متعال میں پہنچے
اگرچہ ایک عالم کو ہزار طرح کی رنج و ملال ہوئے ۔ ابیات شمس
الضحی بدر الدجی النور الہدی شاہ امم ؂ بحر سخا تہ صفا کوہ عطا کان کرم +
شاہنشہ ہر دو سرا گردون حشم کیوان حشم ؂ قرآن درو ابض و عماید الحرم
الحکم ؂ صد حیف صد افسوس صد رنج و محن صد درد و غم + زین خاکدان
پر الم راہی ملک عدم ؂ اور تاریخ اسکو ہر شنبے میں فاتحہ وغیرہ کا اہتمام بار دہم
دستور سے ہے اور سیمین [illegible] مشہور ہے ایک تو فاتحہ جناب میر [illegible] دوسرے
یہ امر کہ موافق آپ کے کلام [illegible] کی جلد مشہور ہو آپ کی خدمت میں
صور مثالی حاضر ہوتے تھے و خواص تاثیرات نجوم بھی آپ کی علم باطن میں
ظاہر ہوتی تھی شعر ۔ ابیات جناب غوث پاک وَمَا مِنْهَا شُهُور
أَوْ دُهُور ؂ تَمُرُّ وَتَنْقَضِي إِلَّا أَتَانِي ؂ وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي
وَيَجْرِي ؂ وَتُعْلِمُنِي فَأُقْصِرُ عَنْ جِدَالِي ؂ اور قلوب المومنین
عرش اللہ تعالی کا بھی یہی مضمون ہے اس میں بھی سر مکنون ہے کہ
قلب انسان پر تمامی کواکب و بروج کا ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے اور اوسکے
خاصیت سے انقلاب قلب انسان میں پیدا ہوتا ہے اور اسی نظر سے قلب
کا نام ہے کہ تغیر کیفیت اسکا ایک خاصہ کا ہے اور تاثیرات کواکب
کی دونوں لیئے خیر و شر ہے جو کہ مقتضائے طبیعت بشر اور دوسرے ساعت انکے
سکے عمل کا اثر ہے مگر ارباب طریقت اپنے زور عبادت و ریاضت سے اون

کواکب مناع للخیر کو مغلوب کرتے تہیں چنانچہ یہی تذکرہ جناب محبوب کرتے ہیں
کہ بروج معہ کواکب متعلقہ آپ کی فرمانبرداری کرتے تہی اس لیے آپ ہر ایک مہینہ میں
ایک ایک درم کی شیرینی کے ساتھہ اونکی خاطرداری کرتے تہے ایک کوکب متعلقہ برج
سرطان وہ گویا کہ ہیجان ہے اس لیے اوسے اس نعمت سے حرمان ہے مفصل کیفیت
تاثیر و خاصیت جدول منسلکہ ذیل میں بیان ہے۔

جدول بروج کواکب

نام	صورت	خاصیت	تاثیرات
حمل	گوسپند	آتشی	توجہ دل بکار خیر
ثور	گاؤ	خاکی	عجز و انکسار و عبادت
جوزا	دو آدمی	بادی	گاہے بعبادت گاہے بعصیان
سرطان	ہیجان نزد از باب طریقت	آبی	دروغگوئی و غیبت وغیرہ
اسد	شیر	آتشی	جنگ و جدال و قتال
سنبلہ	روباہ و موشہ	خاکی	بغض و عداوت و جدال

مردم آزاری	بادی	نام دوسرے شکل ترازو	میزان
نابینا بودن تباہی اموات حصول نادانی پیدائشی	آبی	کژدم	عقرب
بیحیائی و بے شرمی	آتشی	کمان	قوس
شہوت پرستی	خاکی	بز	جدی
پریشانی و کجی بانی قرار نہ گرفتن	بادی	شکل کلاہ	دلو
خوف از آسوده نبودن ہر دنیا	آبی	ماہی	حوت

نقش پنج اندیپت جسکی سند لیتا شریف سے لوگ بناکر لیتے ہین اور اوس نقش پایبدوح کا اجازت صاحب سجادہ سے مین اوسوقت ایک بزرگ سے خاکپا صاحب سجادہ سابق حضرت سید علی **قادری** رحمۃ اللہ کے اجازت تمہی حاصل ہے ستیسر کا وہ نقش اور مخصوص ذیل تشریح اسکی یہین شامل ہے — نقش پست اندیپت —

۳	۶	۱۰	۴
۱۰	۲	۳	۵
[illegible]	۱۰	۵	۳
[illegible]	۳	۲	۱۰

یہ شکل ہے مُہرِ نبوت کی باعتبار ایک روایت کے اور
ایک روایت میں ہے کہ آپکا اسم مبارک بخط نور لکھا تھا

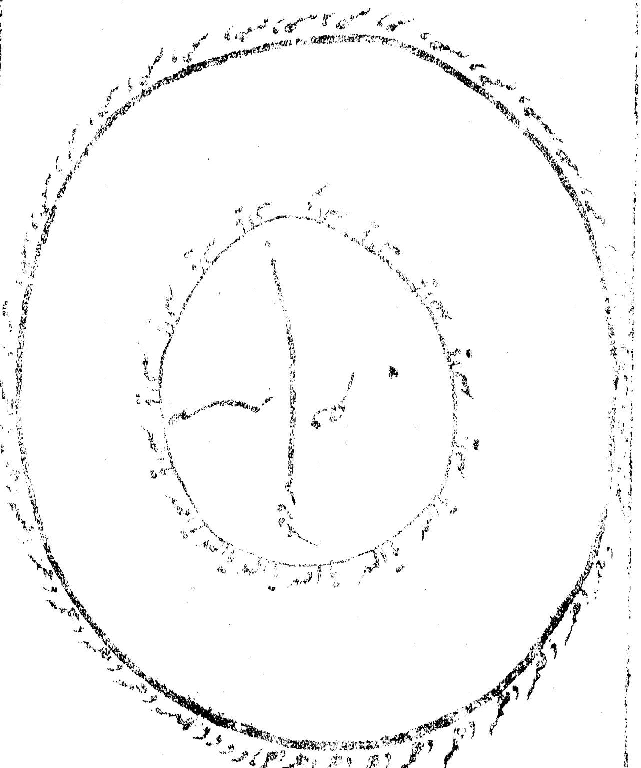

اور [illegible] اصحاب کے [illegible] آپ کے [illegible]

[illegible] ملاحظہ فرمائا [illegible]

کا [illegible] دیوان [illegible] طریقت [illegible]

ہیں اور اکثر [illegible] الفتح الربانی و الفیض

الرحمانی [illegible]

لایا ہوں کہ اس قصیدہ کو بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] حالات [illegible] المقدس [illegible]

[illegible] اس راہ میں بھی [illegible]

وتعالی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تعالی [illegible]

[illegible]

[illegible] قبول کرے ۔

قصیدہ حضرت غوث الاعظم

سقاني حبابي مسبقا وقت هزني	وجردني وأسكرني في كل سام
أنا شمعة الأسرار من سر مهجتي	لقد صبحت راحتي وتسطع شمسها
ومن علمني العلوم والله حسبي وشيخي	أنا شيخ القراء وكل إمام
أنا قطب وكل غوث مريدي	تحت حكمي بشرعة الطيب الكرام
قال لي الأولياء جميعا هم	أنت قطب على جميع الأنام
قلت لهم إنما نعم نص قولي	إنما القطب خادمي وغلامي
كل قلب أجول فيه بالبيت مبيعا	وأنا البيت طائف بحبابه
يا مريدي إن كنت مني	بالصفا في تحتي وفي مرام
أنا في خلوتي أرى العرش جهرا	وجميع الأملاك فيه قيام
رفع الحجب والسموات تحتي	وأنا داعي الخلق في ومقام

هدیہ سوم مشتمل بر حکایات صلحا و ابرار

حکایت

فرماتے ہیں حضرت شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بحالت قیام مدینہ منورہ کے گذر گئی کئی لیل و نہار کہ نہ ملے مجھے غذا یا عشا یا نہار پس گیا میں جانب خدا نگاہ رسول ابرار اور سلام پڑھا آپ پر مع صحابہ کبار اور عرض کی کہ آج کی شب اے رسول اللہ میں آپکا ہوں مہمان اور طعمہ خوار - اور سو رہا منبر شریف کے قریب درآنحالیکہ شب رہا تھا دراز و بیشمار کہ یکایک کہا کسی شیخ نے خواب میں اوٹھ کہ ہوے نصیب تیرے بیدار - دیکھ تشریف لے آئے ہیں حضرت نبی مختار مع چار یار بجانب یمین و یسار -

شعر

آرزو ست ای بیقراری یار من گر بی بیا	تا کنم دلداری تو در دل شبہاے تار

پس گیا میں قریب اور بوسہ دیا جبین مبارک پر چند بار - چنانچہ عطا کیں آپنے مجھی نعمتیں بیشمار اور تھی آدھی روٹی اوس میں سے میرے ہاتھ میں جبکہ میں ہوا بیدار اور یاد آجاتا ہے اوسکا ذائقہ مجھے ہنگام گفتار ایسے ہوتے ہیں آپ اپنے مہمانوں کے غمخوار و غمگسار درآنحالیکہ کرتے ہیں وہ لوگ بھی صبر و استقلال اختیار رحمت کرے اونپر ایزد غفار اور برکت اونکی پہونچاوے ہم لوگونکو بھی اوسی دیار اور اے ایزد کردگار بخش تو اپنے بخشش کو بجاہ نبی مختار اور دکھا دیار طیبہ کا عطا کر قیام فرا شعر حضرت غوث پاک

مجھی کر دیا رحمت بہ بیت از عز و جل	دامن مردان بگیر و صبر کن تا روز بار

حکایت فرماتے ہین حضرت علی ابن موفق کہ چلا مین حج کو ایکمرتبہ بسوار ناقہ اور گیا تہا کچہہ دور کہ یکایک ملا ایک شخص پیادہ پا چلتا ہوا ور آنکہا لیکہ تہا وہ بہاسی پس اوتر پڑا مین بہی اپنے ناقہ سے اور کیا رفاقت اوسکی منظور چنانچہ پڑہ گئی ہم قافلہ سے اور کردیا عنود لی اور نبی نے مجبور ۔ پس دیکہا تہے کہ آئین جنت سی مع طشت ہائی زرین چند حور کہ ہو گیا تمام صحرا اونکے نور سے معمور پس وہ ہو یا اوہنون نے پاوٴن پیادہ پا چلنے والو کے پہ شفقت و فور مگر باقی رہگیا ور آنکہا لیکہ نہ ادا کے میرے ساتہہ وہ مراسم و دستور اور کوے ایک کہ مہیا ہین اسکے پاس محمل و سراپردہ اور رکہتا ہے یہ اپنے مال پر غرور ۔

شعر حضرت غوث پاک

ایکہ نادی تو مال در طلب آن جمال	تا تبو بگذاشتیم دیدن دیدار حور

مگر کہا دوسرے نے کہ اختیار کی ہے صحرا نوردی حرمین کی اسنے بہی اور نہین کیا اوسنے قصور اور نہین ہے اپنے خدم و حشم پر مغرور پس وہوئے میرے نہین بیان کرسکتا اوسکا لطف و سرور ایسے ہوتے ہین مستقلین کے ساتہہ حد سے نصیب کرے ہم لوگونکو بہی خدا بطفیل نبی سرور ۔

شعر حضرت غوث پاک

ہم حاتق بگوش تست غلمان	ہم بندہ کمترین تو
ہر کس بجہان گناہگار است	آغشتہ بشفاعت

حکایت فرماتے ہین ابو یعقوب بصری کہ ایکبار کیا مینے حرم محترم مین مجہی دس کی استطاعت ور آنکہا لیکہ نہ ملے دس ن تک کوئی چیز کہ طاق ہوگئی طاقت اور نہ رہی ہمت طاعت پس قصد کیا مینے کہ ترک کردن عزلت کیونکہ آگیا وقت ہلاکت اور یاد آگئی لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ کی آیت ۔ پس نکلا مین مگر نہ پایا کوئی چیز بجز ایک شلجم کے

ایتها بذائقه نہایت کا اوسکا لیلتے مگر ہوئی اوسکی بدطبعی سے سخت نفرت پس ہمینہ یاد کو
ایہہ گیا مسجد الحرام مین بیٹہکر کعبہ کی جہت - ور انحالیکہ کرہا تہا مین اپنے نفس کو ملامت
پس آیا ایک تاجر امیر بصد شان و شوکت اور سوال کیا حسب مضمون شعر حضرت علیہ الرحمت

گفتا چه بیشه وار گفتم که عشقبازی	گفتا که حالت چیست گفتم غم و ملامت

اور رکہدیا ایک صندوقچہ پانچسو اشرفیونکا میرے سامنے بلا سا آیہ معرفت اور بیان کیا
کہ آگیا تہا جہاز میرا ورطہ گرداب مین دس دن تک اور نہ تہی کوئی نجات کی صورت - پس نذر مانی
تہی مینے اسقدر کہ بعد نجات پیش کرونگا بحضور حضرت علیہ التسلیم والتحیۃ - اور عہد کیا تہا
نہ دونگا مین سوائے اوس بزرگ کے جس سے ہوئے پہلے ملازمت - چنانچہ تہی یہ تمہارے
مقدر کی اور ہو تم بڑے خوش قسمت ہا مین نے کہ نہین ہے مجہے ان اشرفیون کی ضرورت
ور آنحالیکہ آگئی ہے نوبت جان کی نوبت - مگر کہو لا مینے با صرار اونکے تو
... ے لذیذ تہے نہایت - پس لیلے مینے اوس مین سے قدر زیادہ
... نہ نہ بہی کچہہ رکہنے کی میری عادت - ایسے ہوتے ہین متوکلین
... تے ہین وہ اوسکی راہ مین رحمت دے خدا اونکے اور برکت
... یہ وسلم کے ہم لوگونکو بہی توفیق خیر و درستگی - نیت ... حضرت

نہ آن دگری بغیر تو ہم	او نہ تو ہست تو نہ او گفتم او ...

... باب مین اشعار حضرت غوث پاک کے بکثرت کہ شامل ہوا ...
... ن فارسی حضرت آور نہین کیا گیا ہے یہ امر مگر ... خیر و برکت
- فرماتے ہین حضرت شیخ بنان کہ چلا مین مکہ معظمہ کو ایک مرتبہ ور آنحالیکہ تہا
... راہ اور ہر طرحکا سامان - پس ملے مجہکو راہ مین ایک عورت نوجوان اور بولی
ہے اے بنان کہ لادا ہے پشت پر یہ زاد منہ جس مین نہین ہے توکل کا نشان

یاد آجاتا ہے ... غمخوار و ہمدم

وبا باندازہ گلیم باید وسوائے امر خیر و متعلق بآرام کے - باقی مین انتظام چاہیئے - لحاظ مآل و انجام چاہیئے - **مصرعہ** مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ۞ اور اسکا خیال تو ہر جگہہ رکہنا چاہیئے - حیطہ اعتدال سے گذرنا نچاہیئے - ورنہ آخر مین تکلیف کی نوبت خفیف ہونے کیصورت نظر آتی ہے - رشتخندہ زمانہ ہوجاتا ہی - یگانہ بیگانہ ہوجاتا ہے - جو کہلاتے ہین وہی آنکہہ دکہاتے ہین آخر کار اللہم احفظنا قرض لینا پڑتا ہے - پہر تو ہر کس و ناکس جسے دیکہیے آکڑتا ہے - القرض مقراض المحبة ناحق بگڑتا ہے مگر حضرت احتیاج و ضرورت سب کراتی ہے - کچہہ بن نہین آتی ہے -

شعر

اینکہ شیران راکند روبہ مزاج	احتیاج است احتیاج است احتیاج

چنانچہ مین اسی صورت سے کہ **مصرعہ** زمین زیر سر آسمان زیر پاے ۞ بیٹہا لکہہ رہا تہا کہ یکایک آواز آئی تسلیم دیکہتا ہون تو ذات شریف حاجی صاحب خود بدولت بوجود دل مین آہستہ سے کہا خدا کی پناہ کہان سے یہ دماغ چاٹنے آئے بظاہر حاجی صاحب آپ کہان تہے این سہ زمین ترقید کدہر سے آئے کئی روز کے بعد تشریف لائے کیف حالکم کیف اصبحتم طیبان مستر حاین سروقد کہڑے ہوکے تفضل یا شیخ خدام یا غلام سے تعال یا ودہات قہوہ جب بوہی تہوڑی دیر کے بعد فایت رہے تہین تو اونکے ساتہہ مراسم ہمانے حسب قواعد و محاورہ عرب کے بجالا رہا تہا اور حاجی صاحب وہ اوراق دیکہتے تہے جو مین لکہہ رہا تہا غور و دیکہہ بہال کے فرمایا کہ بغداد و شریف مدینہ منورہ کا مضمون بہی بہت خوب نہایت مرغوب لکہا ہی مگر اسوقت جو ورق آپنے تحریر کیا ہے اوسمین

قرض کو نہایت قبیح اور لینے والے کو ہجو ملیح کے ساتھ تقریر کیا ہے - مگر میری رائے
اوس سے برخلاف تھی گو ہم صاف آپ تو تمام دنیا کا کام بند کرتے ہین وہ امر پسند
کرتے ہین چھوٹی امت کا کیا مذکور ہے وہ لوگ کہ نام اونکا بریاست مشہور ہے اس قرض
سے پاک نہین ہان میان شیخ کہتے ہو مین بہی غور کرتا ہون تو یہ کمبخت قرض نہین معلوم
اربع عناصر مین شامل یا ستہ ضروریہ مین داخل ہے کہ اس سبب مضمون کیا و نگو بیچارہ
مین ایک عالم کو مبتلا پاتا ہون - پہر کیا آپ کو کسی کے معاملات مین کیا مداخلت کیا اور
امور خانگی مین واقفیت — مصرعہ ہر کس مصلحت خویش نکو میداند +
سوا اسکے خلائق کی کیفیت سے شہادت کی کہ ان [illegible] ہاتھ کہیتے استظام کیجیے
تو خلل مین نہ پڑیے کیجیے تو ولا الیہ قابل مصرعہ ہر کس بخیال خویش خبط دارد +
کیون اونکو آپکے کون روکے کسی طرح چہٹکارا نہین — کچھ کیجیے
چارا نہین —

شعر

ما شاء الله والرسول معا	من لسان الوحی فلیفتانا

علاوہ اس کے توکل و انتظام کے کل امور مین باہم تباین - کلی ہے اجتماع الضدین
محال ہے آپکو کچھ خیال ہے اور مال ہے کہ جناب رسول مقبول نے بہی اپنی ردائے
مبارک خدا کی راہ مین ایثار کی - آپنے پر تکلیف اختیار کی - ویؤثرون علی
انفسہم ولو کان بہم خصاصہ کا یہی مضمون ہے - یہ ایک طریقہ
مسنون ہے آپ تو حاجی صاحب آئے ادہر اودہر کی بات لائے - سنت پر آپکی
نظر ہے اوسکو لیے پہرتے ہین قرض کا کچھ خیال نہین کرتے ولا تبسطہا
کل البسط قرآن مین وارد ہے - مگر دونون امر کے تطابق کے لئے

حدیث خیر الامور اوسطہا شاہد ہے تیس یہی طریقہ اختیار کیجئے - اب دوسری بات
ضروری لکھنے دیجئے - گہر کی راہ لیجئے - تسلیم تا صاحب اس سفر مین شیرین زبانی
و نرم کلامی اختیار کرنا چاہئے - عذوبت لسانہ کثر اخوانہ پر نظر دہرنا چاہئے
ذری ذری بات مین لڑ جہگڑ اس سے بگڑ اوس سے بگڑ خلاف تہذیب ہی ہی - ورنہ
آخر کو تکلیف ہی نصیب ہے - پہر تالیف قلب عسیر ہے - اور دشواری کثیر

شعر

دل کہ رنجید از کسی خرسند کردن مشکل است	شیشۂ بشکستہ را پیوند کردن مشکل است

اور یار و خدمتگار آزمودہ کار و جان نثار چاہئے ورنہ

شعر

نیست در عالم بتر چون یار بد	یار بد بدتر بود از مار بد

اور بسیار ایسے امور بہتیر حجاج کو عمل ضرور ہے اور بہی - ایک حساب تخمینی بابت صرف
سفر حرمین کے لکہدیتا ہون اور اقسام خرچ سے بہی تفصیل آپ کو آگاہ کر دیتا ہون
مگر یہ فرد حساب بابت اون اخراجات کے ہے جو کہ معین بطور معمول ہین نہ بابت خرید
اسباب وغیرہ جو کہ اس سفر مین - فضول ہین - اور یہ خرچ اوس شخص کا ہے جو کہ
مسافر درجہ ثالث کا تصور کیا جاوے - بابت مردمان درجہ اول و دوم کے حساب
کرایہ ریل کے ہر خرچ مین بڑہا لیا جاوے - ورنہ اقل مرتبہ ہر لفظ اس حساب کا
المضاعف کر دیا جاوے - یعنی درجہ ثالث کے دوچند سے درجہ دوم و درجہ دوم کے
دوگونہ سے درجہ اول کا خرچ لگا لیا جاوے - اور چونکہ درجہ دوم کے لوگ بہی فی زمانہ
سفر مین درجہ ثالث اختیار کرتے ہین - اور دست کشی پہ قدم دہرتے ہین لہذا ادہنین
درجہ ثالث کا حساب ارقام ہے جس سے زیادہ تر کام ہے اور یہ تخمینہ کے طور پر ہی

کسی قدر کم و بیش ہو جانا منجملہ اتفاقیات سفر ہے ۔ اور یہ بھی دریافت ہو جاوے
کہ جس مقام پر کرایہ شتر کا مذکور ہے اوسکا یہ دستور ہے کہ دو آدمی شریک ہو کر
ایک اونٹ کرایہ کر لیتے ہین نصفا نصف یا خود یا زر کرایہ دیتے ہین اور یہ حساب از ابتدا
شہر الہ آباد مرقوم ہے ۔ اور آپ اپنے مقامون سے الہ آباد تک کا خرچ و کرایہ معلوم کرلیوے
اور معلم و مطوف صاحبان حرمین شریفین کو یا دیگر اشخاص کو حسبۃً للہ جو دیگا اوسکا
کیا حساب ہے ۔ جسقدر زیادہ دیگا موجب ثواب ہے یہ حساب اس لئے مرقوم ہے
اور خرچ آئندہ اوس سے معلوم ہے کہ حجاج انکو ضروری سمجھکے پہلے سے اوس کا
خیال کرین ۔ اور غیر ضروری خرچ مین بلحاظ مال اور بھی تامل کرین ۔

حساب اخراجات تفصیل وار از شہر الہ آباد بابت سفر حج علی سبیل الاختصار

کرایہ ریل از شہر الہ آباد تا شہر بمبئی بابت درجہ ثالث — [illegible]

بابت خرچ خوراک و دیگر متفرقات بالا — [illegible]

[illegible]

اخراجات ضروری از مقام بمبئی تا جدہ معہ تفصیل اون اشیاء کے جو کہ جہاز پر ضروری ہین اور اونکے
خرید کا بمبئی سے دستور ہے ۔

بابت کرایہ جہاز درجہ ثالث فی نفر — [illegible]

بابت کرایہ مکان بمبئی بحساب ہفتہ — [illegible]

خوراک بابت [illegible] ہفتہ مقام بمبئی - خرید غلہ ہر قسم بنا بر سفر جہاز بابت دو ہفتہ

[illegible] [illegible]

پیپہ پانی یک - صندوق واسطے رکھنے اشیاء متفرق کے یک - روغن تلخ و زرد

[illegible] [illegible] [illegible]

چولہا آہنی - [illegible] - ڈول رسی - بسکٹ و پان وغیرہ معہ مصالحہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

اخراجات از شہر جدہ تا بلدہ فاخرہ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا -

کنارہ دریائے جدہ محصول سلطانی - بابت سقا خانہ وغیرہ خرچ مساکین

فی نفر

[illegible]

کرایہ مکان - خوراک و دیگر متفرقات - کرایہ شتر تا مکہ معظمہ بابت دو نفر

[illegible] [illegible] [illegible] نفر

یک نفر

[illegible]

خرید شغدف جو کہ تا مدینہ منورہ تک کام آتا ہے بابت دو نفر - خیرات بمقام زیارت حضرت ستنا حوا علیہا السلام - بابت خوراک و حمال

[illegible] [illegible] [illegible]

یک نفر

[illegible]

اخراجات در شہر مکہ معظمہ واز انجا تا بہ عرفات

بابت کرایہ مکان تا مراجعت مدینہ منورہ — خوراک فی نفر بابت یکسـ[illegible]

[illegible]

خیرات در حرم شریف و وقت سعی صفا مروہ متفرق — وقت ادائے بیت اللہ شریف

[illegible]

بابت اخراجات متفرق و دیگر زیارات — کرایہ شتر تا بہ عرفات بابت دو نفر

[illegible]

یک نفر

خوراک مقام عرفات و منا و دیگر متفرقات — دنبہ قربانی — خیرات مقامات منا و [illegible]

[illegible]

مطوف صاحب اقل درجہ — نائب مطوف — نفر

[illegible]

اخراجات از شہر مکہ معظمہ تا بلدہ طیبہ مدینہ منورہ ادام اللہ شرفہا

کرایہ شتر بابت جانے اور پھر آنے کے بحساب ایام ۱۲ یوم رفت و ۱۲ یوم

مقام بابت سواری ۲ نفر —

۲۵ ۲ نفر

کرایہ یک نفر بابت ۲۴ یوم

[illegible]

خوراک جمال یعنی شتربان ۔ انعام بدو شتربان بتدریج ۔ خرید غریہ یعنی نمک و لعلشیر
بتی وغیرہ متفرقات

خرید عماریہ قسم بابت آمد و رفت احتیاطاً ۔ کرایہ مکان بابت یک ہفتہ فی نفر

خوراک در شہر مدینہ منورہ بابت ۱۰ یوم ۔ نذر معلم صاحب اوّل مرتبہ

نائب معلم صاحب ۔ خواجہ سرا حرم شریف ۔ خیرات متفرق اوّل مرتبہ فی نفر

مہتمان روشنی جس سے حجاج روغن زیتون و بتی حرم شریف تبرکاً لیتے ہیں

جملہ

خراجات زیارات حوالی شہر مدینہ منورہ زاد اللہ عظمتہا

بزیارت مسجد قبا وغیرہ خیرات متفرق ۔ اگر سوار جاوے تو بابت سواری کے ورنہ ادلے
پیادہ پا ہے اور قریب ہے ۔

بابت زیارت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ و جبل احد وغیرہ
خیرات متفرق جا بجا ۔ بابت سواری اگر معذوری ہو ۔ خیرات بزیارت جنت البقیع

زیارات مسجد قبلتین و سفرۃ النبیؐ وغیرہ

خیرات

گوشوارہ کل اخراجات و میزانہائے مصرحہ بالا

ازالہ باد تا بمبئی	از بمبئی تا جدہ	از جدہ تا مکہ معظمہ	بمکہ معظمہ و عرفات

از مکہ معظمہ تا مدینہ منورہ	زیارات حوالی شہر مدینہ منورہ

میزان

ماہ ت ۱۶۲

اور چند امور اوربھی لکھدیتا ہوں جو اپنے خاص تجربہ سے آگاہ کردیتا ہوں - اور حساب خرچ بھی منسلک کردیتا ہوں - جسمین ناواقف آدمی کو دشواری نہ ہو کسی امر مین عاری نہو - خیر سنئے جسوقت ناخداے معاملہ کرایہ کا کیجئے تو اوس سے پالی دلکڑی مین خوب مضبوطی کرلے - بلکہ لکھوالے تو بہت بہتر ہے - کسو اسطے کہ

اگر کھانا اپنا ہوتا ہے تو بھی لکڑی اور نمک پانی ناخدا کے پاس سے ملتا ہے —
ورنہ یہ لوگ جہاز پر بہت بے لطفی سے پیش آتے ہین — پانی وغیرہ دینے مین
علی الخصوص مساکین کو بڑی حجت لاتے ہین۔ اور بیچارہ غربا بہت کم پانی
پاتے ہین - بلکہ پانی کا پیپہ متمول آدمی وہ بھر لے اور وہین کنارہ سے بھر لے -
اور مسکین تکو رہے حتی الوسع حج کو اکیلا ہی چلے ساتھہ اگرچہ بھائی کا ہوگا —
تو بھی خدشہ بے اعتنائی کا ہوگا — اور خادم بھی لے تو ایسا لے کہ جسپر بڑا اعتماد
ہو — جناب کوئی کام نہین آتا خواہ نوکر ہو یا خانہ زاد ہو اور نہ اوسکا پابند ہو اگرچہ
امیر و دولتمند ہو - کاہلی و تکلف بے موقع علی الخصوص سفر مین موجب تکلیف ہو
یہی تجربہ تحقیق ہے — اور عورتونکے ساتھ ہین تمام اہتمام پردہ چاہیے —
و زیورات پہننے کی نظر سے بیکار رکھ کر داشتہ آید بکار — اگر عورتونکا ساتھ ہو تو قافلہ تک
اونٹ اونکا ہمراہ اپنے اونٹ کے رہے - ہاں اگر بہت بھیڑ بھاڑ ہو — اور ناخدا کی
عادت ہوتی ہے کہ خرید فروخت یا روپئے حاجیون سے قرض لیا کرتے ہین -
اور بد شواری دیا کرتے ہین — اس سے اجتناب کرے - خواہ مخواہ دیکھ کر خراب کر
اور جہاز جب لنگر بردار ہوتا ہے — منتظم کا انتظام ہوتا ہو — آپ کو چاہیے کہ معلم کی
مزاج دانی کرے — اپنے کام مین آسانی کرے — اور دستور ہے کہ جسطرف کی ہوا
ہوتی ہے اودھر جہاز اوٹھایا جاتا ہے — دوسری طرف اپنا سہلا ہے - وضو اور استنجا
جسطرف جہاز کا رخ ہے کرے اور دوسری سے ڈرے - اگر دوسری طرف کرے گا تو ٹوکا
جائے گا — بے لطفی سے روکا جائے گا - اور کبھی مستول پہ چڑھنے کا قصد نکرے
خلاصیون سے ڈرے وہین پکڑ کر جرمانہ لیتے ہین - بغیر کچھ لئے اوترنے نہین دیتے
ہین - اور پانی میٹھا ضرور رکھ لے - کہانے سے اوسکو زیادہ جانے کسواسطے کہ

اہل جہاز اگر پانی کثرت سے بھی ہو تو بھی قلت سے دیتے ہیں - اور ایک پیمانہ معین
کر لیتے ہیں - اور پانی سمندر کا اتنا نمکین ہے کہ وضو بھی نہیں ہو سکتا احتیاط کی
آنکھوں اور پاؤں کو اکثر ضرر کرتا ہے - اور جس وقت استنجا وغیرہ کو جاوے غافل نہ رہے
کہ موج کمر میں رہتی ہے مانند شمشیر بر آب بہتی ہے اور سفر میں نرمی اختیار کرے
خشونت اور گرمی چھوڑ دے - تھوڑا نفس کو توڑ دے اور مصارف میں خیر رسی اختیار
کرے - کہ بلاد عرب میں بہت طرح کی مصارف ہیں کہ اونسے اہل ہند ناواقف ہیں
اگر ابتدا سے خیال اعتدال رکھے گا تو خوبی انجام کو پہونچے گا - ورنہ مفلس اور زیر بار
ہوگا - گھر تک پہونچنا دشوار ہوگا - اکثر لوگ زر کثیر لیکر آتے ہیں اور اپنے روپیہ کے زعم
پر خرچ بے موقع کر کے اسباب وغیرہ خرید لاتے - آخر مفلس ہوئے - قرض کی نوبت آئی
بہزار خرابی گھر کو پہونچے بلکہ جب چلنے کا وقت آوے اور دیکھے کہ روپیہ بہت بچ رہا
ہے تو خوب خیرات کرے کہ اور مقام کی خیرات سے یہاں کی لاکھ درجہ بہتر ہے
اور مقامات بیچ میں رات کو تنہا جانا منع ہے - کیونکہ شب کے چلنے میں
دوسرے ملکوں میں بھی خطر ہے - کتنی انتظامی ریاستوں میں دیکھا کہ کما ینبغی امن طریق
نہیں - خالی از قطاع الطریق نہیں ہوا کون سی ہی ڈاکہ پڑتے ہیں - اگر پکڑ گئے تو خیر
ورنہ بیچ بیچ لوٹتے ہیں - اور مکان کرایہ لوے تو صاحب مکان سے تا عشرہ محرم
اقرار کرالے بلکہ لکھوا لے - کس واسطے کہ عشرہ محرم کو داخلی ہوتی ہے بعد داخلی کے
رہانا بہتر ہے کہ یہی معمول اکثر ہے - اور اگر لکھوا نہ لے گا تو غرہ صلح کو وہ نکال دیگا
اور مکان لینا پڑے گا - اور بلاد عرب میں دوسرے ملکوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح
ہو جانا دشوار نہیں مگر یہ کار آزمودہ کار نہیں - باقی یہاں کی عورت سے نکلت و موافقت
بخیر ہے - کہ زبان غیر ہے - مطابقت طبعی محال ہے آج طیب تو کل ہے بطال ہے

اور وقت سفر و سواری شتر کے اس امر کا خیال رکھو کہ جب بدو لوگ لفظ اربع اربع وقت اوتارنے چیزہا ئے شغدف کے کہین اوسی وقت چار آدمی مع اپنے رفیقونکے تھو رہین اور راہ بتلا ساتھ دین —
اور چونکہ اوس شہرہائے متبرک مین لوگ زیارت و حج کے لئے اکثر بلاد ہائے مختلف سے آتے ہین ـ اور سکہ و روپیہ مختلف قسمونکے لاتے ہین اگر اونکا چلنا بند از جانب سلطان ہو تو سب حجاج کا نہایت نقصان ہو ـ اس لئے ریال فرانسیسی اور روپیہ انگریزی و نیز اشرفی و نوٹ سب کی نسبت اجازت عام ہے ـ اور خیال و لحاظ آسائش عام ہے ورنہ سلطانی سکہ روپیہ اشرفی وغیرہ کے اوس ملک مین تمام ہے ـ اور پیسہ کا خمسہ و عشرہ و آٹہ کا قرش نام ہے ـ نرخ قرش کے بحساب ریال کبہی اٹھائیس کبہی تئیس ہوتے ہین اور وہ یا سوا دو روپیہ کے ریال ہوتے ہین اور سلطانی جوانی و دوانی وغیرہ بہی چاندی کے بازار کی چال مین ہے ـ اور یہی زیادہ استعمال مین ہے ـ باقی سب چیزکمی و زوال مین ہے ـ اور اگر خاص نیت حج کی ہے تو کوئی چیز تجارت کی زیادہ ساتھ نہ لے ورنہ دل بہٹکا رہتا ہے نفع کے خیال مین اسکا رہتا ہے ـ وہ دونون کام خراب ـ نہ منافع نہ ثواب ہوتا ہے ـ حج بہی کامل نہین ہوتا ـ اور اوسمین بہی کچھ حاصل نہین ہوتا ـ تجارت اور چیز ہے حج اور زیارت اور چیز ہے کیونکہ ناتجربہ کار سوداگر کا خرچ ہندوستان سے تا ملک عرب بہت کچھ ہو جاتا ہے مگر آدمی آزمودہ کار ہوشیار ہو تو البتہ فائدہ ہوتا ہے ـ اور جسوقت حرم محترم مین جائے مطاف مین چہتری اور جوتہ نہ بیجاسکے کہ بے ادبی ہے علاوہ اسکے خواجہ سرا بہت آزردہ ہوتے ہین اوٹہا کے باہر پہینک دیتے ہین ـ اور خرید و فروخت مین کسی دوکاندار مکہ معظمہ خصوصاً غلامونسے زیادہ تکرار کرنا ضرور نہین

کیونکہ ایسی زیادہ قیمت کہنے کا وہان پر دستور نہین - ورنہ آخر کار خوار ہوتا ہے -
اور قیمت صحیح پر اون لوگونکو زیادہ تر اصرار ناگوار ہوتا ہے - اور قاعدہ ہے کہ اہل عرب
یا حجاج جو نماز کیواسطے حرم مین آتے ہین اپنی اپنی جانماز ساتھ لاتے ہین - اور
وہان بچھاتے ہین لازم ہے کہ کسی کی جانماز پر نہ بیٹھے اہل عرب اس کو برا جانتے
ہین - اور آپ بہی اس قاعدہ کو مانتے ہین اور اکثر لوگ زمزم یعنی صراحی اور کٹورا
لئے ہوئے عین حرم مین آب زمزم پلاتے پہرتے ہین - اور کہتے ہین کہ سبیل کرو
ثواب تحصیل کرو اگر توفیق ہو تو ایک قرش دے کے فی سبیل اللہ پلوا دے
اور آپ بہی پی لے ورنہ ایک خمسہ عشرہ دیکے آپ ہی پی لے بیدون کچھ دئے
ہرگز نہ پئے اور اگر چاہے تو زمزم پر جاکے عشرین یا ثلاثین دیکے آپ ڈول
کھینچکر پئے تو اور ثواب ہے - کیونکہ سامنے چاہ زمزم کے کعبہ کا باب ہے -
اور مکہ معظمہ مدینہ منورہ وغیرہ بلاد عرب مین ایک بازار نیلام کا ہوتا ہے - وہ
بہت کام کا ہوتا ہے - اوس کو حراج کہتے ہین - ہر قسم کے دوکاندار وہان رہتے
ہین - ہر طرح کی چیزین مہیا و تیار و ارزان بسیار - اکثر وہان روزمرہ کی بولچال
مین قاف کا مخرج کاف سننے والے کو معلوم ہوتا ہے اور مصریونکا مخرج جیم کا
بہی کاف - ترکونکا مخرج کاف کا جیم مفہوم ہوتا ہے - مگر نماز مین خواص کے
پڑہنے مین وہی قاف سننے مین آتا ہے - اور بجائے ثائے مثلثہ کے تائے فوقانی
کا استعمال ہے - اسی طرح اور محاورات مین اختلاف کمال ہے مگر چند روز کے
قیام مین سب دریافت ہو جاتا ہے - اب مختصر احوال سفر و قیام بہی ظاہر کیا جاتا ہے
کہ غایت مرتبہ چار مہینے مین سب سفر طے ہو جاتا ہے - پس رخصت رعایتی مین
کام چل جاتا ہے - سنا کہ فلانے صاحب حج کو تشریف لے گئے وہ دیکھی چند روز

یادش بخیر آگئے پہر فرمائیے اب کیا عزم ہے منگا دیئے تم نے کو- اوشہاد لیستر آل یا
مکہ کو مزید برآن حالات منازل و مراحل و کیفیت جہاز بہی مجمل سنا دونگا-
در پردہ کچھہ مناسک بہی بتا دونگا -- گر لیے طوف معلم کے قدم بقدم آ
سب کام اونکے صلاح سے کرنا چاہیئے نقل مشہور ہے حضور کے ضرور کا لحاظ ضرور
ہے وہ مقرب بارگاہ ہیں آداب و قواعد سے آگاہ ہین داس راہ مین کفر
وسامان لبس الامان الامان کے سر گردانی پریشانی تمام راستہ بہر جانے
کی حیرانی سر کردم خبری وگر گردانی اور حواشی کا ساتہہ اللہم [illegible]
بہ نسبت مرو کے خرچ القناعت سیج جانتے لاف ہے ذکناف - پردہ [illegible]
وہی چلے تو بیڑا پار ہے -- بس اب اے قلم کجرفتار تو اوہر اودہر بہت بہک
کا یہ اشیرن کی چال چلکر تہک چکا اب اختیار کر سیدہی چال اور [illegible]
حال اب حاجی صاحب اسوقت نہین ہین جو تجھکو کچھ دیوین اگر اب رکا تو درمیان
مین میدون پہونچنے جاوے کے تو جان لینا اسے قلم کہ شکستہ کر دیا جاویگا سر اور
چاک کر دیا جاویگا تیرا جگر- ہان اختیار کیا اسے [illegible] خوش قدمی [illegible]
کہ وہ چلے ہے ادب و تعظیم کی -- بس روان ہوا خامہ دو گام [illegible]
اس عزم مین تہا کہ کلکتہ بہی کس طریق کے [illegible]
وہ اور دیکہتا ہون [illegible] طرف چال [illegible] اور کہتا ہے کہ [illegible]
آپ کلکتہ کی راہ دشوار گذار [illegible] کہتے [illegible] آپ کچھہ حالات [illegible] نہین
ہے حجاج کی آمد و رفت اوس طریق سے [illegible] اختیار کیا ہو سب نے [illegible] بہی کی
جو کہ [illegible] جہاز [illegible] حالات جو آپ کہنا
شروع کرینگے تو [illegible] لینگے دو چار ورق - کیونکہ آگاہ ہون میر

آپ کی طبیعت کی جولانی نہ سے اور بھی معاملہ جہاز بادبانی سے جسکا چلنا کل
بعنایت الٰہی ہے ہر وقت نظر بخدا رہتی ہے نہ بر ناخدا اور بادہوائی ہے کل
معاملہ بادبانی کا نہ کچھ اختیار معلم و نہ سکانے کا جو کچھ ہوئی تو بس مضمون آیۂ
وان یشأ یسکن الریح فیظللن رواکد علیٰ ظہرہ کا صادق آتا ہے - خیال
نہ بہلے کہ دیکھیے اب کسطرح جہاز چلتا ہے - بس تنکے کیطرح تہرتا ہے - اور اگر ہوا
تند چلی جیسا کہ جاڑے وقت سیلان [illegible] مین آتے وقت مضطرہ ہین کہ اکثر طلاطم کا
دستور ہے تو اوسکا کیا مذکور ہے بس [illegible] نظر آتا ہے ایسی موج کا شور دریائی [illegible]
گرداب گرداب رنگ چہرون کا بدل جاتا ہے کوئی ادہر کوئی ادہر ہل جاتا ہے
ناتجربہ کار لقمہ کبوتر کیطرح پلٹ جاتے ہین نٹ کیطرح بیساختہ اولٹ جاتے ہین
نماز پڑھنا مشکل ہے - قاعدہ سے قیام مشکل ہے بیٹھے ادا ہوتی ہے - غرض طبیعت
والونکو غشی ہے ہوا کیا آندہی ہے آپ بھی [illegible] ایسے
وقت مین یاد آتا ہے - یہ شعر فی البدیہ زبان پر آتا ہے -

یا الٰہی کشتی است بکف ہمت تو	اندرین ورطۂ غم صد طوفان مدد

اوس ہول سے تندہین مرکب بادبانی کا حال [illegible] بالاجمال سننے کہ
فرمان نافرمانی پر قدم دہرتا ہے - [illegible] سخت شرارت کرتا ہے - [illegible]
ہول ہول کے تلتا ہے - [illegible] کا حال [illegible] ہے [illegible]
ہے - جیسی زبان نکالے گویا آفت رسیدہ ہے - [illegible] ہوا کے [illegible]
عجب طرحکا جوش و خروش - آپ اس غوطہ مین نہ آئے - بادبانی کیطرف ذہن
نہ پڑہائے - کچھ تہوڑا بہت بس چار پانچ منٹ مین کلکتہ سے عدن تک کا حال

مختصر لکھہ دیجئے عدن سے کہ قران المرکبین ہے جو کچھہ چاہیے گا لکھئے گا یون تو معاملات
اگبوٹ وریل کا لیٹ پوٹ - پانی کی کسافت لکڑی کی کیسی آفت لکھنا شروع کیجئے تو
ایک باب ہو جاوے نہ ضخیم کتاب ہو جاوے - اس بارہ مین حاجی صاحب کچھہ نہین
بولتے ذرا منہ نہین کہولتے ملک عرب نہو کہ جو کچھہ جی مین آیا بک جہک کردی خیر
آپ جلنے دیجئے اونکی زبان یا کسیکی گوش و دندان کا خیال مت کیجئے کچھہ حال سفر
کلکتہ کا لکھئے - ارے مین عدن چلکر پہرتا ہون - ارے سن توسہی تو تو آفت کا پرکالہ
کسیکا تو منہ تیرا سر کالہ ہو - ذرا تہم کچھہ کیفیت سفر کلکتہ لکھنے دے پہر تو ہے یا ہم
خیر کچھہ ہی لیجئے تمہید مزید جانے دیجئے -

ہدیہ نجم در حالات سفر جہاز
از کلکتہ و بمبئی تا جدہ منتہای سفر حجاز

ہان صاحب سنئے کہ اپنے اپنے وطن سے بسواری ریل بمبئی و کلکتہ جانا تو اب
دور نہین اور اوسکا حال بہی لکھنا کچھہ ضرور نہین - مگر ان دونون جگہون مین
پہونچکر جہاز کے کرایہ و اوسکی معاملات مین البتہ تجربہ درکار ہے کیونکہ دلالون کا
گرم بازار ہے یکایک عجلت کے ساتھہ کوئی معاملہ نکرے جابجا مقدار کرایہ و کیفیت
جہاز کی تحقیق کرکے دام دہرے کیونکہ کرایہ کی کمیت حجاج کی قلت و کثرت پر ہے
اوسط مقدار تخمینی اسطرح سن لیجئے - درجہ اسفلی فی کس - درجہ اوسط چہتری وغیرہ
صـ مـا

درجہ ادنیٰ شوق ہے اور بہیدون جن چیزون کے جہاز پر ہرج ہے وہ بھی آگے مفصل
درج ہوچکے و شہر بمبئی و کلکتہ کی کیفیت لکھنا غیر ضروری ہے وہ تو آپ کے زیر نظر ہی
کلکتہ سے عدن تک کا حال سنئے جو کہ ضروری ہے - اب قلم کا قدم بطور بیان بڑھتا جاتا ہے
دیکھئے کیونکر طے کرتا ہے - پس ذرا بندر الفی مین دم لیکر دوسرے اوڑان مین زن زن
وہ دیکھئے عدن پہونچا ہے خیر سنئے گنگا ساگر دریا سے کلکتہ سے جہاز بادبانی کو
اگنبوٹ لیتی وہ خالی باندہ کر تا دریای شور پہونچا دیتا ہے - سوسوا سو روپیہ یومیہ
لیتا ہے نواح کلکتہ و کھیر یا حوالی ملیوار و کوہ سراندیپ جہان زیارت آدم علیہ السلام ہے
ہوتا ہوا اسپلان قمری سے منزل جلاطم لیطے کر کے بندر الفی مین پہونچتا ہے - بادبانی
کے چال ایک ٹوکری دو ٹوکری ہوا پر حساب ہے - ٹوکری ساٹھہ میل کی ارزہ سے
حساب ہے بندر الفی ہندو کا کا ایک قہین ہزار قی - شاید الف ہی کو کثرت استعمال
کے سبب الفی کہتے ہین نہ حلوائی نہ نانبائی نہ کنجڑہ نہ قصائی نہ سامان نہ دوکان
کسبی پہتر از ویران کہین کچھلی کہین نارجیل کہین شتر بے مہار کہین فیل وہ بھی
بیل گاڑی کے حال عجیب شکستہ حال - مرد کالے بھجنگے سر تا پا ننگے - ہاتھہ
پاؤن کالا سے ۵ لنگلے زیر لنگ کے بالا ۔ نہ غم دزد نہ غم کالا - عورتین لباس ایک
چہوٹا کپڑا آگے پیچھے ڈالے - سینہ صاف نا محرم کے حوالے - بعضونکے بدن پر
پوشاک - تکمہ با پونچھ کے نام خاک - ایک مسجد البتہ لطیف بنی ہے - شش الات
سے بنی ہے - ستے رات شبرات کی وہین بسر کی تو قلم نے بھی دم لیکر سحر کی -
لعبلاٹوان کو چیچے و سقط جہان کا علوا اطراف مقطرہ مین جبجگہہ کا صبر سقطری
مشہور ہے بعدہ کوہ عبد الکوری کے حاشیہ او تبرا حقاف و جزیرہ موت و مکلہ کے
جانب سے ہوتا ہوا یعنی وہان سے عدن پہونچا یہ شہر خوب لب دریا نہایت مرغوب

انگریزی انتظام عوم سومالی کم کرتی ہین - یہان حضرت ادریس کا مزار ہے - جنکا یہ
گفتار کرامت آثار ہی - یا سماء صبّ اللّبن ادریس سکن فی العدن
آسمان سے دودھ برسا اونہون نے پیا اور سب کوئی ترسا یہ ملک عرب رطل و صاع
اوزان عرب جاری زبان عربی مین شیرین گفتاری - یہان ایک عجیب تماشا دیکھا
جو کچھ پیسا وغیرہ جہاز پر سے دریا مین حاجی ڈالدیتے ہین [illegible] اوسکے لڑکے تہ زمین تک
پہونچنے نہین دیتے نکال لیتے ہین - خیر عدن سے باب سکندر جو دو پہاڑون
سے [illegible] اور بادبانی کے لئے نہایت مقام دشوار گذار ہے یہان آب اوس پہاڑ پر
منارہ روشنی از جانب انگریزان طیار ہو رہا ہے وقت شب نمودار ہے بعد اوس کے
جبل السوابع جو سات پہاڑ جا بجا ہین و جبل الطیر سے جہان الطیر یا سفید لب آب نظر
آتی ہین گذر کر لوح یلملم مین پہونچے - یہ مقام میقات حجاج ہندوستانی ہے اور یہ
پہلے سے احرام باندھنا ضرور ہے بعد اوس کے سات سمندر [illegible] وغیرہ طے کر [illegible]
کر کے قریب جدہ کے پہونچے - یہان سے بعد دن [illegible] عرب کے
جہاز دخانی بھی نہین چل سکتا - اوس پہاڑون سے [illegible] نکل نہین سکتا [illegible] اکی
شان یہ کیا حسن حسین ہے عجیب تو یہ ہے کہ [illegible] - خیر وہان سے گذر بندر
جدہ مین آکر لنگر ہوا - بعد حصول اجازت ڈاکٹر [illegible] جو ہر ایک جہاز پر بابت
نگرانی آتے ہین اوترنے کا سامان شروع ہوا اور شہر پناہ کے قریب [illegible] فی حجاج
ایکروپیہ لیا جاتا ہو سنا ہے کہ شفا خانہ خیراتی مین [illegible] دیا جاتا ہے -

ہدیہ ششم دربیان از جدہ تا مکہ معظمہ حالات شہر

جدہ یہ ایک بڑا شہر سلطانی ہے و بڑی [illegible] ہے چارو طرف حصار ہر سو [illegible]

قومین طیار ہوتی کشتیان جہاز ہر اقلیم کے اسباب دستیاب ہوسکتے ہین چند بہت دلی ہند
اشیاء تجارتی پر کسیقدر محصول دیا جاتا ہے مگر حجاج کے مصرفی چیز وغیرہ پر محصول نہین
لیا جاتا ہے — شہر کے باہر حضرت حوا علیہا السلام کا مزار ہے کئی سو گز کی
مقدار ہے — پاؤن و سر وکمر تبرکاً ہموار ہے مطوف صاحب خود یا اونکے نائب بھیر
اپنے حاجیون کو لے لیتے ہین — بعد اوس کے اپنے ذریعہ سے مکان وغیرہ ٹھہرا
دیتے ہین — سلطان کیطرف سے ہر بلاد کے حجاج مطوفون کو بنا بر رفع نزاع تقسیم
ہین آمد فی ہین ابو ہوا افہام تفہیم ہے — اسباب لئے عشرہ خمسہ قرش ریال وغیرہ
سلطانی سکون کا چال ہے — اور عربی بول چال ہے اور شغدف شبری اونٹ کا
سامان یہین سے ہوتا ہے مول اونہی بکرایہ بہت ملتا ہے — مگر مول لے لینا بہتر
ہوتا ہے کیونکہ وہی بیچ و شبری یہین ایسا اگر منظور ہو تو مدینہ منورہ تک کام آتا ہے شبری کا
اکثر بنہایت مرتبہ دو روپیہ کو شغدف تین چار ریال کو ملتا ہے شغدف پر سایہ و آسایش
ہے — اسی سبب سے سب کو اوس کی خواہش ہے و شبری کو وضع چارپائی و شغدف
کو بطور دو میانہ قیاس کرنا چاہیے — اور اسمین میزان کے برابرے پر بہت خیال
دہرنا چاہیے کیونکہ ایک شتر پر دو شغدف ادھر اودھر رہتے ہین اسی سبب سے بدوی لوگ
میزان سوار سوار کہتے ہین — کرایہ اونٹ مکہ معظمہ تک دو تین ریال کثرت قلت حجاج
راکب ومرکب پر منحصر ہے جدہ سے چلکر مقام بحری مین بعد اوس کے جدے مین پہونچے
اکثر قیام جدے مین ہوتا ہے — یہان سنگ سماق بکثرت ہوتا ہے چنانچہ جدے
جیون سے مکہ معظمہ کی ہوا آتی جاتی ہے — آتش شوق زیادہ بھڑکتی جاتی ہے — طبیعت
بھڑکتی جاتی ہے — سمجھنے کی بات ہے کہ جو لوگ اپنے دیار وامصار سے گھر بار چھوڑ وطن
سے منہ موڑ کر حسن مراد کے لئے جاوینگے اوس کو جب قریب پاوینگے کسقدر شوق

ہوگا۔ ولولۂ ذوق از حد فوق ہوگا۔

شعر

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

اور ابہین کیا ہے یہ تو منزل اول ہے یہ حال اوسوقت معلوم ہوگا اور سمجہ لی [illegible]
ہوگا جبکہ شہر مدینہ منورہ قریب ہوگا گہبرائی نہیں وہ بہی کوئی دن مین نصیب ہوگا۔
بہر حال شہر مکہ معظمہ مین پہونچے ویسا ہی احرام باندہے بس ایک تہبند ایک چادر
کاندہے سر ننگے گرد آلود کہ ہی مرعوب رب ودود ہے حرم شریف مین ہمراہ مطوف
باب السلام سے بصد احترام چلے دو تین دالان کے بعد جون ہی مقابل بیت اللہ
شریف کے پہونچے قدم مین رعشہ آگیا سکتہ سا ہوگیا کہ اللہ جل جلالہ عجیب شان کا
مکان ہے اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا یہین نشان ہے۔ چار طرف دالان
وسط مین بیت اللہ ہے۔ ہر ایک جانب کے نماز پڑہنے والونکی اوسی طرف نگاہ ہے
بڑے لطف کی وہ جماعت ہوتی ہے جو گرد خانہ کعبہ کے محیط کہڑی ہوتی ہے۔
لاکہون آدمی کا اژدہام ہے۔ گویا کہ دربار عام ہے طواف مین تو ہزارون آدمی خانہ
کعبہ کے گرد پہرتا ہے۔ ایک دوسرے پر گرتا ہے کتب سیر مین مذکور ہے۔ حضرت غوث
پاک رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہی۔ کہ بارہ برس تک اس خیال مین رہے کہ تنہا طواف
کرون وقت نہ ملا دفعۃً ایک شب کو پانی برسا اوسوقت موقع سمجہ آپنے تنہا طواف کیا دیکہا
ایک اژدہا طواف کر رہا ہی۔
چنانچہ سفر اول مین یہ امر میرا خود چشم دید ہے کہ شدت سیلاب نے حرم کو مثل تالاب
بصفت خانہ کعبہ کو تہ آب کر دیا تہا۔ اوسوقت بہی لوگ تیر کر طواف کرتے تہے

لب کے پہرتے تہے ۔ یہ شہر تو کئی کوس تک کا بہت وسیع مکانات کئی درجون کے بڑے رفیع ہین لکڑی مین لیے نقش و نگار بناتے ہین کہ نقاش چین ارژنگ کو بہی شرماتے ہین ۔

جبل ابو قبیس مشرق کے کونے پر ہے جو مقام شق قمر ہے اور چند قلعہ سلطان کے بڑی عظمت و شان کے ہین فوج شاہی اور توپین طیار ہین بہت کچھ خبرداری و انتظام بسیار ہے ۔

مغرب کیجانب جبل قیقعان ۔ دوسرا جبل معروف اہل ہندوستان ہے ۔ وسط شہر ہین مولد حضرت خیر الانام و مولد حضرت علی علیہ السلام ہے متصل شہر مقام جنت المعلی ہے وانپر حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کا مزار ہے ۔ بعدہ قبہ حضرت آمنہ والدہ رسول اللہ کا بنا ہے اور بہت زیارات کثیر ہین جنکے نام اونپر بخط طلا تحریر ہین ۔

باہر شہر کے غار حرا جہان سورہ اقرا نازل ہوئی ہے وجبل نور ہے ۔ مگر شہر سے دور ہے متصل شہر کے مزار حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ ہے شاید یہ بزرگ اپنے والد حضرت ابراہیم ادہم سلطان الاولیا کی ملاقات کے لیے آئے تہے یہین رحلت فرمائی ۔ ایسے مقام مشہور کہین جگہ پائی ۔ کہتے ہین کہ اولیا اللہ کرامات اپنی یہین دہر جاتے ہین جب حاجت بیت اللہ شریف کے ہین ۔ کیونکہ حضرت شاہ بو علی قلندر ایکبار یہان آگئے ۔ زمزم کے پانی پینے مین لوگ محبت لائے ۔ آپ نے کشتا اپنا سر کے نیچے دہر دیا ۔ زمزم کے پانی کو بہ کرامات بند کر دیا جب بحکم اقطاب ابدال ملکہ معظمہ شیخ محمود وہین کرامات نہ کہدینے کا حکم جاری ہے کیونکہ یہ جا ہے عجز و انکساری ہے ۔ اور دعوائی کیون نہ عظمت و ادب کیا جائے اور کیونکر سر اعجاز زمین پہ

نہ کہا جاوے یہ وہ بارگاہ ہے جو منسوب الی اللہ و موسوم بہ بیت اللہ ہے کہ
یکایک حاجی صاحب آئے ہین تو دیکھکر متنفر ہوا کہ کہان سے بے موقع آئے مگر خود اونہون
برخلاف سابق حرمت حرم و بیت الحرام کیا اور یون مجھسے کلام کیا کہ آپ نے اس
جائے معظم مین زیادہ کہنا بیجا ہے مگر یہ تہلیل بتذکیر کی جلسہ نہ کہ تطہیر یا کسی چیز کی
تحریر کی سنو کہا یہی یعنے حالات بیت اللہ لکھنا داخل حسنات ہے اسمین فائدہ عام
طواف مین ثواب صرف متعلق بہ اپنی ذات ہے سچ فرمایا لکھے مین بہی دیکھون اور
سوزن مگر ایک امر مختصر سا عرض کرتا ہون اوس کے اسرار سے مجھے مطلع فرمائے۔
بعد اوس کے قلم اوٹہائے وہ یہ کہ ہم آپ اسوقت جسجگہ پہ ہین یا اوس کی عظمت و مزید برآن
مدینہ منورہ کی رفعت باعتبار امورات باطنی کے جو ہے اوسکا توجاننے والا بس خداہی
امورات ظاہری پر جو مین خیال کرتا ہون توکسی امر کی تکلیفین بہ نسبت اپنے ملک کے
نہین پاتا پھر کیا وجہ ایسی برخاستگی طبیعت کی ہوتی ہے جو قدم لغزش کہا جاتا ہے جو
جاتا ہے سو چلا آتا ہے۔ ارے میان تمنے تو ایسی بات پوچھی کہ اس پر تو رونا ہی آتا ہے
اور کچھہ کہا نہین جاتا ہے۔ جبکہ خود مجھکو اپنا خیال آتا ہے کہ ہر طرح سے عنایت الٰہی
شامل تہی و ہر چیز حاصل۔ و بقبضہ طبیعت بہی مائل تہی مگر تقدیر و مصلحت ایزدی
اسکا دانا بینا وہی ہے مین سوائے اس امر کے اور کچھہ نہین سمجھا کہ اس خطہ کو
خداوند تعالے نے غیر ذی زرع اسی لئے بنایا کہ یہان صرف عبادت مین لوگ مشغول
رہین زراعت و غیرہ سامان دنیاداری کا معمول نکرین اور دیکھین رزاقی کو میری
کہ مین ایسی جگہہ جہان گہاس تک نہین ہوتی کسطرح چیر روزی پہونچاتا ہون۔ اور
کہان کہانسے لوگونکے قلوب متوجہ کرکے ہر سال یہان لاتا ہون کہ تم لوگ میرے
گہر کے مجاورین بارام کہاؤ کچہہ تکلیف نہ اوٹہاؤ۔ یہ آپ نے اچہا نکتہ کہا مگر پہر جانیکی

وجہہ نہ معلوم ہوئی یہ تو بدیہی ہے تم نہین دیکھتے کہ اتنے لاکھہ حجاج جو ایام حج مین
رہتے ہین اور اپنے سکانات عرب لوگ حجاج کو دیکر کسقدر تکلیف سہتے ہین۔
اور اسی ایام قلیل ہین وہان نکے ساکنین کو ہر طرحکی تکلیف صحبت ناجنس سے کسطرحکی
تصدیع ہوتی ہے ویک گونہ کثرت آدمیونکی سبب گرانی ہر قسم کی حیرانی ہوتی ہے۔
پس اونہین لوگونکے حالکے لحاظ سے پہر لوگ نکے دل اپنے اپنے وطن کو مائل کئے جاتے ہین
سال آیندہ پہر دوسرے آتے ہین سو نکے ہی اور دو دیکھے ہی آید +
یہی سلسلہ تا قیام قیامت جاری رہے گا۔ ہمیشہ فضل باری رہے گا۔ زیادہ لکہنے کا
موقع نہین بیت اللہ کا حال لکہنے دیجے۔ لکھنے میری تسکین ہوگئی۔ خیر
سنئے

ہدیہ ہفتم در حال بناء کعبہ از ابتدا تا تعمیر نقشہ حال

شعر حضرت غوث پاک رض

اگر مستی تو پاکوبان ہی بہی بیابان را	اگر ہشیار ہستی کہ راہ کعبہ پر خار است

چنانچہ کیفیت راہ ومنازل بیشتر عرض کرچکا ہون اب بیت اللہ اور اوس کے
تعمیرات کا حال سنئے تو **سبحان اللہ** عجیب شان وشوکت کا
مکان ہے۔ جسپر سارے خلق کی جان قربان ہے۔ گرداگرد پہرتے ہین۔ سرکے بل
گرتے ہین دیکھا تو ایک ہجوم بندگان خدا کا تہا۔ کوئی حجر اسود کا بوسہ لے رہا تہا

کوئی ملتزم سے چمٹا تھا کوئی رکن عراقی کے سامنے سبوح سبوح رحمان کہتا تھا کوئی
میزاب رحمت کے تلے دعا مانگ مانگ کے روتا تھا۔ کوئی رکن شامی کے پاس
عبادت صبح و شام کرتا تھا۔ کوئی رکن یمانی کا استلام کرتا تھا۔ کوئی پروانوں
کی طرح آکر رہا تھا کوئی مقام ابراہیم کیطرف واتخذوا من مقام ابراہیم
مصلی پڑھ رہا تھا کوئی اس مقام پر دو رکعت دوگانہ شکرانہ کے ادا کر رہا تھا
کوئی اپنے گناہوں کو یاد کر کر جان فدا کر رہا تھا کوئی کنوئیں زمزم کی چاہ میں تکتا تھا
کوئی پانی پی پی کے کعبہ کیطرف نظر کرتا تھا۔ کوئی صدق و صفا
طبیعت باب صفا کیطرف چلتا تھا کوئی [illegible] اشکوں سے وضو کرتا تھا
کوئی سات گنت کے پھیرے میں تھا کوئی بال کترا رہا تھا۔ کوئی بالکل منڈا رہا تھا۔ کوئی
فارغ البال ہو کے احرام اتار رہا تھا۔ کوئی [illegible] سورہ کے [illegible] دم مار رہا تھا غرض
قدرت خدا ہے۔ اس گھر کی شان ہے۔ حجر اسود قلب سیاہ کی سیاہی
کھوتا ہے۔ ملتزم سے ایمان کامل ہوتا ہے۔ در کعبہ باب اجابت
توبہ کا دروازہ کہلاتا ہے۔ رکن عراقی عراق کا [illegible]
بادشاہ کر دیتا ہے میزاب [illegible] رکن شامی
اہل معاصی کا صبح و شام خوش کرتا ہے رکن یمانی [illegible]
[illegible] رکن یمانی اور حجر اسود [illegible]
کا پار کر دیتا ہے مقام ابراہیم [illegible] کر دیتا ہے۔ اور دو رکعتیں
وہاں پڑھنا آتش دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ آب زمزم کا استعمال بد کو [illegible]
اور نیتے وقت کعبہ کو دیکھنا سب بلائیں ٹالتا ہے۔ رب البیت
عاصیوں کیطرف خطاب فرماتا ہے۔

شعر

هر عاشق چو در خواند شود پاک ضمیر و منشانند	خیر و فضل بے پایان هم این را نما تو سبب
او بمعصیت را اگر هم طاعت کند در روز حشر	رحمت کند بر عاصی گرچه سزاوار غضب

صفا دل کو صاف کرتا ہے اور میلین اخضرین میں دوڑنے سے خدا سب گناہ معاف کرتا ہے اور صفا سے مروہ تک کی سعی سے کوشش و جد و جہد کرنی سے خدا کی رحمت سے قریب کرتی ہے علاوہ ان سب امور کے وجہ **غلاف** سیاہ سے **خانہ کعبہ** کی بناء ہے اوس کی کیا نعت و صفت ہے عجیب صورت و ہیبت ہے جو دیکھنے کے ساتھ ہی آدمی پر ایک رعب طاری ہوتا ہے کہ جوش ہوتا ہے تمام غلاف پر **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** اور **جل جلالہ** بنا ہے اور درمیان میں کمر پٹہ ایک بالشت چاروں طرف ہو گیا ہے جو بنا ہوا ہے حجر اسود سے درمیان ایک بائیں طرف ہو ہے قل صدق اللہ فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا وما كان من المشركين ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مباركا وهدى للعالمين فيه آيات بينات مقام ابراهيم ومن دخله كان آمنا صدق الله مولانا العظيم۔

بیچ میں سونیکا چاند بنا ہے اوسمین بھی کچھ لکھا ہے اور اوس کے بعد سے رکن یمانی تک یہ لکھا ہے۔ ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر فان الله غني عن العالمين قل يا اهل الكتاب لم تكفرون بآيات الله والله شهيد على ما تعملون صدق الله

مولانا العظیم اور رکن یمانی سے درمیان تک یہ ہے اِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ - بعد اوس کے چاند مدورنا ہے اور اوس کے بعد سے رکن شامی تک یہ ہے لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۔ اور رکن شامی سے رکن عراقی تک حطیم کیطرف سلاطین عثمانیہ کا نام یعنی جس باشا کے عہد مین غلاف بنتا ہے اوس کا نام دعا کے ساتھ لکھا رہتا ہے۔ اور رکن عراقی سے مابین تک یہ ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَصَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ۔ اور درمیان سے حجر اسود تک یہ ہے وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ۔

المختصر ہمراہ مطوف کے بیٹھے مناسک عمرہ ادا کیے اور بال سر کے منڈا کے فارغ البال ہوا مگر دل کو کیا لکھون کیا اوس کا حال ہوا جی چاہتا ہے کہ رات دن اوسی کے در پہ کھڑے رہئے یا دہلیز پہ پڑے رہئے۔ ظہر عصر مغرب عشا کی نماز اس گنہگار نے وہین ادا کی اللہ اکبر یہ جماعت ہے یا قدرت خدا کی ہزارون کا کیا شمار لاکھون مقتدی اور مصلے جا بجا نور خدا ہر وقت جلوہ گر رہتا ہے۔ رحمت خدا کا اثر رہتا ہے۔ آدمی کیا یہ تو فرشتون کا عبادت خانہ تھا۔ جبوقت ملک عدم مین سارا زمانہ تھا اونہون نے خدا کے حکم سے

یاقوت و لعل کا بنایا تھا اوسوقت حضرت آدم علیہ السلام نے وجود ہی نیا پایا تھا نام اوس کا
بیت المعمور تھا مکان سراپا نور تھا آسمان پر موجود تھا دنیا سے مفقود تھا جب حضرت
آدم علیہ السلام زمین پر آئے۔ جناب الہی مین زبان پر لائے
کہ خداوندا جسطرح مین تسبیح و تہلیل ملائکہ کی آسمان پر سنتا تھا یہان نہین سنتا اور نہ کوئی
طواف گاہ رکھتا ہون پس حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ
جاؤ اور کہو۔

شعر

بینندہ و شنوندہ کسے دیگر نہ	بو سمع و بصر چون من بینندہ و شنوا کو

خیر تمہاری دعا قبول ہوئی و مراد تمہاری حصول۔ حضرت جبرئیل سے ارشاد ہوا ہمراہ حضرت
آدم علیہ السلام کے جاؤ اور نشان کعبہ بتاؤ وہ آئے اور اپنا پر زمین پر
ملا تہ زمین سے متصل ساتوین طبقے کے بنیاد نکالا اوسکے اوپر سے یہ بنیاد ڈالا اور
فرشتون نے بڑے بڑے پتھر کہ ایک ایک پتھر کو تیس تیس آدمی نہ اوٹھا سکین کوہ
لبنان اور طور زیتا اور طور سینا اور جودی۔ اور حرا سے لاکے بھر دیا اور وہ بنیاد زمین
کے برابر کر دیا اوسوقت حق تعالے نے بیت المعمور کو زمین پر اوتارا اور اوس بنیاد پر رکھا۔
اور حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اوسکا طواف کرو اور
اوسمین نماز پڑھو اور مجھے یاد کرو۔

شعر

چون گوئی یا اللہ گوئیم لبیک	این بندہ نواز یہا جز حضرت ما را کو

اور یہ گھر وقت طوفان نوح علیہ السلام تک موجود تھا وقت طوفان
کے پھر آسمان پر گیا اور مکان کعبہ معظمہ کا مانند ایک تودہ بلند

تمام زمین سے ممتاز رہا پہر بہی اوسکا اعزاز رہا پہر شیث علیہ السلام

بن آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا مگر صاحب تفسیر عزیزی نے تحریر

کیا کہ اس روایت کا بیان اعتماد نہیں کہ اوس وقت شہر مکہ معظمہ آباد نہیں تہے

حضرت ابراہیم او حضرت اسمعیل

علیہ السلام نے لگ لگایا تو رکن حجر اسود سے رکن عراقی تک

تینتیس گز طول اور رکن عراقی سے رکن شامی تک بائیس گز عرض اور رکن شامی سے

تا رکن یمانی اکتیس گز اور رکن یمانی سے رکن حجر اسود تک بیس گز قرار دیا اور بلندی

کعبہ کی آسمان کیطرف نو گز کیا اور چہت نہیں بنایا پہر عمالقہ اولاد عملیق

بیٹے لاذ بیٹے آدم بیٹے سام بیٹے نوح علیہ السلام نے

بنایا جو رہنے والے مکہ معظمہ کے تہے جرہم اولاد قحطان ابن عابر ابن

ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام نے تعمیر کیا پہر قصی بن کلاب نے جو پانچویں

پشت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہے بنایا اور چہت پاٹی کہجور کی والیوں اور دوم کی لکڑیوں سے پہر

قریش نے بنایا جب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم پینتیس برس کے تہے اور بہ نفس نفیس شریک کام کے

تہے لیکن قریش نے چار پانچ چیزوں مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ

علیہ السلام کی بنا سے خلاف کیا ایک تو آسمان کیطرف نو گز بڑہایا

اب اٹہارہ گز بلند ہوا جیسے اب موجود ہے ۔ دوسرے طول مین سات گز کم کیا اسواسطے

اتنا مال طیب اونکے پاس نہ تہا کہ سب بنانے کو کفایت کرتا ۔

تیسرے کعبہ کے اندر لکڑی کے ستون دو صف کہڑے کئے ہر صف مین تین تین

الغرض یہہ — جو شے بلند کیا باب کعبہ کو دروازہ لگانے کے واسطے —
بنایا یہہ اندر کعبہ کے متصل رکن شامی کے زینہ بنایا اوپر جانے کے لئے - پہر
آپس میں نزاع ہوئی حجر اسود رکہنے میں - ہر ایک چاہتا تہا کہ اپنے محلہ کیطرف رکہی
آخر اس امر پر قرار پایا کہ جو صبح کو پہلے حرم شریف میں داخل ہوے اوسے یہہ
اختیار حاصل ہووے آخر پہلے حرم شریف میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
داخل ہوے اوس وقت میں ابہی کامل ہوے سب نے عرض کی جسطرف آپ کا جی چاہے
نصب کیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نصب کیا منہ کیطرف کہ ابتک اوسیطرف ہے اس کا ہم لوگون کو شرف ہے
آپ کی نظر عنایت میں ہم لوگ مشرق کے اور وہان کے دونون برابر ہیں - آپ کے
رحمۃ للعالمین ہونے کے آثار سراسر ہین -

شعر حضرت غوث پاک

لطف او بنیک مہر او بر نیک و بد	راست همی ماہتاب ان سیبے کہ سازندش دو نیم

پہر بنایا عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے موافق اوس حدیث
کے جو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہتی اور حطیم کو داخل کرلیا اور دو دروہ کیا
ایک شرقی اوسکے مقابل غربی اسواسطے کہ خرابی آگئی تہی دیوارون مین آتش اور
منجانیق سے کہ مارے تہے جبل ابوقبیس پر سے حصین بن نمیر نے کہ بہیجا ہوا یزید
پلید کا تہا و عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کو آیا تہا اور یزید کی موت سنکے
بہاگ گیا اور مضمون حدیث کا یہ ہے کہ ایک روز رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو

کعبہ کے پاس سے گئے اور فرمایا کہ دیکھو قریش تمہاری قوم نے وقت بنا ے کعبہ کے
قواعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خلاف
اختیار کیا اونہون نے عرض کی یارسول اللہ آپ بنا کیجیے بر حسب قاعدہ
سابق فرما دیجیے - حضرت نے فرمایا کہ قوم تمہاری ابھی اسلام مین آئی ہے - تھوڑے
دن سے ایمان لائی ہے - اگر مین کعبہ کو گرا دون اور قواعد ابراہیم پر بنا دون تو طعن
کی راہ سے کہینگے کہ آپ نے یہ ایجاد فرمائی - اسقدر زمین کعبہ مین ایزاد
فرمائی اگر یہ خیال نہوتا تو البتہ مین اوپر قواعد ابراہیم علیہ السلام کے بناتا اور دروازہ
زمین مین لگاتا اور دو درہ کرتا اس گھر کا ایک مشرق کی طرف اور ایک مغرب
کی طرف

شعر

آن دوست زہرزدہ خود را بہ تماشا نمود	در مشرق و در مغرب یک دیدہ بنا کو

پھر بنوایا حجاج بن یوسف نے عبد الملک کے حکم سے مگر کسی قدر جانب
شامی رکن کے بنیاد قریش پر بلند کیا اور زمین کعبہ کو بڑے بڑے پتھرون سے بھر کے
دروازہ مشرقی بلند کیا اور دروازہ غربی بند کیا اور یہ بنا ۷۴ھ ہجری مین واقع ہوئے
اوس وقت سے عہد سلطان مراد بن احمد خان تک تجدید بنا کی واقع نہوئی مگر ترمیم
اور اصلاح بنائے حجاج کی البتہ ہوتی رہی اور علامہ قہستانی نے شرح
مختصر وقایہ مین لکھا ہے بیت اللہ مین دو چھتین تلے اوپر ہین طول اوسکا
اٹھارہ گز اور عرض سیندرہ گز پھر بنایا سلطان مراد خان
نے جب ۱۰۳۹ھ ہجری مین سیل نے ایکطرف کی دیوار منہدم کی اور باقی کمزور کر دین
چنانچہ سب دیوار اوسکا کام بہت استحکام کے ساتھ بنوایا - اور سنہ ایکہزار چالیس مین

تیار کرادیا اور تواریخ مین ہے کہ ہارون رشید نے اپنے عہد مین امام
مالک رحمۃ اللہ سے استفسار کیا تہا کہ اگر فرمایئے تو کعبہ کو بطور ابن
الزبیر کے موافق خواہش آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے بناؤن اور قواعد حضرت ابراہیم کے بجا لاؤن امام
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چند یہ حدیث صحیح ہے لیکن خلاف مصلحت
ہے کہ کعبہ بار بار گرایا جاوے اور بنایا جاوے اس صورت مین بنائے کعبہ بازیچۂ
بادشاہان ہوگی ہر ایک کو بنانیکی ارمان ہوگی۔ ہان اگر سیل وغیرہ سے خلل آجاوے
تو جائز ہے کہ سلطان عہد بنائے جب سے یہ حکم ہوا بڑے بڑے بادشاہ اولوالعزم
ہوئے کیا مجال تہی جو ہاتھ لگا سکتے گرد اسکے بنا سکتے اور تا ولایت قصی
ابن کلاب گرد کعبہ شریف کے کوئی گہر نہتا اونکی تجویز سے اونکی قوم نے گرد
بیت اللہ شریف کے گہر بنائے۔ اور دروازونکا رخ
کعبہ کیطرف لائے۔ اور مطاف کی جگہہ چہوڑدی کہ وہ محدود رہے اور یہی صورت
خلافت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تک موجود رہی۔ جب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے سن ۱۷ ہجری مین حویلیان
جو گرد مسجد الحرام کی تہین اونکو توڑ کر مسجد مین داخل کیا۔ یہ نعمت حاصل کیا اور قد آدم
دیوار بلند کرکے روشنی کا سامان درست کامل کیا اور جب حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے سن چہبیس ہجری مین بہت گہر مول لیکے
مسجد الحرام کو بصد اہتمام بڑہایا اور محراب کو بہی بنایا بعد اوس کے عبد اللہ
ابن زبیر نے بہت گہر مول لے کے مسجد الحرام مین داخل کئے اور دیوارین مسجد الحرام
کی عبد الملک بن مروان نے بلند کئے اور چہت بنائی ساج کی

گلک ہوئی۔ لیکن بنائے ابن زبیر سے بنایا حرم کو ولید
بن عبد الملک نے اور بھیجا خادم وحشم کو جابجا واسطے لانے سنگ ہائے گران کے
اور لائے وہ لوگ بہت سے سنگ خام اور بنایا حرم کو بصد اہتمام — پھر بنایا
حرم کو ابوجعفر منصوری نے دوبار ایکسو ساٹھ
ہجری مین اور تمام کیا اوس کو ایکسو اٹھتر ہجری مین اور لایا بہت ستون بلاد
شام سے کشتیون پر دور دور مقامات سے اور اوتارا جدہ کے ساحل مین
وہ پتھر اور وہانسے لایا گاڑیون پر پھر زیادہ کیا مسجد الحرام کو معتضد
عباسی نے شمال کیطرف اور کیا دار الندوہ کے حرم مین داخل کر دیا
ارادہ اور نام رکھا اوس کا باب الزیادہ — پھر زیادتی ہوئی کعبہ
شریف کی پشت کیطرف بہ مقتدر عباسی مین
اس زیادتی کا باب ابراہیم نام ہے مگر کون ابراہیم
پیغمبر یا کوئی خیاط شک کا مقام ہے یہانتک کہ ایک لاکھ بیس ہزار گز
کی مسجد ہوئی یہ صورت سات سو اٹھائیس ہجری تک باقی رہی پھر بنایا سلیمان خان
بادشاہ روم نے سنہ ۹۸۰ مین مسجد الحرام کو اونہون نے
از سر نو بنوانا شروع کیا اور بہت سے ستون بدل دیا مگر اوس کے وقت تک
نہوئے وہ انجام اور ہوئی وہ عمارت تمام سلطان مراد خان
اوس کے بیٹے کے وقت مین سے اگرچہ بنوایا سلیم کا
اور آجتک وہی عمارت ہے اور مرمت ہمیشہ ہوتی رہتی ہے — یہ تو تقویم پارینہ تہا
بیان علمائے دیرینہ تہا اب جو صورت مسجد الحرام کی مینے دیکھی اور دریافت کی
وہ یہ ہے مسجد الحرام مین چالیس دروازے یعنی بطور پہاٹک

بیرونی مشہور ہے مگر در اصل باب ہیں جنکا نام آگے مذکور ہے پہلا
باب السلام ہے اس دروازہ پر کتاب فروشوں کا مقام ہے اور
دوسرا باب النبی علیہ الصلوۃ والسلام
مظہر ذات و اوصاف خداے علام۔

شعر

ذات و صفت و اسم چون خلق بظاہر کرد	ہر کون ازو بنگر کان مظہر اشیا کرد

تیسرا باب عباس رضی اللہ عنہ چوتھا باب
علی کرم اللہ وجہہ یہ دروازے شمال اور مشرق کیطرف
نمایان ہے اور اسکی طرف حجر اسود مشرق کے کونے پر چسپان ہے چاروطرف
اوسکے سونیکا حلقہ ہے بیچ مین بقدر یک بالشت کے کہلا ہے وہی بوسہ گاہ خلق خدا
ہے اور اسطرف سوق کبیر ہے اور نہایت دلپذیر ہے چوتھا مقام
ابراہیم علیہ السلام ہے اوسکا اسطرف مقام ہے
یہان ایک تختی پر بخط نستعلیق ارقام ہے واتخذوا من مقام ابراھیم
مصلّی۔ اور یہ پتھر زمین سے آٹھوان حصہ گز کا اونچا اور چاروطرف سے مربع
تین حصہ گز کا ہے اور بیچ مین دونون قدمونکا نشان بنا ہے۔ اوسکے گرد پتھر
چاندی کا لگا ہے۔ اور عمق قدمونکے نشان کا چاندی کے پتھر سے نیچے تک ساڑھے
سات قیراط ہے۔ گز شرعی چوبیس قیراط کا اور قیراط چھہ جو کا پس تہائی گز سے
آدہا قیراط کم ہوا اسی قدر نقش قدم ہوا۔ اور جو چاروطرف اس پتھر کے جو مقام ہے
اوسکا مقام ابراھیم علیہ السلام نام ہے لکڑی کا
جو کٹہرا لگا ہے اوسپر صندوق گنبد دار بنا ہے۔ اوسپر غلاف اطلس سیاہ زربفت کا چڑہا ہے

اوسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون ہفت دہات پر کھڑا ہے نیچے کے ستون سونے اور لاجورد وغیرہ سے منقش بنائے ہین بہت زیب و زینت سے لگائے ہین اور اوسپر سیسے کے تختونکو ملاکر مضبوط بند کیا ہے بڑی جہد وجد کیا ہے۔ اور گرد اون ستونونکے چار شاکی ہفت جوش کی بنی تختیان جالی دار ہے اور اوس کے آگے ایک مکان پتھر کے ستونپر بنا ہے اوسکا نام ایوانہ خلف ہے یہی شافعی مصلے از زمانہ سلف ہے اور اصل مقام ابراہیم کے یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود سے نجات ہوئی۔ ہارون اونکے چچا سے ملاقات ہوئی۔ اوس نے اپنے بیٹے سارا کے ساتھ نکاح کردیا تھوڑے دنکے بعد خلاف مذہب کے سبب انہین اور حضرت سارا دونون کو باہر کر دیا۔ آخر حیران لوگون نے کہا

شعر

این چہ قسمت باشد ای بیرحم انصافی بدہ
ہر من مسکین ستم با دیگران یاری کنی

مگر اوس نے نہ مانا خیر چلے اور حضرت سارا نے اونکے ساتھ عہد کیا کہ مین تمہاری نافرمانی نہ کرونگی لیکن تم بھی فرمانبرداری کرو۔ ہر امر مین نا فرمانبرداری کرو۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی عہد کیا اور سکی سوا حضرت لوط علیہ السلام کے کوئی ساتھ تھا تاراج مصر مین پہونچے وہان ایک بادشاہ ظالم تھا جسکی عورات خوبصورت دیکھتا لے لیتا۔ اور شوہر کو مار ڈالتا تھا۔ یا اوس کا حق سے نکالتا تھا۔ جب حضرت ابراہیم نے یہ سنا ڈر سے اور حضرت سارا سے کہا کہ اگر یاد وہ تمہارے لینے کو آوین تم مجھکو بھائی بتانا المؤمن اخوۃ کی نظر سے حیلہ شرعی سنانا۔ آخر

پیاس آئے اور حضرت ابراهیم علیہ السلام سے پوچھا
کہ یہ عورت تمہاری کون ہے حضرت نے کہا کہ خواہر ہے بس پیادہ انکو چھوڑ گئے
اور حضرت سارا کو لے گئے ظالم نے چاہا کہ انکے ساتھ بے ادبی کرے انہوں نے
کہا کہ اتنی مہلت دے کہ میں نہا دہو کے نماز پڑھ لوں کچھ عبادت کرلوں اوس نے
آفتابہ اور طشت منگوایا اور وضو کروایا وہ نماز پڑھنے لگیں - اوس نے چاہا نماز ہی میں
ہاتھ لگاؤں ایک ہاتھ لگایا شل ہوگیا - دوسرا ہاتھ بڑھایا وہ بھی مثل اول ہوگیا -
تین بار یہی ماجرا گذرا جو بھی بار گو انکو بلا کے کہا کہ یہ زن جنبیہ ہے نکالو ابھی میرے
سامنے سے نکالو اسطرح ہاجرہ کے ساتھ بھی کہ قوم قبطیوں سے
لایا تھا ماجرا گذرا اونکو بھی انہیں کو دیدیا حقیقت میں حضرت ہاجرہ بھی ایک پیغمبر
کی دختر تھیں - اگرچہ اوس ظالم کے نزدیک مثل لونڈی کے بظاہر کنیز تھیں -
حضرت سارا حضرت ابراهیم علیہ السلام
کے پاس آئیں اور حضرت ہاجرہ کو ساتھ لائیں - حضرت ابراہیم نماز میں تھے
پوچھا کہ کیا گذری - کہا کہ خیر ہے عجیب سیر ہے - خدا نے ظالم کے ہاتھ کو کوتاہ
کیا اور ایک بی بی بطور کنیز میرے ہمراہ کیا - حضرت ابراهیم
علیہ السلام نے وہاں سے بھی روانگی کی عزیمت کی ملک
شام کی لوگوں نے بہت اطاعت کی اور بھی فارغ البالی حاصل ہوئی -
غلام مویشی مول لی اور ہر چیز خانہ داری کی کمال ہوئی - تب حضرت لوط
علیہ السلام کو سدوم کیطرف بھیجا - اس درمیان میں حضرت
سارا کو اشتیاق فرزند ہوا حضرت هاجرہ کو ہبہ کردیا کہ اس
امر سے حضرت ابراهیم کو انبساط وخیند ہوا اور حضرت

حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ
سے پیدا ہوئے اور حضرت سارا خوشی کے آثار ہویدا ہوئے - ایک روز حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو بوسہ
دیا حضرت سارا نے دیکھہ لیا غصہ مین آ کے کہا کہ ابہی ان دونون کو ایسے مقام
پر چھوڑ آؤ کہ سوائے پہاڑ کے سایہ اور پانی نہو - آب و دانے کی نشانی نہو - اور خدا کا بہی
حکم ہوا کہ جو سارا کہین کرو مجبور دونون کو لے کے چلے اور جہان کعبہ ہے
پہونچے حکم ہوا خدا کا کہ ان دونون کو اسی زمین پہ چھوڑ جاؤ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام
اور اونکی ماں کو ایک درخت کے نیچے جہان آب زمزم ہے چھوڑا اور خود موںہہ موڑا اوسوقت مین
کعبہ محض غیر آباد تھا نہ آدم نہ آدم زاد تھا - زنبیل کھجور کی اور کچھہ روٹیان تنور کی و ایک
مشک پانی دے کے پھرے جانے کے وقت حضرت ہاجرہ نے اتنا پوچھا
کہ تم مجھکو اپنی رائے سے چھوڑے جاتے ہو یا حکم خدا سے موںہہ موڑے جاتے ہو حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے کہا حکم خدا سے اوسوقت حضرت
ہاجرہ نے کہا کہ بس مجھکو کسی چیز کی خواہش نہین کسی امر مین کاوش نہین
بعد خدا مجھکو ضائع و حیران کرے گا نہین بلکہ وہ سب طرح کا سامان کرے گا پس جب تک
کھجورین وغیرہ باقی رہین حضرت ہاجرہ کہا یا کین اور حضرت اسمعیل
علیہ السلام کو دودہ پلایا کین جب سب چیزین تمام ہوئین اور تشنگی
دونون پر غالب ہوئی بمجبوری پانی کی طالب ہوئی - کوہ ہائے صفا و مروہ کے درمیان
جو میلین اخضرین اور کسی قدر میدان ہے - وہ دونون جتنی دور سے کہ حضرت اسمعیل
نظر آتے رہے دوڑتین ورنہ آہستہ چلتین - چونکہ خدا کو فی الواقع خاطر داری حضرت ہاجرہ

اور حضرت اسمعیل منظور تھی کیونکہ اونہین کے صلب سے خلقت نبیؐ منظور تھی
اس سبب سے جو کام یہ لوگ کرتے ارکان دین مین ہوجاتے جسطرح صفا مروہ مین
سعی کرنا میلین اخضرین مین دوڑنا قربانی کرنا منا مین شیطانکو پتھر مارنا۔ خیر اسطرح
سات بار صفا مروہ تک گئین کہ بطن الوادی مین دوڑین اور اوپر آہستہ چلین جب ساتوین بار
مروہ تک گئین ایک آواز آئی کہ اندیشہ مت کر ــــ

شعر

چون ترا سلطان گرفت اندر پناہ	غم مخور از ہیچ ملک از انقلاب
تا کہ حسن و ناد با ما کم سکنے	گاہ گاہے سے کنم بر تو عتاب

یہ آواز سنکر بیٹے کے پاس آئین ـ دیکھتی کیا ہین کہ ایک فرشتہ اوس زمین پر جہان
آب زمزم ہے پھر یا ایڑی مار رہا ہے اور پانی زمین سے جاری ہے ـ یہ قدرت باری ہے
حضرت ہاجرہ نے آس پاس اوس کے مٹی سے حگت بنا یا
اور فرمایا زمزم یعنی ٹھہر ورنہ ہوجاتا ایک دریا پھر خود پانی پی بیٹے کو پلایا اور آپ پیا اور
مشک کو بھی اوس سے بھر لیا کہ مبادا پانی خشک ہوجاوے پھر تکلیف کی نوبت آئی
یعنی جب حضرت **اسمعیل علیہ السلام بڑے**
ہوئے جرہم نے معہ اپنی قوم کے بحکم حضرت **ہاجرہ**
رضی اللہ عنہا کے وہان بود و باش اختیار کی و اپنے بیٹے کا نکاح **حضرت**
اسمعیل علیہ السلام کے کرکے بہت افتخار کے آپ شکار
کے گوشت و آب زمزم سے اوقات بسر کرنے لگے ـ یونہی شام سحر کرنے لگے
اس درمیان مین حضرت **ہاجرہ** نے انتقال کیا اس عالم سے ارتحال کیا

اور وہان حضرت سارا سے حضرت اسحق پیدا
ہوے حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت سارا کی اجازت سے اس شرط سے کہ گہوڑی سے
نہ اوترین حضرت اسمعیل کے ملاقات کو آئے معلوم ہوا کہ وہ لڑکا جوان ہے شادی
بہی کرلی ہے۔ خانہ داری کا سامان ہے لیکن اوس کی ماں مرگئی ہے دنیا سے گذر گئی
ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام مکان پر گئے
اوسوقت حضرت اسمعیل علیہ السلام شکار کو گئے تہے
اونکی بی بی کو دستک دے۔ وبعد پرسش خیر و عافیت حضرت اسمعیل علیہ السلام
کی کیفیت معیشت دریافت کی بی بی نے کہا بہت تکلیف سے بسر ہوتی ہے
عسرت کے فقر فاقہ سے بس گذر ہوتی ہے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے کہا جب تمہارا شوہر آوے ہمارا سلام کہنا بعد
اوسکے یہ کلام کہنا کہ چوکہٹ تمہاری خراب ہے بدل ڈالو۔ اپنے مکان سے نکالو
حضرت اسمعیل علیہ السلام جب شام کو آے اور اونکے بی بی نے
یہ احوال سناے۔ سنتے ہی بی بی کو طلاق دے کے گہر سے نکال دیا اور دوسری عورت
اوسی قوم سے نکاح مین لیا پہر بعد مدت کے حضرت ابراہیم
علیہ السلام آئے اور حضرت اسمعیل
علیہ السلام اوس مرتبہ بہی شکار سے تشریف نہ لاے۔ دروازے
پر آکے آواز دی وہ بی بی اونکی آئین اور عرض کی آیے اور بیٹہیے اور فرمایے
کہ مین آپکا سر اور داڑہی دہوون۔ گرد غبار صاف کرون۔ آپنے فرمایا کہ
مجہکو حکم گہوڑے سے اوترنے کا نہین۔ یہان ٹہرنے کا نہین۔ وہ بی بی

ایک بڑا پتھر اوٹھا لائے - اور قریب رکاب کے آئی اوس پتھر پر چڑہ گئے اور حضرت
نے بہی اپنا قدم مبارک اوس پر رکہا بی بی نے خوب سر کو دہویا اوسی اثنا مین حضرت
ابراہیم علیہ السلام احوال پرسی کرنے لگے بی بی نے
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بہت سی توصیف
کی اور معیشت کی جانب سے خدا کی تعریف کی - اور کہا کہ

شعر

خدا سے گو پیدا ہی بندہ مو آن سلطان با لطف	کہ بے در گاہ مو ہر گہ کہ مو آئی ترا یار است

حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور رخصت
ہوتے وقت کہگئے کہ جب تمہارا شوہر آئے ہمارا سلام کہنا اور یہ پیام کہنا کہ تمہاری
یہ چوکہٹ بہت اچہی ہے اس کو بہت اچہی طرح رکہنا - جب اسمعیل علیہ السلام آئے
او نہون نے سب قصہ بیان کیا حضرت اسمعیل علیہ السلام
زبان پر لائے کہ وہ تو میرے باپ تہے اور تمہاری سفارش کر گئے ہین اور
پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت
اسمعیل علیہ السلام کی ملاقات کو آئے اور ملاقات
ہوئی یکجا سے دن رات ہوئی - اور جب الحکم خدا باپ بیٹے کعبہ بنانے لگے یہہ
حکم خدا بجالانے لگے - چنانچہ اس بارہ مین اپنی دوسری کتاب گلشن ابراہیم مین
مفصل تحریر کر چکا ہون - تمامی قصہ حضرت ابراہیم و اسمعیل نظم کر چکا ہون -
اس مین اختصار ضروری ہے - کیونکہ اسوقت صرف حالات حرم شریف لکہنا منظور
ہے - خیر جب قد آدم دیوارین آئین - حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام سے کہا کہ ایک پتھر لاؤ کہ مین اوس پر چڑھ کے دیوار بناؤن زینہ کی جگہہ کام مین لاؤن حضرت اسمعیل علیہ السلام پتھر کی تلاش مین کوہ قبیس پر گئے وہان حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آؤ مین تمکو دو نون پتھر دکھاؤن و بتاؤن کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھہ بہشت سے آئے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام نے طوفان نوح کے خوف سے پہاڑ مین رکھوائے تھے ایک کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چڑھنے کو لیجاؤ ایک کنج کعبہ مین لگاؤ چنانچہ ایک کا زینہ بنایا دوسرا کنج کعبہ مین لگایا وہ بقدر ضرورت بلند ہو جاتا تھا پھر اوتر آتا تھا اور اوس پر نقش انگشت مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام نمودار ہے اب تک مقام ابراہیم پر آشکار ہے — بت آذر اس پتھر کے سامنے ذلیل و خوار ہے —

شعر حضرت غوث پاک

من ہمچو آذر از بدن بت می تراشم روز و شب	وازانہ بردن ہمچون خلیل اللہ گویم این عجب

یعنے باب کعبہ ہے اسطرف دہلیز کے کنارے دو گز زمین اندر مطاف ہے وہ ایک بالشت نیچی ہے و اوسی مین گارہ وغیرہ کا رکھا جانا بلا اختلاف ہے چاہ زمزم بھی اسی جانب اوسپر ایک مکان گنبددار ہے و سنگ اونچی سنگ مرمر کی لوہے سے کٹہرا تیار ہے — اور چاہ کے گرد ایک گرد کی بادشاہ روم کی اور ایک بادشاہ شام کی اور ایک بادشاہ مصر کی

چوتھا قیمت یعنی پانی بلا قیمت فی سبیل اللہ ہے وہ متبون گریان عبد اللہ
رئیس المؤذن کو جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین
ہین یا سپرد ہین اصل زمزمی وہی ہین اور موذنی اپنے عہدہ قدیم پر سرفراز ہین بہت قدر کو
ملحوظ رکھا آدمی بھی بہت معزز و ممتاز ہین وہ گری جو بہشتیون کو معاف ہے اوس سے
پانی بھر کے حاجیون کو پلاتے ہین کچھ بطور للہ پلاتے ہین اور لوگ اونہین سے
مول لیکے سبیل رکھتے ہین مگر پاک آخرت مین اپنے لئے آب کوثر و شراب طہور کے پانی
کی سبیل کرتے ہین —

شعر حضرت غوث پاک

در شفقت بتو حق سید ہو شراب طہور	ای بادہ دار و رنگ لو نہ جام دار دو کیفیت

اور شمال کے کونے پر مسجد الحرام وہ ہے اوسمین
شریف او زینہ کعبہ کعبہ کے دروازہ کھلنے اور داخل
کے دن اوسپر سے لوگ اندر جاتے ہین جب آیۂ کریمہ ومن دخلہ کان آمنا امن
پاتے ہین اسیطرف زمزم کے قبل مین رکھا ہے اور منبر
شریف کیطرف دو مین گز آگے بڑہ کے ایک دروازہ بنا ہے وہ بھی بنام
باب السلام ہے اور باب بنی شیبہ بھی نام ہے — اور اسیطرف دو قبہ
حوائج کے متعلق نام ہے کہ جسے قبہ مین مسعد و گھڑیان سلطانی بیش بہا بھی
ہین اور ایک ہی چال کی علیحدہ ہین سب ساتھ بجتی ہین عرب کے قاعدہ ساعت ابھی
گھڑی کا اس تیج کا ہے — یعنی یہان صبح سے شام تک بارہ علیحدہ شمار کئے جاتے
ہین اور رات کے بارہ علیحدہ گنے جاتے ہین اہل ہند جسوقت حلة شریف مین
آتے ہین — اسی چال پر گھڑی کو لگاتے ہین — اور کچھ چھوٹا قبہ ہے کہ حاجی ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوتے تھے۔ معراج کے جانے کے لئے تیار ہوتے تھے بالفعل وہان کتب خانہ بادشاہ ہے اوقف لوجہہ اللہ ہے۔ جو کتاب چاہئے جا کر دیکھ آوے۔ لیکن باہر نہ لاوے۔ سبحان اللہ وبحمدہ زہے قسمت اوس شخص کی جو ایسے متبرکات کی زیارت کرے۔ اور ایسے مقام معظم مین عبادت کرے اور

باب عباس رضی اللہ عنہ کے برابر باہر کیطرف میل سبز نصب ہے اور اوسکے دوسری طرف دوسرا میل نصب ہے۔ اور پانچوان دروازہ باب المیت اور چھٹا باب البغلہ اور ساتوان باب الصفا اور آٹھوان باب الجیاد اور نوان باب الشریف۔ اور دسوان باب حاکم الحدید اور گیارہوان باب امہانی یہ ساتون دروازے مشرق اور جنوب کے درمیان مین واقع ہین۔ اور مشرق کے کونے اور باب المیت کے درمیان مین میلین اخضرین دوسری جانب ہے یعنی میل سبز چار ہے سعی صفا مروہ کے وقت دوڑنے کا وہی نشان و آثار ہے۔ اور باب الصفا کے مقابل راہ کے اوسطرف کسیقدر جبل صفا کا نشان ہے۔ کیونکہ اب تو تمام مکان و دوکان ہے اور صفا سے مروہ تک پانسو بیس قدم کا طول ہے۔ اسی مین سعی کرنے کا معمول ہے اور باب الحاکم الحدید کے مقابل لنگرخانہ سلطانی ہے اور تمام مساکین کے لئے شوربا روٹی اور پانی ہے۔

شعر حضرت غوث پاک

کے حساب آن گدا کردست شاہ	کو خورد از مطبخ ستہ نان و آب

اور اسیطرف **مصلی حنبلی ہے** اس مصلے کے پایین ہین سب لات ٹوٹا پڑا ہے - اسوقت سب کی لاٹین پڑی ہین اگرچہ وقت جہالت کا پڑا ہے -

شعر حضرت غوث پاک

کوشش تو کرشد ای خواجہ و گر نہ سجدہ ای	سے لذت سجدہ ای خدا وندا قرار

بارھوان **باب الوداع** اور تیرھوان **باب ابراھیم** پیتل کے حرف بنائے ہین اس دروازہ پر لکہا ہے ہین **قال اللہ تعالی ولیوفوا نذورھم** - ابراہیم ایک خیاط تہا وہان رہا کرتا تہا اوسی کے نام سے یہ دروازہ مشہور و آباد ہے نہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مراد ہے اور چودھوان **باب الداودیہ** اور پندرھوان **باب عمرہ** اس دروازہ پر لکہا ہے واتموا الحج والعمرۃ للہ فان احصرتم فما استیسر من الھدی ولا تحلقوا روسکم حتی یبلغ الھدی محلہ - یہ چار دروازے جنوب اور مغرب کے کونے پر ہیں اسیطرف **سوق صغیر** ہے اور **مصلی مالکی** بہی اسی طرف حرم مین تعمیر ہے سولہوان **باب العتیق** سترہوان **مدرسہ زمانیہ** ہے یہ بہی نہایت بے نظیر ہے - اور اٹھارہوان **باب الباسطیہ** اور انیسوان باب **قطبی** بیسوان **باب الزیادہ** اکیسوان **باب المحکمہ** بائیسوان **باب مدرسہ سلیمانی** یہ ساتون دروازے مغرب اور شمال کے درمیان ہے اور اسی طرف **مصلی حنفی** یہ دو درجہ کا مکان ہے - اور حطیم اور

میزاب رحمت ہے یعنی پرنالہ بیت اللہ شریف کا جو جاری ہے
آب رحمت ہے۔ اس حساب سے باتیس دروازے ہوئے ہیں۔ اور اگر ایک ایک
طاق گنا جاوے تو چالیس دروازے ہوتے ہیں۔ جسکے شوق میں لوگ اپنا وطن
اور عیش عشرت چھوڑکر باریاب ہوتے ہیں۔

شعر

عیش تن و جان دل از رنگ دیگر گشت	عشرت خوان کردن از رنگ دیگر

اور درمیان میں باب الصفا اور باب العلی ہے ایک دروازہ اور بنا باب الشوق
بنا ہے اندر حرم شریف کے کہیں چوہرا دالان ہے اور کہیں تہرا دالان ہے
سب دالانوں میں چارسو چالیس در ہیں۔ اور چھت گنبدی ہے اور پیچھے دالانوں
حجرے بنے ہیں۔ اون میں سب لوگ رہتے ہیں۔ تین سو سات ستون سنگ مرمر
کے بہت موٹے اور بڑے اور سر محرابوں کے گرتے اور ایکسو چھبیس ستون دوسرے
دوسرے پتھر کے بہت خوشنما و ہر جگہ قطع جو دیکھے کہ نہایت زیبا عجیب عظمت
اور لطف کا مکان ہے تمامی لوازمہ شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ ہے
ستون پانسو چوبیس ہوئے اور جنوباً و شمالاً عرض بحساب قدم دو سو چھبیس قدم ہے
شرقاً اور غرباً طول تین سو قدم کا جسکا کل تخمیناً ہزار
پانسو قدم جملہ مع دائرہ مطاف اور خانہ کعبہ ہوا جسکے اندر دائرہ مطاف
کا ایکسو قدم کا دورہ متصل بیت اللہ کے اور اکتیس قدم کا عرض ہے اور تمام
دالانوں میں مع دائرہ مطاف کے تین ہزار قندیلیں ہمیشہ رات کو روشن ہوتی
ہے۔ اور ایام صیام میں تو ہزاروں زیادہ جلتی ہیں۔ اور جلد بنیادوں پر اور بنا ہے

ہزاروں نیل گلاس رکہے ہیں ۔ سلطان کیطرف سے صد ہا خواجہ سرا وغیرہ مقرر ہیں ۔ صبح کو صفائی شام کو روشنی تمام کرتے ہیں ۔ باقی اور طرح کا انتظام کرتے ہیں ۔ مطاف کے دائرہ میں سنگ مرمر کا فرش اور حطیم میں سنگ موسیٰ و سنگ مقصود کا باقی حرم شریف میں سنگ خارا کا فرش طیار ہے ۔ ایک شوکت عظیم ہوا ہے ۔ اور درمیان میں کچھ زمین باقی ہے وہاں کبوتر دانہ کہاتے ہیں ہزاروں کبوتر آتے ہیں ۔ اکثر زاہد و عابد حجروں میں رہتے ہیں کہ وہ لوگ انکی طرف کا خطاکر دوڑ شوق کہتے ہیں

شعر حضرت غوث پاک

تو در قفس عناصر ظلمت حضور شہباز	اے گوشہ نشین مست دیوانہ تو کی یا یا

کوئی زیادہ تر ان حجروں میں یا انہیں رہتے ہیں حرم کے باہر رہتے ہیں ۔ یہی اہل مکہ کہتے ہیں اور مینارے سات ہیں ایک مینارہ باب المحکمہ کے برابر اور دوسرا باب السلام اور باب النبی کے برابر اور تیسرا مینارہ باب الزیادہ برابر ہے اور چار مینارے ۔ چاروں کونوں پر ہوا ہے اور شیخ المؤذن وہ جو زمزم پر کہڑا ہوکے اذان کہتا ہے ۔ جیوں ہی شیخ کے منہ سے اللہ اکبر نکلتا ہے ۔ پس ساتوں موذنوں نے اذان شروع کر دی وہ اوسکی تقلید کرتا پہر دوہراتا وہ اونکی خوش آوازیاں ۔ اور وہ اونکی دم سازیاں سارا شہر گونج اٹھتا ہے ۔ ہر ایک اللہ اکبر کہتا ہے ۔ سچ تو یہ ہے ایسی اذان کہتے ہیں کہ فرشتے حیران رہتے ہیں بعد اذان کے ان کا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔ کہنا دل کو محو جمال محمد سے

صلے اللہ علیہ وسلم کردیتا ہے مدینہ طیبہ کے
اشتیاق سے دل کو بھر دیتا ہے - یہاں حرم گلزار ابراہیم مین بھی مدینہ منورہ
کا خیال آجاتا ہی - شعر حضرت غوثؓ پاک زبان پر آجاتا ہے -

ابیات

چون روم در گلستان کز خوش آسایم دمے	بانگ بلبل نالہ ہائے زار یادم میدہد
جان شیرین سوزدم چون شعر قمری بشنوم	زانکہ شیرین آن گفتار یادم میدہد

اور پہلی رات کا حال تو کیا لکھوں بحمد اللہ فقہ [?] امام شافعی کا آنا آواز بھی خدا نے اچھی دی ہے اون کا پڑھنا پڑھانا اور ایک انبوہ کثیر کا اونکے پیچھے نرمی سے آمین کہنا - ایک عالم کو محو کرتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت یہ جماعت فرشتوں کی ہے - سراپا نوری نور ہے - نور الٰہی کا ظہور ہے اسوقت کی نماز کا قرینہ ہے اور ہی کچھ نرالا ہے - خوشنگ شاہی طور سے آدمی کو حیرت ہو جاتی ہے کہ یارب بیت العتیق ہم دنیا مین ہین یا جیتے جی بہشت میں داخل ہوگئے - اسوقت کی کیفیت بالتفصیل بیان کیجاتی ہے کہ جسدم وقت تہجد کا قریب آیا پہلے منادے اوٹھا -

شعر حضرت غوثؓ پاک

در دکان ہر مردے منادی کرد شب گردی	گذشت عمر الشقو خواجہ عصر با درد ہم بازار است
بشارت داد آن سلطان شہر لیدی تہیدستان [?]	کہ گنج رحمت رحمان نثار ہر گنہگار است

اور اوس نے تمام کوچہ و بازار مین اس آیت پر ہدایت سے ندا دیا:

إنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ - پس لوگ اپنے اپنے گہرون مین بیدار ہوتے بعد رفع حاجت وضو کرکے طیار ہوئے - اب حرم شریف کے دروازے کہل گئے اور کہڑکیان تو رات بہر کہلی رہتی ہین - لیکن کسی کو حرم شریف مین رات کو رہنے نہین دیتے ورنہ مساکین بہت خرابیان کرین - خس و خاشاک کیا بول و براز سے بہرین بعد اوس کے ایک شخص خانہ کعبہ کے زینہ پر کہ زمزم شریف کے پاس رکہا ہے اونہا اور شروع کیا **یا حی یا قیوم** تین بار کہکے پہر کہا یا ارحم الراحمین ارحمنا یہ بہی تین بار کہکے کہا برحمتک یا اللّٰه ساتہہ ہی ساتہہ مؤذنون نے خوش الحانی کے ساتہہ ادا کیا خیال کرنا چاہئے کہ رات کے وقت اونچے آواز بلند یہ کہنا کتنی دور آواز جاتی ہوگی - اس سننے کے ساتہہ ہی لوگ تہجد کو حرم شریف مین داخل ہوئے اور تہجد مین شاغل ہوئے پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہہ کے بجاہ نبیک یا اللّٰه ایک بار کہا پہر یون ہی تین تین بار کہکے بجاہ سیدنا ابو بکر ن الصدیق - اور بجاہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللّٰه اور بجاہ سیدنا عثمان ابن عفان - اور بجاہ سیدنا علی ابن ابی طالب

رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعن کل الصحابۃ اجمعین لہذا فارغ ہوا وہ مینارے
والون نے شروع کیا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ فالق الحب
والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ذالکم اللہ فانی تؤفکون
فالق الاصباح وجعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذالک تقدیر
العزیز العلیم وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بہا فی ظلمات البر
والبحر قد فصلنا الایات لقوم یعلمون وھو الذی انشاءکم من
نفس واحدۃ فمستقر ومستودع قد فصلنا الایات لقوم یفقھون
وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم
یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا - پس اذان شرعی شروع
ہوئی ادھر مؤذنون نے اذان تمام کی - اودھر مکبر نے تکبیر
کہی پہلے شافعی بعد اوس کے مالکی - بعد اوس کے حنبلی بعد
اوس کے حنفی - باقی اور چار وقت مین حنفی پہر شافعی پہر مالکی
حنبلی نہین ہوتے - مغرب کے وقت مالکی نہین ہوتے - جو مقتدی
جسکو جب سے پہونچ جاتا ہے نماز مین اقتدا کرتا ہے اور سواے حرم کے
جبل کعبہ جسکا تیسرا صرف حرم مین آتا ہے جبل عمر رضی اللہ عنہ وجبل شبہ سے
اور ایک مقام اور سوق صغیر مین اذان - اور بہی دوسرے مساجد مین نماز
ہوتی ہے وہ لوگ جو محلات مین حرم مین نہین پہونچ سکتے پڑہ لیتے ہین - فرض
اوتار دیتے ہین - مگر تسکین نہین ہوتی جب تک نہ کہے

متوجہا الی جہۃ ھذہ الکعبۃ الشریفۃ

ھدیہ ہشتم در حالات حج و منا و عرفات بالانفصال

اب نصیب کی یاوری سے حج کے ایام قریب آئے واہ رے کثرت اور ازدحام شہر کی وسعت - سوائے قافلہائے شامی و مصری و فوج شاہی کے سب اپنے شہر کے مکانات و مسافر خانوں و رباطوں میں کہ کئی سو ہیں اور لنگر خانہ سلطانی میں سما گئے ہیں - آٹھ نو لاکھ آدمی ایک شہر میں آئے ہیں - اس برکت کو دیکھو کہ تمام چیزیں بہ ارزانی دستیاب ہیں - تمام میوہ تو بھیجا ہے - یہ لطف قابل دید ہے گویا اپنی عید ہے - بروز جمعہ وہ خطبہ جس میں مناسک حج تعلیم و بیان میں پڑھا جاتا ہے - اوس کا اہتمام و سامان بیان نہیں کیا جاتا ہے ہر ایک کی پوشاک صاف پاک پارچہائے رنگارنگ کی تمام ہی اون کے عجیب ڈھنگ کے **سیتان** کیسا زعفرانی **قمیص** کیسا نازک لے **عبایہ** دھانی **سایہ** آسمانی **جبہ** آبی کیسا گلابی کیسا بدن پر زردی کسی کی صدری لاجوردی - حرم کیا ہے گلزار ابراہیم خلیل اللہ ہے - پس الحمد للہ ہے - خیر خطیب حلہ شاہی مراتب علم و ماہی مراتب کے ساتھ منبر پر چڑھے - لوگ خطبہ سننے کو بیٹھے

جب بعد حمد و نعت و مناسک حج کی یہ عبارت پڑھا اللھم اعز الاسلام والمسلمین بنصب

عورتون کے داخلے کا دستور ہی - ادن ایام مین خاص خانہ کعبہ کا دروازہ کہولا جاتا ہے اور ہر شخص حسب آیہ من دخلہ کان آمنا داخل ہونا چاہتا ہے -

شعر حضرت غوث پاک

ہر کس کہ در حق زد و از ہمہ رو بتافت	زآن رو نتوان رفتن ہرگز بدرے دیگر

یہ داخلی بدون خرچ کے عام ہے مگر خاص مین اطمینان قلبی و آرام ہے آون ایام داخلے عام کی یہ تاریخ و نام ہے - ۱۰ - محرم الحرام - ۱۲ - ربیع الاول روز مولود خیر الانام - ۲۷ - رجب المرجب و اول جمعہ - ۱۴ - شعبان المعظم ۲۷ - رمضان المبارک و جمعہ اوسکے - ۱۵ - شوال - ۱۵ - ذیقعد -

غرض بعد خطبہ جمعہ متعلقہ ارکان حج کے لوگ سامان حج مین مشغول ہوتے ہیں اور ساتوین ذی الحجہ تک قافلہ موسومہ طیارہ و رکب جو سانڈنیون پر مدینہ منورہ سے چلتا ہے آجاتا ہے - اسی عجلت کے سبب سے طیارہ یعنی اوڑنے والا کہا جاتا ہے -

و قافلہ شامی و قافلہ مصری و خزینہ مخصوصہ و کیسہ ہمایون بہی پہونچ جاتا ہے اونکے معنی لفظی و اصطلاحی دونون آپ لوگون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے جو کہ ڈیڑہ سال کے قیام مین یہ سب امور تحقیق و ہر طرح تدقیق کیا ہے ظاہر کیا جاتا ہے **کیسہ ہمایون** مراد ہے اون کیسہ ہائے زر و جواہرات سے جو سلطان روم کے حضور سے واسطے خیرات عتبات عالیات کے بہیجے جاتے ہین **خزینہ مخصوصہ** اوسے کہتے ہین جس سے تنخواہ اہالیان حرمین شریفین کے دیجاتی ہے - اور دوسری قسم کو خرچ ضروری

آتی ہے - جب وزراء دونو چیزون کو لیکر ارکین شاہی قسطنطنیہ شہر کے باہر نکلتے ہین سلطان روم خود مع غسل نفیس اونکے ساتھہ بلحاظ زوارین حرمین کے چلتے ہین اور اوس مقام عالی تک جہان پر جبہ شریف تبرکا رکہا ہے تشریف لاتے ہین - اور زیارت اوس کی فرماکے پہر واپس بارگاہ سلطانی مین جاتے ہین -

شعر حضرت غوث پاک قدس

پیراہن یوسف اگرے جنبد فاغم	مژدہ بوئے دل ازان بند قبا بادم

شامی قافلہ جو شام سے معہ بادشاہ و فوج کثیر کے آتا ہے اوس کے ساتہہ محمل حضرت ستنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تبرکا رہتا ہے - اوس شتر اور محمل زرنگار واوسکی طیاری کہانتک بیان کرون - زر جواہر مین غرق از پا تا فرق - اسقدر زیورات سے لدا ہے کہ معلوم ہوتا ہے سونے ہی سے بنا ہے -

محمل مصری اسمین لشکر مصر سے آتا ہے اس محمل طلائی مین غلاف بیرون خانہ کعبہ کا ہوتا ہے جو ہر سال بدلا جاتا ہے و غلاف اندرونی و قبر شریف کا وقت تبدیل سلاطین تبدیل ہوتا ہے و تخت رواں دو اونٹون پر مغرق سواری بیگمات شاہی کے لیے ساتہہ قافلہ کے رہتا ہے - قافلون کے پہریرون پر یکجانب **نصر من اللہ و فتح قریب** دوسری جانب **لا الہ الا اللہ** سماں عجیب و غریب - جب سے حجاج نے مع افواج کثیر **منا و عرفات** کا جانا بتدریج شروع کردیا - پہر بہی مکہ معظمہ سے تا بہ عرفات اونٹ جوق جوق کسی پر سواریان کسی پر صندوق نظر آتے ہین قطار کا تار نہین ٹوٹتا ہے - راستہ نہین چہوٹتا ہے - عجب لطف تو یہ ہے کہ لڑکوا یا

آدمی از فقیر تا بادشاہ شد سر پہ تاج شکلاہ سبکے سر بدن پر چڑھا دیا ایک ہر ایک کی باہم
لبیک عجز انکساری پیدا۔ خدا کی عظمت ہویدا۔

شعر حضرت غوث پاک

جامہ جان چاک شد در وادی عشق و جنون	ہر طرف صد خار غم بگرفتہ در دامان ما

اسی صورت سے منا میں ہوئے منا وہ مقام ہے جس کی نسبت
حضرت خیر الانام نے فرمایا ہے المنا مستاقم تمنی اور اسی مقام میں
حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم ابو البشر سے فرمایا تھا تمن
یعنی آرزو کر فرمایا کہ تمن الجنۃ یہی وجہ تسمیہ ہے اب تو بڑا شہر جانب جبل شہر
صدہا مکان ہزارہا طرح کی دوکان مگر بس چار دن کی چاندنی بعد حج کے ویران
صدہا ریال کرایہ کے مکان۔ بس تین چار دن کے لئے ادھر ملک کے لوگوں کی
ہمت دیکھئے کہ لیتے ہیں یہاں کے لوگ کیا اتنا دیتے ہیں۔ یہاں ایک مسجد
خیف میں ورکا طول درمیان صحن کے قبہ مقام خیمہ رسول مقبول ہے
اور مقام نزول سورہ مرسلات دوسری جانب مدرج
حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوۃ ہو۔ بعد اوس کے مزدلفہ مگر راستہ میں ہوتے کو
مقام نہیں کرتے پھرتے وقت دو چار گھڑی کنکریاں لینے کو قیام کرتے ہیں بعد
عرفات ہے یہی حضرت حوا و حضرت آدم علیہ السلام کی ملاقات کا مقام ہے اس لئے
عرفات نام ہے اور اس جگہ قیام قیامت میں بھی کلام ہے۔ جہاں ہو کے خدا ہی
کام ہے۔

شعر حضرت غوث پاک

مسجد نمرہ میں حجاج ظہر و عصر جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ شب جبل رحمت پر
حج کا خطبہ سننے کو پہنچتے ہیں۔ اس خطبہ حج کے لئے تمام خلائق کی روا روی کا ایسا
ہجوم کی وہ ادا ہی کیونکر بیان ہو سکتی ہے۔ خلق ہند لہے یا دریا کی موج ہے۔
آگے آگے افسران ترکی ہیں فوج ہے۔ لاکھوں خیمہ و ڈیرے کوسوں تک کھڑے
ہیں۔ خیام شاہی پر تمام کلس ہائے طلائی ایک نیا ہی کی خوشنما سلائے
لاکھوں خیمے سفید و سرخ ہر رنگ کے عجیب سجاوٹ عجیب ڈھنگ کے غروب آفتاب تک
خطیب قاضی اونٹنی پر سوار ہو کر پڑھتے ہیں۔ بعد اوس کے تمامی حجاج و افواج توپیں
چھوٹتی ہوئی **مزدلفہ** کو پہنچتے ہیں۔ وہاں سے کنکریاں لیکر **منیٰ**
آتے ہیں۔ نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ یہاں پر حجاج کو بڑی احتیاط
اونٹ و شقدف کے علی الخصوص زنانہ سواریوں کی چاہئے۔ بدو کا کھلانا ملانا
ایسے موقعوں پر الزام ہوتا ہے۔ یا مدینہ منورہ کی راہ میں کام آتا ہے۔ چنانچہ یہ امر ضرور ہے
کہ زنانی سواریاں مردوں کے درمیان رہیں۔ ہر ایک اونکے نگہبان رہیں۔ اور بدو کے
ساتھ ایسی تالیف قلبی کیجیے کہ لیکر کے جب چاہے چلے جب چاہے قیام کرے۔
جہاں چاہے ٹھہرے آرام کرے۔ چنانچہ یاد آ گیا اسوقت مجھکو مدینہ منورہ کی راہ کا حال
اور شیخ سالم سالار قافلہ و شیخ الجمال کا کہ ایکمرتبہ نماز ظہر کے لئے میں اوترا تا الفراغ
نماز وہ اپنی سواری لئے کھڑا رہا بعد نماز باصرار اوسی ناقہ پر مجھے سوار کیا۔ خود پیادہ
اختیار کیا۔ اور یہ شخص بڑا اپنی قوم کا سردار ہزاروں جمالوں کا سالار اور سیر
یہ تابعدار رہے۔ مگر حضرت یہ خرچ و کثیر خاطرداری۔

ختم

اپنا یا مردم مدارا سے کنم از بہر تست	ورنہ کے پروا بود از قول بدگویان مرا

بعد انفراغ خطبہ کے مزدلفہ مین آکر کنکریان چن کر **منا** مین داخل ہوئے صبح کو
شیطانون کو کنکریان مارکر فراغت حاصل ہوئی - تب قربانی کی نوبت آئی - بس
خدا کی قدرت نظر آئی کہ آٹھہ نو لاکھہ آدمی فی کس اگر ایک ایک بہی قربانی کرین
تو کس قدر دنبہ ہوتے ہین نہ کہ بعض سو سو پچاس ذبح کرتے ہین - مین بچشم تحیر
دیکھتا ہون کہ دنبہ کم نہین ہوتے ہین - بعد ذبح پہر زندہ ہوتے ہین یا کیا اسرار ہے
جو گلہ کا گلہ اتبک کہڑا بنتیا رہے - **بعد رمی جمار** بعض سواری
حمار تیز رفتار جاکر مکہ معظمہ مین تاریخ ۱۰ ذی الحجہ کو نماز عید الضحیٰ مین بہی شامل
ہو جاتے ہین - پہر آکر منا مین داخل ہو جاتے ہین - کیونکہ ابہی دو روز اور کنکریان
مارنا ضرور ہے یہی دستور ہے - اور کنکریان شیطان پر مارنے سے یہ مراد ہے
کہ جسوقت حضرت اسمعیل کو حضرت ابراہیم ذبح کو لیئے جاتے تہے انہین مقامات پر
شیطان نے حضرت اسمعیل کو وسوسہ دیا انہون نے پتہر مارا وہی طریقہ اتبک جاری
ہے - ہر سال شیطان کی خواری ہے - بارہوین تاریخ کو پہر کنکریان [illegible]
کے مارکر مکہ معظمہ کو جاتے ہین - وہان جاکر پانچوان فرض حج کا یعنی طواف الزیارۃ
بجا لاتے ہین - اور فرائض خمسہ حج کے یہ ہین

اول احرام باندہنا - کہ یہ شرط ہے **دوسرا** وقوف عرفات
تیسرا - ترتیب **چوتہا** ہر ارکان و مناسک کو اپنے وقت پر ادا
کرنا - **پانچوان** طواف الزیارۃ کرنا اب طواف **الزیارۃ**
کے بعد حج ختم ہوا شکر کا مقام ہے خدا کا اکرام و الطاف ہے - اور کچھ لوگ
حج بدل بہی اپنے عزیز اقارب اموات کی بطرف سے کرادیا کرتے ہین - [illegible]

خرچ حج دیا کرتے ہین اور ہندوستان سے حج بدل مین تو سیکڑون روپیہ کا صرف ہے۔ تھوڑے مین تو ادا کرنے پر حرف ہے۔ بہتر ہے کہ وہین کسی عرب کے لوگون سے حج بدل کراوے اور اونکی خدمت بدل بجالاوے کیونکہ ظاہرا اکثر وہانکے ساکنین و مہاجرین کا معاملہ کل توکل پر ہے نہ مال داری و تمول پر ہے چنانچہ خدا متوکلین کیجانب خطاب کرکے فرماتا ہے

شعر حضرت غوث پاک

من کفیل توام از من بطلب ہرچہ سزاست	نو زمن ہیزم و شیر نمک و دیگ بخواہ

اور کیسا توکل انسیا ہر وقت لدیہ مین روپیہ پیسا اور اوسی حال مین سب مرفہ حال خوش خوراک خوش پوشاک خوشحال زنانہ و مردانہ مکان مین ہر طرحکی لوازمہ و سامان گدی تکیہ و بہرے شیشہ پورے بہرے قہوہ و چاے وتقلب سب طیار مہمانداری مین جان نثار عجیب دل اور عجیب ہمت ہے۔ بس خدا ہی کی رحمت ہے۔

اگرچہ ضمنًا اس کتاب مین مناسک وارکان حج کے جابجا تحریر ہین مگر اس مقام پر بنظر آسانی کے ایک جگہہ معہ مسائل ضروری و دعا کے تحریر ہین۔ پہلے جان لینا چاہیئے اور اوسے حج مین بطور فرض مان لینا چاہیئے۔ وہ یہ ہین۔

اول۔ احرام۔ دویم وقوف عرفات۔ سویم طواف الزیارہ۔ چہارم ترتیب باین امورات ہای وقوف مزدلفہ۔ سعی ما بین صفا مروہ۔ رمی جمار۔ طواف الصدر یہ سب واجبات ہین اور امور مسنون یا مستحبات سے ہین۔ پس احرام کہ سب ارکان سے مقدم ہے اور اوس کے عدم ادا مین دم ہے۔ اوسکا یہ طریقہ ہے کہ جب ہندوستانیون کا جہاز قریب یا محاذی یلملم کے آوے۔ اوسوقت حجامت وغیرہ بناوے اور نہاوے بعد اوس کے ایک چادر بے سلا باندہے وایک اوڑہے۔ اور دو رکعت نماز پڑہے

اور عمرہ یا حج یا تمتع و قران جو کچھ منظور ہو اوس کی یون نیت کرے اللھم انی
اُرید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی ۔ بعدہ پڑہے یہ دعا۔ اللھم انی اسألک
رضاک والجنۃ واعوذبک من غضبک والنار۔ اللھم احرم لک شعری
وبشری ودمی من النساء والطیب وکل شئ حرمتہ علی المحرم ابتغی بذالک
وجھک الکریم ۔ اللھم اعنی علی اداء العمرۃ او علی اداء فرض الحج وتقبلھا
منی واجعلنی من وفدک الذین رضیت عنھم وارضیتھم وقبلت
اللھم قد احرم لک شعری وبشری ولحمی ودمی وعظامی بعد اوس کے
لیے عورت باواز پست ومرد باواز بلند لبیک اللھم لبیک لاشریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک لبیک لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک الہ الخلق
لبیک اور یہ صدای لبیک ہر وقت جاری رہے اور جناب الہی مین عجز و انکسار
رہے اور بعد احرام کے ممنوع ہے مردون کو سلے ہوئے کپڑون کا استعمال
مگر اوڑہ لینا بضرورت جائز ہے در آنحالیکہ کھلے رہین سر اور بال مگر درست ہے
باندہ لینا ہمیانی یا ہتیار مثل تلوار و ڈہال جائز ہے عورتون کو موزہ و دستانہ
وغیرہ دوختہ لباس ایسے طور پر کہ نہ آوے وہ کپڑا منہہ کے پاس بلکہ رہے اس کا
لحاظ و پاس اسی لئے بنائی جاتی ہے ملک عرب مین ایک چیز برگ کہجور کی اور رہتی
ہے اوسمین جالی کہ نظر آتی ہین زیر ہتہ سے سب چیزین دور کی اور نہین درست ہے
پارچہ معصفر زعفرانی یا خوشبو سونگہنا یا لگانے ۔ یا حجامت بنانے ۔ یا جنگ
جدال و بلا ضرورت قیل وقال و نیز شکار صحرائی یا غسل صرف بنظر صفائی اور نہین
چاہئے مارنا جون کا یا بلا ضرورت نکالنا خون کا اور جائز ہے مارنا مار یا کژدم وغیرہ کا

جو پہونچاتے ہین ایذا اور یہہ امر ضروری ہے - قتل الموذی قبل الایذا اور نہین درست
ہے محرم کو بوسہ یا جماع بہی ہے قول صحیح اور اسی پر ہے اجماع اور بجا لاوے
جملہ ارکان احرام و حج کے حیض و نفاس والی عورت مگر یہ کہ نہ کرے طواف الزیارہ
وغیرہ بدون غسل و طہارت اور جبکہ ترک ہو جاوے کوئی فرض یا واجبات تو لازم
آتی ہے بطور کفارہ کے یہ بات کہ قربانی کرے ایک گوسپند بہ نیت ادائے دم یا صدقہ
دے تین صاع گندم چہہ مسکینونکو در آنحالیکہ نہ ہوسکے نصف صاع یعنی دو سیر سے
کم یا بحالت مجبوری روزہ رکہے تین دن بتدریج یا بہم و بحالت ترک مسنون یا مستحبات
کے بہی مناسب ہے دے دینا کسیقدر صدقہ و خیرات بنظر اس کے کہ نہ باقی رہین
ارکان حج مین کسیطرحکے نقصانات اور لحاظ رکہے محرم اس امر کا کہ جب داخل ہووے
حد حرم مین پڑہے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ
لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ اور جب کرے خدا یہ امر نصیب اور پہونچے مکہ معظمہ کے قریب تو متوجہ
ہوئے بجانب خدائے ذوالمنن اور لاوے زبان شوق پر یہ سخن -

شعر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ

تا نہادم بر سر کویت قدم بے اختیار	تو تیائے دیدہ سازم خاک پائے خویشتن

بعدہ پڑہے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ

علیہ وسلم اور پڑہے یہ دعا جبکہ پڑے بیت اللہ پر نگاہ اللّٰھم زد بیتک
تشریفا وتعظیما وتکریما وبرا ومھابۃ - اور جب داخل ہووے حرم مین
باب بنی شیبہ و باب السلام سے پڑہے یہ دعا بڑے اعزاز واحترام سے اعوذ باللہ
العظیم وبوجھک الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ
والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی جمیع ذنوبی وافتح لی ابواب
رحمتک اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام
حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت
یا ذالجلال والاکرام بعد اوس کے شروع کرے طواف حجر اسود سے اللہ اکبر
کہہ کر اور پہرے سات پہیرے گرد بیت اللہ کے مکرر اور کرین مرد لوگ رمل واضطباع
و پڑہین یہ دعا خانہ کعبہ کے سامنے موجود ہو کر اللھم ایمانا بک وتصدیقا
بکتابک ووفاء لعھدک واتباعا بسنۃ نبیک سیدنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور دروازہ بیت اللہ پر پڑہے یہ دعا - اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم
حرمک وھذا الامن امنک وھذا المقام العائذ بک من النار - اور نزدیک
رکن عراقی کے یہ دعا - اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر
والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر فی الاھل
والمال والولد اور میزاب رحمت کے نزدیک یہ دعا اللھم اظلنی تحت
عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی بکاس سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظماء بعدھا ابدا اور نزدیک
رکن شامی کے یہ دعا اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا
مغفورا وتجارۃ لن تبور ولخرجنی من الظلمات الی النور یا عزیز

یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم
اور نزدیک رکن یمانی کے یہ دعا اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن
عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من الخزی فی الحیوۃ
الدنیا والاخرۃ اور درمیان رکن یمانی وحجر اسود کے یہ دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ
واخلف علی کل حال غائبۃ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ یہ دعائیں جو ذکر کی گئیں طواف میں
پڑھی جاتی ہیں اور یہ دعائیں اور مقامات کی ہیں جو اب لکھی جاتی ہیں یعنی ملتزم کے
پاس یہ دعا اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقبتی من النار واعذنی
من کل سوء وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اتیتنی۔ اور بعد فراغت
طواف آوے دہلیز کعبہ کے پاس اور تھامے غلاف اور پڑھے یہ دعا
بخلوص نیت وباول صاف یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمۃ
انعمت بھا علی الھی وقفت ببابک والتزمت لعتبتک ارجو
رحمتک واخشی عقابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار
کما صنت وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسالۃ غیرک
اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب ابائنا وامھاتنا
من النار یا کریم یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا انک انت السمیع
العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور پڑھے نزدیک مقام
ابراہیم کے یہ آیت بقصد تعظیم واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی
اور بعد طواف کے ادا کرے دو رکعت نماز اور پڑھے یہ دعا بعجز و نیاز

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ
فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ
لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد اوس کے جاوے چاہ زمزم
پر اور پیوے پانی بیت اللہ کیجانب منہ کرکے اور پڑہے یہ دعا وہین کہڑا
ہوکر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ
كُلِّ دَاءٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ سَقَمٍ وَارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ
وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ بعد اوس کے جاوے
سجانب کوہ صفا اور پڑہے یہ دعا یا صدق و صفا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَطَّوَّفَ
بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا
نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ بعد اوس کے سعی
کرے صفا سے مروہ تک سات بار اور دوڑین مرد لوگ درمیان میلین سبزین
کے اور پڑہین یہ دعا اور استغفار رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ بعد اوس کے ساتوین ذی الحجہ کو خطبہ
مشعر ارکان حج سنکے آٹھوین کو احرام باندہے ہوئے مقام منا کو جاوے

اور عرفہ کے دن بخشوع تمام یہ دعا بہ زبان پڑھا وے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا اللھم اشرح لی صدری ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وشتات الامر وفتنۃ القبر اللھم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل والشر ما یلج فی النھار والشر ما تھب بہ الریاح اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر واللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر واللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر واللہ اکبر وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی ونقنی بالتقوی واغفرلی فی الاخرۃ والاولی -

اور عرفہ کی رات میں پڑھے یہ کلمات ہزار بار سبحان الذی فی السماء عرشہ سبحان الذی فی الارض موطنہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاءہ سبحان الذی فی الھواء روحہ سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض سبحان الذی لا ملجاء ولا منجاء منہ الا الیہ - اور نویں تاریخ عرفات میں پہونچکر سوائے وادی بطن عرنہ کے کرے جہاں چاہے قیام - اور بعد زوال آفتاب پڑھے یہ دعا اور نیز درود وسلام اللھم لک الحمد کالذی تقول وخیرا مما نقول - اللھم صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی اللھم انا اعوذ بک من عذاب القبر

وو سوسہ الصدر وشتات الامر اللّٰهم انی اسئلك من خیر ما تجئی بہ

الریح اللّٰهم اهدنا بالهدیٰ و زیّنا بالتقویٰ واغفر لنا فی الاٰخرة

والاولیٰ اللّٰهم اسئالك رزقا طیبا مبارکا - بعد اوس کے جبل رحمت

جا کر خطبہ حج کا سنے بہ دل ورنہ ہو لبیک کہنے سے کیونت غافل بعد ختم خطبہ

کے آوے مزدلفہ مین ہمراہ امام اور سوائے وادی محسر کے اور جگہہ کری

مقام اور نماز مغرب و عشا اکیسا تہہ پڑہ کر یہین پر کرے کنکری چونسٹی کا اہتمام

بعد دسوین تاریخ منا مین جا کر مارے سات کنکری جمرۃ العقبہ

پر ہر بار اللہ اکبر کہکر بعد اوس کے قربانی - مگر

قبل از ذبح پڑہے یہہ آیات قرآنی - انی وجهت وجهی

للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی

ونسکی ومحیای ومماتی للّٰه رب العالمین لا شریك له وبذالك امرت

وانا اول المسلمین اوس کے بعد قبلہ کیطرف رخ کرکے ذبح کرے بسم اللّٰه اللّٰه اکبر

کہہ کر اور بعد ذبح کے پڑہے یہ دعا اللّٰهم تقبل منی کما تقبلت من

خلیلك ابراهیم وحبیبك سیدنا محمد علیه الصلوٰة والسلام

بعد اوس کے منڈاوے بال کیونکہ ہو گیا امورات احرام سے فارغ البال

اور ہو گئی اوس پر سب چیز حلال جو کہ تہی بہنگام احرام کے حرام مگر

مجامعت کہ وہ نہین درست ہے بدون طواف الزیارت اور وہ طواف چاہیے

اوسی روز مکہ معظمہ مین جا کر کرے یا منا مین ٹہر گیا ہو تین روز جمرات پر کنکریان مارکر پہر

اور مکہ معظمہ آکر کرے طواف اور پڑہے درود و صلوٰۃ اور ادا کرے شکر یہی با کہ عطا کی خدا نے یہ درجا اور کرے ثنا قاضی الحاجات

تا بعد قبول حج و حصول زیارت مدینہ والی مناجات اور مانگے جو کچہہ کہ چاہتا ہو مراد او حاجات کہ بر لاویگا خدا بہ طفیل اپنے محبوب کے علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

هذا بیان نظم در تفصیل مراحل مدینہ منورہ و نقشہ عمارات حرم شریف مع دیگر زیارات

حال منازل مدینۂ منورہ وکیفیت مسجد حرم شریف وروضۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شعر عربی

عند ما شدّ المحامل ونادی للرحیل
جئتہم والدمع سائل قلت قف لی یا دلیل
وتحمّل لی رسائل شوقہا الشوق الجزیل
نحو ہاتیک المنازل بالعشیۃ والبکور

خبر تیاری قافلہ ہونے لگی کوئی قبل حج کوئی بعد حج جاتے ہیں کوئی مشرف بزیارت ہو کے آتے ہیں ۔ کوئی اشتیاق میں یہ شعر زبان پہ لاتے ہیں ۔

شعر

کب تک رہوں میں حمایت کو آئے ٭ ہمدم روضہ پہ جلد بعنایت بلائے

عجب یہاں کی قابل دید ہے گویا ایک بڑی شہ ہے جس میں خطبہ معراج شریف کا پڑھا جاتا ہے ۔ اور اوسوقت روضہ مبارک کے سامنے اس شعر کا حسب موقع عرض کرنا عجب کیفیت دکھاتا ہے بیساختہ زبان پر آتا ہے ۔

شعر

عہد شد عہدے برحمت خداوندا بما ٭ ورنہ ہی آنکہ جویندگان نامراد

کرایہ جمل بین چالیس ریال قلت و کثرت حجاج پر ہے ۔ شغدف کرایہ کرنا بہتر ہے
مشک وغیرہ لوازمہ آبداری ۔ بیچ بعلیتن ہر طرح کی تیاری کر لینا ضرور ہے ۔
کیونکہ خشکی کا سفر ولنبا ہر دو رہے لیکن شوق کے سامنے قریب ہے جیسی نصیب ہے
اور ایک خیمہ کبھی بصورت چھری لسوان درکار ہے ۔ کرایہ بالقیمت جس طرح لیجئے
تیار ہے ۔ ہر منازل سے نام ول بین تسطیر کرتا ہون اور کچھ کیفیت بھی مختصر تحریر
کرتا ہون ۔

وھو ھذا

منزل اول مکہ معظمہ سے چلکر باہر شہر سے نکلکر بعض مقام شہدا مین
سے جاتے ہین ۔ بعض مسجد تنعیم مین جہان سے عمرہ لاتے ہین ۔ بعد اس کے
مقام سرف مین مزار حضرت ستنا میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا ازواج مطہرات
حاضر کیا ہے ۔ مسجد حاجیون کے اہتمام سے تیار ہوئی ۔ زان بعد وادی فاطمہ
منزل اول فی الواقع اسی کو تصور کرنا چاہیے ۔ مکہ معظمہ سے چلکر
یہین اترنا چاہیے ۔ کہ منازل آئندہ کا حال ہو کہ سب چیزین وہان حاصل ہون ۔
یہان نہر شیرین جاری ۔ سرزمین ایسی کہ ہر کہ قدرت باری ۔ ضرورت کی سب چیزین
ملتی ہین ۔ اثمار و خرما طلب کر دیکھکر طبیعت کہلتی ہین ۔

شعر

رحمت بانیست بہشت ستم طراف او | از حیاض ناشی ہو یا چو حوض مخزن ہمہ پر دہ خاک

درمیان اس وادی کے پہاڑ کے دامن کو ... آب باران ملتا ہے
تہوڑی زمین کہودنے سے نکلتا ہے ۔

شعر

صحرا و باغ این ہمہ سرسبزی و بہار | اشجار و برگ و سبزہ و گل مخمد است

بدوؤن کی جب خاطرداری رہتی ہے جو وہ جاکر پانی لادیتے ہین اور لکڑی وغیرہ
بھی مہیا کردیتے ہین - اور اونکی خاطرداری بس یہی ہے کہ جسوقت آپ کہائے
اون کو بھی کچھہ کہلائے - قلیل کثیر پر مدار نہین - جو کچھہ دیجیے انکا ہے نہین - مگر
خود خیال کرنا چاہیے - بدوؤن کی قلت کثرت پر نظر دہرنا چاہیے - جتنے وہ باخود نا
بہم ہون - اونکے لیے سمن یعنی روغن زرد اور سب چیزین بہم ہون اگر کہی کم ہے تو
سیم سے کچھ نہین تو پہر بلا مہندی بطال کل یوم وال ہے - ہندیون کی جزرسی پہ دال

منزل ثانی بیر عسفان یہان بھی سب طرحکی سامان باؤلی
چشمہ شیرین کوئی یہان رہتا ہے کوئی قافلہ خلیص مقام کرتا ہے -

منزل ثالث بیر قدیمہ یہان آب شیرین و زراعت کے
چیزین بکثرت تجربیت صرف قلت نہین کشت ناسے گندم شعیر و درختہائے
خرما کثیر - مگر مشتاقین زیارت کے سامنے حقیر -

شعر

بیرون حسرت دل امید وصل تو کرد چو گل پا	درود عالم غیر از این بار انباشد ہیچ کشت

منزل رابع رابغ یہ ایک شہر مختصر قلعہ فتح شاہی تیار شدہ بین جہہ ہین حضرت سید
رفیق تہیم ساحب بیا شوال سلطانی جاری ہر طرحکی خبرداری -

منزل خامس بیر مستورہ اس چاہ کی ہر ایک کو جاہ کرنا
چاہیے اس کے پانی کو کحل البصر تصور کرنا چاہیے - یہہ وہ کنوان عظمت الالہ ہے
جس مین جناب رسالت مآب نے آب وضو ڈالا ہے صلی اللہ علیہ
وسلم الوف التحیہ اگر چشمہ آبحیات کہون تو بجا ہے - اور ما سلسبیل سے
تشبیہ دون تو زیبا ہے -

شعر

پھر کبھی برف آب کو ہرگز نہ لاتے یاد دل	وہ خشک پانی کہ ہو منہ سے جسکے شناؤل

منزل سادس رابغ یہان بھی ماہیچلج مل جاتا ہے۔ جدہ سے جو لوگ بغلہ پر آتے ہین۔ یہان اونکا بھی قافلہ ملجاتا ہے اور جو لوگ سدرا وادی کیطرف سے آتے ہین وہ روغن بلسان اصلی لاتے ہین اور یہین سے مکہ معظمہ بھی لیجاتے ہین۔

منزل سابع بیر شیخ محسن یہان سب چیزین موجود حسب مطلب بکثرت قلیب حسب دستور ملک عرب عرب نے ہر جگہ قدرتی حصار بنایا ہے اکثر مقامون مین جبال کو صحرا کیا ہے - سلطان نے مابین حرمین کے ریل جاری کرنا چاہا تھا مگر بجبال حال حیاؤن کے کبھی وہ بسابق اونکی سے نہ بنایا۔

منزل ثامن بیر عباس یہان بھی قلعہ سلطانی کے آثار شاید اس کنوے کو حضرت عباس عم رسول اللہ نے تیار کیا ہے - جابجا معدنیات اور سنگہاے رنگین سرخ زرد و سبز سفید تختہ مین ابار مثل عقیق چمکدار ہر قطع دشت گویا کہ بہشت ہے - یہ بہوجہ بدوی بدوؤن کی یہین سرشت ہے - خدا انہین مقام کی رہ نوردی دے ورنہ -

شعر

دامن بدن خاشاک راہ یار بو سے کا	جگہ صدرین اونچے بیدار ہو دے سے گر گئے

منزل تاسع بیر الشریف یہ اصل منزل دس ہین راہ مین اختلاف مقامات باقیام کیوجہ سے تعداد ایام بڑہ جاتے ہین دو تین روز جابجا راحت کیلئے ٹہر جاتے ہین - یہان سے محبوب خانہ نورانی ہے اشتیاق ملک سے عشق نا

شوق ٹھیرنے نہیں دیتا آگے پڑھتا جاتا ہے اشعار قصیدہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پڑھا جاتا ہے

شعر عربی

ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

مشتاقین جمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا عجیب رنگ — سب کے عجیب ڈھنگ ایکدم ٹھیرنا دشوار بدون کی دیری ناگوار

شعر

وعدہ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

کوئی کہتا ہے آج اونٹ والے نہ چلینگے کیا نہیں رہینگے — روز تو اس وقت چلتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی پہلے نکلتے تھے — افسوس ہمین قافلہ سالار نہیں — حیف کچھ اختیار نہیں کوئی کہتا ہے ہم تو بیٹھتے ہین — کوئی کہتا ہم بھی اونٹ پر چڑھتے ہین —

شعر

خوش آن وقتے و خورم روزگارے	کہ یارے برخورد از وصل یارے

غرض جب تک باخود یا خود ا خودی ہوتی تھی — مین نے اوسوقت سوا ہی درود و سلام و قصائد حسب حال و وقت و مقام دوسرا کچھہ پڑھا یا اور کسی امر مین اوقات ضایع کرنا مناسب نہ جانا اور یہ قصیدہ عربی پڑھنا شروع کردیا —

قصیدہ

بلغ اللہ صلوٰتی وسلامی ابدا	للنبی عربی مدنی تہامی
شمس فضل و ضیاء و سناء اسنی	نور بدر و بہاء و سماء الکرم
بحر لطف و وفاء و سحاب ہطل	طود حلم و وقار و قصور الاکم

كيف تحصى صلوات الامام الحرمين تحصى بدون حصى بكم

رب ابلغه صلوات وسلاما مددا نحو سكان البقيع وبقاع الحرم

ثم اصحاب حنين احد ثم بكر ثم ابناء كرام السيد الامم

اعتمادي ورجائي بشفيع الامم حين يبلى كفنى فوق عظام الرمم

بحساب منازل کے آج دسوین منزل ہے منازل مین گیارہوین ہوگی جہان قافلہ سابق اور یہ قافلہ مل جاوے گا۔

شعر

واعظم ما يكون الشوق يوما اذا دنت الخيام من الخيام

شعر

مدینہ کی تمنا مین شب و روز دل رنجور بے تاب و توان ہے

مدینہ کی طلبگاری مین ہر دم تن بے روح ہے اور لب پہ جان ہے

خیر خدا خدا کرکے قافلہ چلا الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ آج دن مدینہ شریف مین نازل ہونا ہے شہنشاہ کونین کے دربار مین داخل ہونے کا ہے۔

شعر

خوشا روز سعادت مرحبا یوم الوصال باغ حسن گل می کند امروز بعد از چند سال

زہے تقدیر جسکو یہ دولت نصیب ہوتی مدینہ منورہ قریب ہے بس اب اے قلم چلے ادب ہے۔ اور اے زائرین پشت مرکب پر مناسب کب ہے۔ شعر

سر کو قدم بنائیے چلنے کے واسطے خاک اس جگہ کی عطر ہے ملنے کیواسطے

شعر

واذا المطي بنا بلغن محمدا فظهورهن على الرجال حرام

چنانچہ وقت اول نظر پڑنے وفد ابو القبیس کے آپ کے جمال جہان آرا پر قبل از
اناخت بعیر اپنے کو زمین پر گرا دیا۔ آپ نے منع فرمایا۔ پھر آپ نے آتے قریب شہر کے
دور سے مکانات شہر نظر آئے اور سب مکانات سپید ہیں زنگاری قبہ مبارک کا
گنبد سبز مینا کاری کیسی شوکت و شان سے نمایاں جس پر گنبد نیلا آسمان ہزار جان سے
قربان نظر آیا اللہ اکبر —

شعر عربی

هذا قباب هذه يثرب	شعر	انتهى فكن حسن المنى والمطلب
وادخل حجرة احمد مانيا		يا ذوي القفر بغيته المذنب
کوے تو کعبہ ست یا فردوس یا خلد برین		یا گلستان ارم یا جنت الماویٰ این

جوں ہی دروازہ شہر پناہ پر نظر پڑی باب مجیدی سے گاڑی نکلے۔ بسم اللہ کہ کے نقش پناہ پر ہے — انه من سليمان وانه بسم الله الرحمن الرحيم الا تعلوا علی واتونی مسلمین بعدہ معلوم ہوا کہ ایک محلہ درمیان دونوں شہر پناہ کے ہے پہونچے تھوڑی دیر قیام کیا بعد غسل وغیرہ کا اہتمام کیا تھا پھر سب کے ساتھ ہو دوسری شہر پناہ میں زیارت سید الکونین امام الحرمین کے لئے چلے —

شعر

تمہارے کوچے میں جنت کو صاف بھول گئے		جہاں کے سارے طلبگار یا رسول اللہ

دور سے باب السلام پر نظر پڑی دفعۃً ایک نور جس کا آنکھوں کو چکا چوند ہوئی۔ عقل کو دنگ کئی حواس باختہ ہوئے۔ خود رفتہ بے ساختہ ہوئے۔ اور دستور ہے کہ بدون درود پڑھے کوئی بھیتر نہیں جاتے۔ پھر بعد از درود و سلام بصد احترام ڈرتے ڈرتے اندر جو قدم رکھا تو صل علی عجیب عظمت و شان کا مکان ہے تمامی جنت کا سامان ہے ایک انبوہ کثیر روضہ شریف کی جالی سے لپٹا کھڑا ہے کوئی سلام پڑھتا ہے کوئی

سجدہ مین پڑے ہے۔

شعر

اس بزم مین خوشی سے جو ائین جو نصیب	آنکہون کے پردے در کے لگاوین خوش نصیب

الصلوۃ والسلام علیک کا شور ہے زوارون کا زور ہے ہر ایک کو سکتہ ہے ایک دوسرے کا مونہہ تکتا ہے۔ جی مین آتا ہے کہ آنکہونکو جالی کے روزنون سے لگا دیجے۔ اور ہر وقت دیکہا کیجے۔

شعر

در بزم وصال تو بہنگام تماشا	نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

بعد اوس کے چند اشعار حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدہ کے زبان پہ لایا۔

قصیدہ

صل یا رب علی ارفق الناس	منہ للخلق امان من ہیمان الیاس
صل یا رب علی من جاء بالکرم	خص من جاء الیہ بعموم الناس
صل یا رب علی روح رسول	نقتدی منہ علی اثر لہ یا الراس
صل یا رب علی من لا و من مثلہ	طہر القالب فی القلب من الادناس

ابیات

یا رسول عربی شاہ سوار مدنی	بلبل مکہ و بطحا و سہیل یمنی
وہ حریم حرم خاص تو جبرئیل امام	کمترین بندہ درگاہ اویس قرنی

بعد سلام و زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے سرہانے کہڑے ہوکر ایسی عبارتون اور الفاظ سے سلام نے پڑہایا اور رقت قلبی بجا لایا کہ حیط

باہر ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما جب اس آیت کی نوبت آئی طبیعت اپنا مین نرہی ایک مضمون عین الیقین کا نظر آتا ہے عجیب حال ہوتا ہے ۔

شعر

محمد سید ارض وسما ہین	محمد سرور ہر دوسرا ہین
محمد باطن و ظاہر محمد	محمد اول آخر محمد

مگر افسوس کہ محبت مجازی کی برابر بھی محبت حقیقی کا حال نہین ہوتا جسمین ننگ و ناموس مال ومنال کا خیال نہین ہوتا ۔

شعر

عاشق روے بتان یارب مباد ہیچکس	ور کسی عاشق شود باری بتان حسن مباد

خیر خدا اپنا فضل وکرم شامل کرے اپنے اور اپنے حبیب ومحبوب کی محبت مین کامل کرے بعد اسکے شیخین رضی اللہ عنہما بعد اوس کے حضرت جبرئیل علیہم السلام بعد حضرت فاطمہ بنت خیر الانام ۔ اور یہین مسجد شریف سے اہل بقیع اور شہدای احد وحضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کی زیارت ہوا کی جس وقت اذان بلند ہوئی کثرت زائرین دوچند ہوئی جب خطیب اجازت لیکے آگے بڑھا اور منبر شریف پر چڑھا خطبہ پڑھتے پڑھتے روضہ مبارک کیطرف دیکھکر جب یہ عبارت کہ ھذہ بلدۃ طیبۃ ھھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ الحی بعدہ قبر شریف کیطرف متوجہ ہوکر یہ عبارت وردفی الخبر عن النبی الابر صاحب ھذا القبر الاعظم زبان پر لاتا ہے سامعین کے بدن پر رعشہ آجاتا ہے ۔ افسوس کہ یہ کلمہ اب سننے مین نہین آتا یقینا آپ کا حیات ہونا پایا جاتا ہے یکایک منہ پر آتا ہو

شعر

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم	یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم	رحمت کا ہے مقام کہ خاص خدا ہو تم

شعر

یا شہا او ہمارا روضہ کیجانب حضرت النبی	کہتے ہین وقت دعا سنکر شرب جاتا ہی

بعد اوس کے اہل بقیع کی زیارت کے لئے اوسی روز یا دوسرے روز جاتے ہین وہان یہ لوگ آرام فرماتے ہین۔ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ جنکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ درمیان میرے روضہ و قبر حضرت عثمانؓ کے دفن ہونگے جنتی ہونگے۔

اور حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنا قمیص مبارک ہنگام دفن بجائے کفن پہنا دیا تھا۔ و بشارت مغفرت و قرب خدا دیا تھا۔

شعر

مژدہ وصل خدا اگر امید بشنوم	زندگی شود حیات و تن بیشتر از نفخ صور

اور حضرت ابو سعید خدری راوی احادیث مگر یہ دونو قبر احاطہ بقیع سے باہر جانب شمال ہین و نیز حضرت حلیمہ سعدیہ دودھ پلانے والی حضرت رسالت مآب کی بیچ بقیع میں واقع ہے اور بارہ یا تیرہ اصحاب علی اختلاف الروایات شہدائے احد سے ایک جگہ جنت البقیع مین دفن ہین۔

اور نیز حضرت امام مالک اور حضرت نافع و حضرت عقیل ابن ابی طالب برادر حضرت علی اسد اللہ الغالب۔

اور قبہ سات ازواج مطہرات اور بنات آنحضرت علیہ التحیات والتسلیمات

وقبہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور امام زین العابدین وامام باقر وامام جعفر صادق اور حضرت امام عباس علیہ السلام اور ایک روایت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا سب ایک ہی قبہ مین علیحدہ علیحدہ مدفون ہین مگر دفن حضرت فاطمہ یہان پر مظنون ہے اسی جگہہ پر انہین اصحاب بزرگوار کے زیر سایہ مین اپنی والدہ کی قبر کا بھی نشان دے سکتا ہون اور اس کا شکر کرتا ہون ۔ خالق مجھے بھی یہان وسے اور اسی ذیل مین پہونچاوے ۔

شعر

جنت عاشق چو باشد مردن کوے یار	مرغ جانم را جز آن دیوار ورسکن مباد

بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

وقبہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ اس قبہ مین حضرت عثمان ابن مظعون وعبد الرحمن ابن عوف وسعد ابن وقاص بھی دفن ہین ۔

بعد اوس کے قبہ عمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قریب جنت البقیع کے ہے تمامی قبون پر حروف طلائی سے نام لکھے ہوے ہین یہ بیرون چہار دیواری ہے ۔ مگر قبہ بہاری ہے ۔

وقبہ حضرت اسمعیل ابن امام جعفر صادق بقیع سے جانب مغرب ہے

بعد ان سب زیارتون کے آگیا دن یازدہم فاتحہ جناب غوث پاک کا جو ہر مہینہ میرا معمول ہے ۔ اور کیا مین اس محفل کو بمقابلہ روضہ شریف کے اصحاب صفہ کے چبوترہ کے قریب جو ایک جلسے معقول ہے ۔ اور نہین مین تحریر کر سکتا اوس لطف کو جبکہ قصاید انکے شان مین بطور خطاب حاضر کے پڑہے جاتے تھے اور اشعار ہے

آپ کی قبہ شریف کیجانب کئے جاتے تھے کہ آگے حسب موقع یہ اشعار حضرت غوث بال
سکے یاد ۔

شعر

مہر و مہ یار روشنی از پرتو رخسار تو	بے رخت ہرگز چراغ مہر و مہ روشن مباد
آرزو دارم کہ در عشقت تن بیمار من	خالی از افغان و زاری فارغ از شیون مباد

اور تہا جہاڑ فانوس روشنی و بخور کا خاص آپ کے روضہ مبارک کے حضور کا ۔ اور شریک تھے اس محفل میں بہت سے بزرگوار مدینہ منورہ کے از قسم عرب اور پڑھے جاتے تھے قصائد کثیر بلحن عجیب ۔ خدا سب بہرہ ور ان کاوے ۔ اور ان کیفیتوں کو دکھاوے بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

زیارات حوالی مدینہ منورہ

مسجد قبا اس میں ایک مقام طاقۃ الکشف اوس کا نام ہے کہ مہاجرین مدینہ منورہ نے بروز حج حسرت کی تہی آپ نے وہین سے عرفات کے میدان میں داخل کرا دیا۔ خطبہ حج میں شامل کرا دیا۔

دوسرا مقام نشست گاہ ناقہ مبارک کا جہان پہلے آکر ناقہ حسب حکم الٰہی بیٹہا تہا

تیسرا مقام نزول آیہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین اور ایک ندی ہے سبیل مالشہ اسی قبا کے جبال سے جاری ہے دوسرے سیل ابوجیدہ مگر کچہہ کہاری ہے ۔ دو ندی مل جانے کا مقام باغ مرطبین ہے ۔ گویا کہ یہیں مجمع النہرین ہے ۔

بعد اوسکے خاسکیہ و مرادیہ میں ہو کر محلہ سے بہتی ہے ۔ پل حوض برکہ مصری

بنائے جبل ہی ہے
عین الزرقہ جسکا منبع بیر خاتم سے ہے آب شیرین و نہایت ہاضم ہے —

شعر

جابجا نہرین روان پانی کی باصد آب و تاب		جوش نہانے مین عجب انداز سے ہے آب و تاب

مسجد جمعہ جس مین مکہ معظمہ سے یہین آکر جمعہ آپ نے پڑھا تھا —
و میدان — خاک شفا جہان شہید ہوئے تھے و زخم اچھا ہوگیا تھا اور میدان
کی یہ خاک شفا جملہ امراض مین ہر ضعف مین لگاتے ہین —
و مسجد الشمس اسی مقام پر عصر کا وقت تنگ ہوگیا آپ نے دعا کیا آفتاب
ٹھہر گیا —
و مسجد حضرت علی و مسجد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما یہ دونون قریب
قریب واقع ہین —
و مقام عمرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی شہر کے باہر ہے —
بیر خاتم جس کنوئے مین انگوٹھی آپکی گر پڑی تھی و درختان کھجور جسے آپکے [illegible] کرکے
پھر سرسبزی حاصل کی —

شعر

نخل بستان مدینہ زتو سرسبز مدام		زان شدہ شہرۂ آفاق زشیرین رطبی

و مسجد بنت النجار حالات سب کے اگر مفصل لکھے جاوین تو اس مقام پر
مقصد اصلی رہ جاویگا لہذا اختصار کیا گیا نقشہ جو مدینہ منورہ کا اس کتاب مین ثبت
کیا جاوے گا اوس مین مفصل حال بقید سمت و فاصلہ کے آسانی ناظرین کیلئے
قلمبند ہوگا علاوہ اسکے نقشہ ہائے عکسی حرمین استنبول سے کھنچے ہوئے [illegible]

و نیز یہی دوسرا لکھو اگر بدیہ ناظرین انشاء اللہ ہو گا -
و هذا ہ سید نا حمزہ رض و مکان شهادت دندان مبارک قریب جبل احد
مین گنج شہیدان ہے - ایک ہی لحد سے بروز حشر سب کے اوٹھنے کا سامان ہے -

شعر

سر برآرند یہ دل بر آتش و چشم پر آب	پر وہ محشر بدر زعاشقان چون از لحد

و مسجد الفتح جہان آیہ یاایہا الذین آمنوا افسحوا فی المجالس نازل ہوئی
و مسجد قبلتین جہان آیہ قد نریٰ تقلب وجہک فی السماء
نازل ہوئی فلنولینک قبلۃ ترضہا تک آپنے توقف کیا جب آدہی وقت
حکم آیا فول وجہک شطر المسجد الحرام عین نماز مین آپنے منہ جانب
کعبہ کر لیا -
و مسجد فتح و مسجد الاحزاب - مسجد سلمان فارسی - و
مسجد حضرت ابوبکر - مسجد حضرت علی رض و مسجد نبی حرام
قریب قریب واقع ہین -
و مسجد بنی ظفر جسے سفرۃ النبی بہی کہتے ہین یہ دوسری طرف واقع ہے
جو سات پیالہ کرکے مشہور ہے او نمن تبرکا کچہ کہا لینے کا دستور ہے -
و مسجد الاجابہ اوسکے بعد ہے - یہ مسجد بہی مقبول ہے اور منجملہ آثارات رسول مقبول
ہے - صلی اللہ علیہ وسلم
و ایک مقام زیارت بیت الحزن ہے جو جنت البقیع مین حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے بعد رحلت جناب رسالت مآب واسطے گریہ و زاری کے قرار دیکر مخفی طور پر
غم و الم فراق کہتین اور یہیں تشریف لاتی تہین -

ابیات جناب غوث پاک

کاسۂ سر شد سفال ۰۰ دیدہ گریان ہمان — تن ملکوت خاک گشتہ و نالہ و افغان ہمان

بہ بخت اہد گشت عالم زانکہ گر گریم بسے — بخت من باشد ہمان بے مہری عیان ہمان

کہ بعد چندے آپنے بھی انتقال فرمایا آپ ہی کیجانب ارتحال فرمایا۔

بعد فراغت جملہ زیارتونکے قصد کیا مینے ایکروز دار المحکمہ کا کہ دریافت کرون وہانکی عدالت کے حالات۔ اور دیکھون کیفیت وطرز ہیئتی مقدمات۔ پس گیا مین محکمہ مین۔ بس بڑی مہمانداری وخاطرداری کی میری اہالیان دربار نے۔ حالانکہ نہ تہا مین اسکا سزاوار۔ پس دیر تک دیکھا گیا اور سنا گیا تقریر فریقین کی جو زبان فصیح عرب مین کرتے تھے اور غور کیا مینے حاکم کیجانب تو بڑی نرمی وخوش کلامی فریقین سے کرتے تھے اور دیکھا مینے دفتر مین سب طرح کے قواعد اور کتاب نقل دستاویزات اور بہت سے کاغذات چنانچہ رکھتا ہون مین اپنے پاس اسوقت کاغذ عرضیدعوے ڈنکٹ ڈاک ونیز دستاویزات کا منجملہ تبرکات۔ اب سنئے مسجد شریف کے حالات

شعر

گرچہ صد مرحلہ دور است زپیش نظرم — وَجْهُهُ فِي نَظَرِي كُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِي

ابیات اردو

جو مدینہ کے مکانونکی کریگا تعریف — ہے یقین اوسکا مکان جنتِ ماوا ہوگا

ہمکو امید قوی ہے کہ صفِ محشر مین — تیرے مداحونکا ایک رتبہ اعلا ہوگا

اب بذوق خاطر سنئے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ مین بسواری ناقہ داخل ہوئے۔ مہاجرین وانصار کو مسرت تہاے کمال وابتہاج حاصل ہوئے۔ ہر ایک عرض کرنے لگا کہ میرے گہر کو قدوم فیض لزوم سے منور فرمائ

ہلوگ مشتاقین کیطرف عنایت کی نظر فرمائیے - اور ایک دوسرے سے کہتے -

شعر

ایکہ میگوئی نداوم دل بخوبان ہیچکہ	سوے سید آن آئے و ترک شہسوار من نگر
سینہ ام بیں داغ و چہرہ گل گل از خوبان شکیل	یک زمان سوے من آ باغ و بہار من نگر

اور ہر شخص بزبان شوق عرض کرتا اور ناقہ مبارک کیطرف خطاب کرکے کہتا -

شعر اُردو

ناقہ نازنین ذرا تو تھم	اسی امید پر پڑے ہین ہم
ماہ محمل نشین کی تجھکو قسم	یہانسے اوٹھے نہ ٹہرے کے قدم

شعر فارسی

آہستہ خرام بلکہ مخرام	زیر قدمت ہزار جان ست

آپ فرماتے کہ ناقہ میرا خدا کیجانب سے مامور ہے مجھے بھی خدا کی اطاعت منظور ہے - جہان یہ بیٹھے گا میرا مقام ہے - اس مین کیا بحث کیا کلام ہے - غیر لوگ منتظر تھے کہ ناقہ بہ کہ پہلو نشنید و کدامین گل انبساط مے چیند کہ ناگاہ ایک اوس اونٹنی نے جاکر ایک یتیمون کی زمین قرار لیا آپنے وہین نزول اجلال فرماکر شکر پروردگار کیا - اور اوس زمین کو مول لے ہموار کیا بعد چندے درختان کھجور بے موقع کو قطع کرکے قطعہ مسجد نکالی - اور یہ جو ہی انکی بنیاد ڈالی - دیکھئے خدا اور اوسکا رسول کیا یتیمی پسند ہے - کسکو اور کس زمین کو قبول کیا جسکا اب تمام عالم آرزومند ہے القدرۃ للہ یہ وہی یتیمون کی زمین ہے جو آب تابین سامان و تزئین خلد برین مسجود عالمین قبلہ اہل یقین کعبہ عارفین از ہمہ افضل زمین روضہ مطہرہ رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین ہے - شعر

مسجد عالی کا عالم عالم بالا یہ ہے	مسجد ختم رسالت رتبہ اعلا یہ ہے

اور اندازۂ ادراک و گمان سے باہر	اوسکے اوصاف مین تقریر و بیان باہر

جنوباً اور شمالاً چون گز طول اور عرض شرقاً و غرباً ساٹھہ گز بزمانہ
رسول مقبول تہا — بعد فتح خیبر آپکا از سر نو تعمیر مسجد کا ارادہ ہوا چنانچہ سنہ ہجری
مین سو گز طول مسجد زیادہ ہوا بعد اوسکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے کسی انصار کا گہر دس ہزار درہم کو مول لیکر آنحضرت کو دیا آنحضرت نے داخل مسجد شریف
کر دیا اور اپنے دست مبارک سے اینٹ رکہی اور حضرت ابوبکر
اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی حسب الحکم اینٹین
اوس مین رکہین اور مسجد قبا مین بھی یون ہی اتفاق ہوا — اور اوس مقام پر کشف کا
بھی ایک طاق ہوا — لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیت مین کلام ہے
کہ اوس وقت تک وہ حبشہ سے تشریف نہ لائے تھے — سنہ کا مقام ہے اور امام احمد
رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ
اصحاب اینٹین لاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکام مین
شرکت فرماتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک بار دیکہا ہون
کہ قبلۂ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شکم سے سینہ تک اینٹین اوٹہائی جاتی ہین —
تن نازک پر اینٹ اوٹہائی جاتی ہین — مین نے عرض کی مجھکو دیجیے مین لیجاؤن —
ارشاد ہوا کہ اینٹین بہت ہین تم بہی لاؤ یہ مجھے لیجانے دو — آہ مین تو ان خشتونکو
صرف ہمسائے ذوالجلال اور تماشائے جمال کے لیے اوٹہاتا ہون جسکا حاصل ہونا
یہان اور بہی جنت مین پاتا ہون —

شعر

بر کنند مستان حضرت قصر ہا را خشت خشت	گر تماشائے جمال حق نباشد در بہشت

سے مشام جان مشتاقان معطر مے شود گر نباشد بوئے او در جنت عنبر سرشت

سولہ سترہ مہینہ تک پہلے بنا سے قبلہ **بیت المقدس** کی طرف رہا جب کعبہ قبلہ ہوا **حضرت جبرئیل** علیہ السلام نے حسب الحکم ذو الجلال والاکرام پہاڑون اور درختون کو اوٹھا دیا بنا سے مسجد نبوی کو سر آب رحمت کے مقابل کردیا اور بنا محراب کی و نیز نقاشی و تکلفات بحساب کے عمر ابن عبد العزیز کے وقت سے ایجاد ہے اور بعد کو منبر کے بھی بنیاد ہے چنانچہ جو حال تعمیر منبر و محراب ہے بہ تفصیل آگے درج کتاب ہے۔ آپکی نظر عالی مین تکلفات دنیاوی فضول تہا۔ بس ایک لکڑی کہجور سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑہنے کا معمول تہا ایک صحابی نے تین زینہ کا منبر لکڑی کا بنایا جب آپنے اوس منبر پر قدم رکہا وہ لکڑی شق ہوگئی اور اوس مین آواز رونے کی مانند آواز ناقہ کی پیدا ہوئی اور مفارقت مین شیدا ہوکر نالان گویا ہوئے ۔

شعر

شاخ گل از ناز کی بار یادم مے دہد	برگ گل زان گلرخ رخسار یادم مے دہد
داستان تیشہ فرہاد و کوہ بیستون	خار خار سینہ افگار یادم مے دہد

یہانتک کہ جتنے صحابہ تھے اوس کی آواز سے سبکو رقت قلبی ہو پیدا ہوئی آپ منبر سے اوترے دست شفقت اوسپر پہیرے اور ارشاد کیا کہ اگر تو چاہے یہین رہنے دون ورنہ حکم الہی سے بہشت کا درخت کر دون کہ ہمیشہ جنت کا پانی پایا کرے۔ اور سب بہشتی تیرا پہل کہایا کرین بعد ایک لحظہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ اوسے بہشت کا رہنا قبول ہے۔ چنانچہ وہ دفن مسجد نبوی مین منتقل ہے اور وہ منبر خلفاے راشدین کے زمانہ تک

اوسی طرح رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوشش کپڑے کی چڑہایا
بعضے کہتے ہین کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اور چہہ زینہ بڑہایا - منبر نبوی
کو اوپر کیا اور یہ قرینہ ہوئے کہ سب منبر کے نو زینے ہوے - عباسیون نے
جدید منبر بنوایا اور منبر نبوی کی لکڑی باقیماندہ سے تبرکا کنگہیان بنوایا سنہ ۶۵۴ ہجری
مین وہ منبر بہی آتش رسیدہ ہوا - بعد اوسکے ہر بادشاہ کے وقت مین اوس منبر کا
اہتمام بطرز جدید ہوا آخرکار نوسے اٹہانوے ۹۹۸ ہجری مین سلطان **مراد خان**
بادشاہ روم کے حکم سے سنگ رخام کا بنایا گیا اور اوسپر قبہ منقش و بانات کا ڈہلا ہوا
جمایا گیا -

شعر

ابتو وہ منبر کا عالم عالم تصویر ہے	اوسکے وہ صل علی کیا مستقل تنویر ہے

حضرت **ابوبکر** رضی اللہ عنہ کو جہاد سے اس کام کی فرصت
نہ ملی اور حضرت **عمر** رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت ملی کہ سنہ ۱۷ مین مغرب و جنوب
و شمال کیطرف بڑہایا اور حضرت **عثمان** رضی اللہ عنہ نے سنہ ۲۹ مین
بڑہایا اور سب عمارت اور ستون پتہر کے بنایا پہر **عمر بن عبد العزیز**
نے جو حاکم مدینہ منورہ کا تہا بموجب حکم ولید بن عبد الملک بن مروان مسجد نبوی
کو سرنو سے بنوایا اور جتنے گرد مسجد کے مکانات و حجرہ ازواج مطہرات کے تہے
سب مسجد مین داخل کیا اور خوب منقش کرکے یہ نعمت حاصل کیا پہر **مہدی**
نے سنہ ۱۶۱ ہجری مین کہ خلفاء عباسیہ سے تہے شمال کیطرف دس ستون بڑہایا
پہر سنہ ۲۰۲ ہجری مین **مامون رشید** نے کچہہ بڑہایا اور جہان
روضہ شریف ہے اور **قبلہ کونین** صلے اللہ علیہ وسلم کا

وہی سابق مین آپ کی سکونت کا مکان ہے۔ مگر انہو لامکان سے بہی زیادہ اسکی شان ہے۔

شعر

ما کہ سرمست صبغت اللہ ایم	جاے ما باغ لامکان آمد
عاشقان درجہان نمے گنجند	این قفس چون ترا مکان آمد

اور دونون یار باوفا جان نثار باصدق وصفا وہین آرام فرماتے ہین۔ یہہ گہر پیشتر حضرت **عائشہ** رضی اللہ عنہا کا تہا جب آپ اوس مین دفن ہوے اوسیطرح رہا حضرت **صدیق** رضی اللہ عنہ نے نہ مسجد کو چہیڑا نہ روضہ شریف کو گہیرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچہہ اینٹ سے بنایا۔ عمر بن عبدالعزیز نے حسب الحکم ولید کے ہنگام تعمیر مسجد شریف حجرہ شریف کو بہی نقش دار پتہرون سے بنایا اور گرد اوس کے اور ایک دیوار بنایا۔ اور اوس چار دیواری مین دروازہ نہین کیا۔ اور بعد تیار ولید کے روضہ شریف کے اندر جانا موقوف ہوا ہر شخص تعظیماً باہر سے سلام ودعا مین مصروف ہوا لیکن بعضون نے لکہا ہے کہ سنہ ہجری مین ایک آواز روضہ شریف کے اندر ایسی ہوئی جیسے کوئی چیز گرے اور ایک شخص مشائخ صوفیہ کی قسمت بہری کہ اوس تابدان سے جو روضہ شریف مین تہا اندر داخل ہوئے اور جاروب کشی سے اونکو سعادت دارین حاصل ہوئی آخر زمانہ مین متوسے عمارت نے کسی خواجہ سرا کو ساتہہ لیا اور اوس زمین عنبر آگین کو صاف کیا۔ سنہ ۵۵ھ مین جمال الدین اصفہانی نے کٹہرا صندل کا لگایا جو حجرے کے گرد حجرہ شریف کے بنایا۔ اور اونہین دنون مین شریف ابوالہیجا نے کہ بادشاہ مصر کا وزیر تہا ایک چادر سفید دیبائی مصری کہ تمام اوسکا منقش تہا اور ریشم سرخ سے

سورہ یس تحریر تہا بموجب حکم مستفتی باللہ کے روضہ شریف پر چڑہا کر ایک طرز جدید نکالی پہر جو بادشاہ ہوا اوس نے ایک چادر ڈالی کہ اب تک وہی رسم جاری ہے ایک پردہ سبز ریشمی بہاری ہے

ابیات

مظہر نور تجلی پردہ دربار ہے	غیرت خط شعاعی اوسکا اک اک تار ہے
ہیبت و شوکت ہے کیا پردیکہے زخمی جاں گئی	گر نہو رحمت کا پردہ کون دیکہے آنکہ بہر
جسنے پردہ سے زیارت کی وہ حیران ہوگیا	سر جہکا کر آسمان پر دل و جان رہگیا
پیک دانش کا یہان جلنا پر پروانہ ہے	پردہ محبوب رب العالمین کا راز ہے

پہر ۸۶۱ھ مین قلاون صالحی کے عہد مین گنبد مسجد کی بہت سے اونچا جیسا کہ اب موجود ہے اور وہین حضرت کا وجود باجود سے ظاہر ہوا

شعر

وہ نبی کا سبز گنبد مطلع انوار ہے	بس مذہب اور مطلا اور مینا کار ہے

پہر ۸۸۶ھ مین ملک قائتبائی نے کہ بادشاہ مصر تہا مسجد شریف کو بنا کیا اور مشرف بحج و زیارت ہوا بعدہ سلیمان خان رومی نے دسوین سیکڑے مین روضہ شریف کے اندر سنگ رخام سے فرش کرادیا کہ اب تک یہ سب بنائین پورانیان تہین کہنہ کہانیان تہین سلطان عبد المجید خان کے وقت مین وہ شخص روبرو قبل کونین زیارت پڑہ رہی تہی کچہہ مٹی چہت سے گری ایک شہید دوسرا زخم رسیدہ ہوا مگر ایک حرف شکایت زبان پر نہ آیا بلکہ یہ شعر حسب حال معرض بیان مین لایا شعر

روز ابر است چنین داری چو سبزر کاسہ	گر بجائے قطرہ سنگ از ہوا آید خوش است
راضیم از ہر چہ پیش آید بدرد عشق تو	گر ہمہ بر جان من درد و بلا آید خوش است

خیر حکم تعمیر مسجد نبوی صادر ہوا ایک امر زیادہ تر یہ نادر ہوا کہ ایک درویش نے
جانب شمال مدینہ منورہ کے دامن جبل مین سنگ سرخ دکہادیا جب تک کام ختم
نہوا وہ پتھر ختم نہوا ۱۲۷۷ ہجری مین کہ راقم کو عین عید رجبی مین اتفاق زیارت
ہوا کہ سقف پتہر گا تیمنًا شریک عمارت ہوا اوس وقت باب مجیدی مین کام بنتا تہا
مینے بہی وہان کام کرنے کو اپنا افتخار سمجہا پس جو ہیئت وصورت مسجد شریف کی
اب موجود و تمام عالم کے مسجود ہے عرض کرتا ہون سنئے ۔ مسجد نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم قبلہ کیطرف یعنی جانب جنوب بارہ درجہ کا دالان ہے ۔ بڑا اوس مین
سامان کیے ۔

ابیات

رحمت عالم کا وہ دربار عالیشان ہے	جلوہ دیدار پر جس کے تصدق جان ہے
ہر در و دیوار پر ایک عالم تنویر ہے	سرنگون جسکے رقم سے خامہ تحریر ہے

پہلے درجہ مین محراب مصلی حنفی عجب خوشنما ولاثانی ہے جسکا نام محراب عثمانی ہے
اور اوس دالان مین سولہ در ہین اور باقی سب درجون مین اٹہارہ اٹہارہ در ۔
پہلے درجہ مین دو در کم ہونیکی یہہ وجہ ہے کہ مغرب ومشرق کے کونے پر ایک
ایک حجرہ بنا ہے ۔ اوسمین زینہ منارہ پر چڑہنے کا بنا ہے اور مشرق کیطرف جو
حجرہ ہی اوس کے دروازہ پر سونے سے کہدا ہے کہ **یا حضرت**
بلال حبشی کسواسطے کہ موذنی حضرت بلال کا عہدہ تہا ۔ پہلے
موذن اسی منارہ پر چڑہکر اذان کہتا ہے شیخ المؤذنان اسی پر رہتا ہے تیسرے
دالان مین باب السلام سے مشرق کیطرف ایک محراب چہوٹی سی **سلیمان خان**
پاشا سلطان روم کی بڑے اہتمام اور دہوم کی ہے ۔ بنا ہوا منبر حضرت

قبلهٔ دو عالم اوس کے بعد محراب خاص **رسول الله** صلے الله علیه
وسلم اوسکے بعد روضه مبارک تیسرے دالان سے بصد زیب و اهتمام ہے
چھٹے دالان مین تمام ہے - ساتوین دالان مین روضه شریف کی برابر بعد روضه فاطمه
رضی الله عنہا کے چبوتره سراسر ہے یہان **رسول خدا** صلی الله علیه
وسلم کی نماز تہجد کا مقام ہے آٹھوین نوین دالان کے مقابل **باب جبرئیل**
علیه السلام ہے - اور دسوین سے بارھوین کے مقابل تک چبوتره بنا ہوا ہے -
اوسمین صدہا کلام الله رکہا ہوا ہے لوگ تلاوت کے لیے خواجه سراؤن سے لیتے ہین
بعد الفراغ پھر وہین رکھدیتے ہین - یه چبوتره اصحاب **صفه** کا مشہور ہے جسکی
اجرا سلسله صوفیه نزدیک وہ ہے - اور منبر شریف کے سامنے دو مکبرے -
ایک پانچوین دالان مین دوسرا اوس کے برابر بارھوین دالان مین اونپر مکبر کھڑا ہوکر
تکبیر کہتا ہے - دکھائے مشتاقین کو تکبیر کرتا ہے - جو منبر سے قریب بڑا ہے - وه
چھوٹی چھوٹے ستونون پر کھڑا ہے - ان ستونون سنگ مرمر مین ایسی جالی کاٹی ہے
جیسے کوئی کاغذ مین کاٹتا ہے اتنی ریلے ہے کہی جاتا ہے آنکھین کو دیکھا کیجے
زیاده کہانتک بیان کیجیے - اور دوسرے مکبری کی چھت مسجد کے ستونون مین
جڑی ہے اونکے سہارونسے کھڑی ہے - اور اسی جنوبی دیوار مین روضه مبارک کی
برابر دو گز اونچی پر ایک کھڑکی بڑی ہے اور ہر دالان کے مقابل چھوٹی پڑی ہے -
اور روضه مبارک کے اوپر ایک شبکه نمودار ہے - اوسی جانب سے نزول رحمت
بیحد و شمار ہے - اور اس مقام پر کوئی دریا باب نہین - اور قبه شریف
سے تا لسما چه معنی بلکه تا بخدا کسی قسم کا پرده و حجاب نہین -

شعر

بے حجابانہ درآ از در کاشانہ ما	کہ کسی نیست بجز درد تو در خانہ ما
شکر للہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست	آفرین باد برین ہمت مردانہ ما

اور روشنی کیلئے لوہے کی جالی عجیب ڈھنگ کی اوپر سالی ہر رنگ کی چھوٹی بہت خوبصورت اون مین جڑی ہین اور اوسکو ہاہر کڑی ہین - اور مغرب کیطرف بڑا دالان ہے - یہہ بھی بہت بڑا مکان ہے - اور ہر دالان مین تیرہ در ہین اور اسی طرف **باب الرحمن باب السلام** جدہر سے زائرین کا گذر ہے باب الرحمن کے ایک کواڑ پر یا مفتح الابواب کا طغرا عکوس لاجواب ہی اور دوسرے کواڑ پر افتح لنا خیر الباب ہے اور درمیان طغرا کے سلطان عبد المجید خان کا نام ہے عجیب عمارت و عجیب کام ہے اور شمال کیطرف کو دوہرا دالان ہے - لیکن مکان کی جانب سے اور ہر دالان مین سات در اور اسی طرف باب مجیدی تعمیر کردہ سلطان **عبد المجید** ہے - یہ دروازہ جدید ہے اوسکے دونون کواڑ پر طغرا حسنات عدن مفتحة لهم الابواب بنا ہے اور دروازہ کے بائین طرف دو مکان بنے ہے ایک مین روشنی کا کارخانہ ہے دوسری مین خواجہ سرا انکی رفع حاجات کا ٹھکانا ہے اور مشرق کیطرف بھی دوہرا دالان ہے - اسکی بھی عجب شوکت و شان ہے اور ہر دالان مین تیرہ در ہے اور اسی طرف باب **جبرئیل و مفتحة لهم الابواب** کا طغرا سر ہے - خدا کا شکر ہے کہ وہ در جنکی جبرئیل دربان ہین اب نصیب ہم امت عاصیان ہی ہے

شعر

اندر آن خلوت کہ در وی رہ نیابد جبرئیل	بے سر و پا پیش دوست اکثر ہمہ رویم

زہرہ مارا سیر از تہ بابا نیکوئے
ما اگر نیکیم و گر بد ہم بدان در مے رویم

اور باب النسا بھی اسی طرف اور وہی طغرا باب الرحمن کا الکبر ہے اور اسی طرف
روضہ شریف کی برابر تین کہڑکیان باہر ہین اور اوسمین سیخین لوہے کی سرا ہین
اور باب النسا کی برابر لوہے کا کٹھرا سبز عورتونکے نماز پڑھنے کا لگا ہے ۔ اور چارکونون
پہ چار سینارہ تیار ہین ۔ اور باب الرحمن کی برابر باط سلطانی مین پانچوان منارہ نمودار ہے
اور صحن مین ایک چہوٹا سا باغ ہے ۔ جس سے باغ ارم کو داغ ہے اوسمین چہہ درخت
کھجور کے آپ ہی کی حضور کی اور ایک بیری کا اور ایک مہندی کا اور ترکاری گوبھی وغیرہ
اوسمین پیدا ہوتی ہے آن درختونکی اصل حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے وقت کی تخم کی ہی پیدا ہوتی ہے ۔ جب درخت پرانا ہوکے گر پڑتا ہے اوسی
بیخ مین دوسرا لگا دیا جاتا ہے ۔

شعر

تحیہ و باغ اینہمہ سبزی بہار
اشجار و برگ و سبزہ و سنبل محمد است

باغ کے مشرق کے کونے پر کنوان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے
اوسپر کا چھوٹا سا کٹہرا بنا ہے اوسی جگہہ بیل ہے ۔ راہ جنت کی دلیل ہے ۔

شعر

روئے وہ صاف کوثر کے یہاں جاری ہیں
یادآوے دیکھے جو تسنیم کوثر سلسبیل

لوگ تبرکا پانی پیتے ہین ۔ چاہ زمزم کا سا اس کنوئے کا پانی ہے ۔ لوگ کہتے ہین کہ
زمزم ثانی ہے ۔ اگلے دن وہ پیتے تھے آب خوان جگہ پیتے ہین اور سرکار ہی ہے ۔

قطعہ

یاد باد آنکہ سر کوی تو ام منزل بود
دیدہ را روشنی از خاک درت حاصل بود

در دلم بود کہ بی دوست نمانم ہرگز	چہ توان کرد کہ سعی من و دل باطل بود

خیر مقصد حاصل ہوئے از بہر ادائے۔ باز آمدم بمطلب طول مسجد کا جنوباً شمالاً دو سو [illegible] قدم اور عرض شرقاً غرباً ایک سو پچاس قدم ہے کل مساحت تیس ہزار پچاس قدم ہوا ہے۔ اور تیاری اور آراستگی مسجد کے لکھنے کی تشریح کی حاجت نہیں جو کچھ لکھ سکے یا زبان سے کہہ سکے۔ خدا کی کبریائی ہے اوسکی قدرت نے ایسی مسجد بنائی ہے ایک باب السلام دیکھو تو ہفت اقلیم کی عمارت نظر سے گر جائے۔ مسجد اقصیٰ کا عالم آنکھوں میں پھر جائے۔ یہاں کے سامان و لوازمہ دیکھکر شاہی عمارات و [illegible] نظر آتے ہیں۔ مشتاقین حضرت کبھی عمارات شاہی کو بھی دل میں کب لاتے ہیں۔

شعر

تا شدم دیوانہ چشم قیصر شد ویرانہ است	آسمان نیم ذرہ از شاخ ایوان من است

در [illegible] کا [illegible] ہے اس کا کیا مذکور ہے۔ آب و طاہر [illegible] کہ دروازے کا [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] کہ زعفران کا [illegible] فرہاد کی دل خراش شیریں [illegible] بہتر از جوئے شیر [illegible] افضل [illegible] پھول [illegible] گلستان سے عجیب ہے کہ پتھر کا چمنستان ہے [illegible] کا چمپا کھلا ہے۔ [illegible] کیا رشک ملا ہے۔ گو انگور و انار میں بہار اگرچہ دیکھنے میں چھپا ہوا ہے۔ لیکن خوشبوئی اور صفائی میں بہ از وہ میں [illegible] کے ورق کتر کے پھول [illegible] اوس میں جمائے ہیں۔ ایسے برابر لگائے ہیں کہ بیل اور لکڑی [illegible] ایک چنبیلی کا چمن دکھائی دیتا ہے۔ دوسرا باغ سوسن کی لہر لیتا ہے ایک پر لکھا ہے فَادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِين۔ اور دوسرے پر لکھا ہے۔

إن المتقين في جنات وعيون ○

ابیات

مشہور ہے جو عرش جلوہ خانہ ہے تیرا	کہتے ہین امکان جسے کاشانہ ہے تیرا
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

باہر دروازے کیطرف مدرسہ **محمود خان** مرحوم سلطان کا ہے
بڑے ساز و سامان کا ہے اور دوسری طرف حوض شہر کا تبع وضو کرنیوالوں شہر کا
اور اسی دیوار مین جسکی برابر باب السلام ہے اور محراب امام ہے قد آدم سے کچھ بلند
بہت زیبا عالم السند سورہ برات انما یعمر مساجد اللہ سے واللہ لا یہدی
القوم الفاسقین تک ہے اوس کے صدق اللہ العظیم و صدق رسولہ
الکریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم اجمعین کھودا ہے —
اور محراب کے بازو پر تمام کر دیا ہے اور دوسرے بازو سے سورہ بقرہ سے یہ رکوع
مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل
سے شروع کیا ہے زمین سرخ رکھی ہے حروف پر سونا چڑھا ہے واقعی ایک طلسم بنایا
ہے اور اس سے ایک بالشت نیچے پتھر پر انا فتحنا تراشی ہے — واللہ زیادہ کہنا
تو صنع خراشی ہے — لیکن عجب حسن پایا ہے خدا کے کلام کو چمکایا ہے — اس طغرا
محراب کے گرد گردش کھائی ہے — خدا کی قدرت دکھائی ہے عقل مین نہین آتا کہ
کس قلم سے یہ حروف نکالے ہین — یا کسی سانچہ مین ڈھالے ہین — جو دیکھنے
والے ہین کہتے ہین کہ یہ حرف عالم سے نرالے ہین — اس کاتب نے لوح محفوظ
سے چرالایا ہے یہان لا کے جمایا ہے — اگر یاقوت رقم زندہ ہوتا تو ہم سے
کی کتنی کہا کے مرجاتا یا آپ کو ان حرفون پر نثار کرتا — محراب مین ایک طرف اللہ

دوسری طرف محمد صلی اللہ لکھا ہوا ہے۔

شعر اُردو

خاص محرابونکی نقاشی وگلکاری کا حال | ہوسکے کس سے بیان ہے یہان بانِ نطق لال

اور کسی ایک اور بھی طغرے اوس مین لکھے ہوئے ہین۔ اور اوسکی چوبی پر ایک قمر بڑا ہے۔ بیدون طغرا کی جڑا ہے۔ ہر ایک محو دیدار اور لب پہ یہ گفتار۔

ابیات

ہر کہ در پیش تو بر خاک بمالد رخسار	ملک گوئین مسخر بود ش لیل و نہار
دگران گر بقدم بر سر کوئے تو روند	من بسر بر سر کوئے تو روم مجنون وار

اور باب السلام کے پاس جو در ہے اوسکی طرز جدی ہے دونون طغرے کے اوپر یہ آیت کھدی ہے وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ

اور منبت کا تو یہ رنگ ہے کہ چرخ مینائی دنگ ہے۔ ایسا مینا بنایا ہے کہ مینا بازار کو شرمایا ہے۔ ہر جگہا ایک نیا گلزار ہے۔ جسکو خزان کا خوف نہین دوازدہ ماہ بہار ہے اور سونا تو سونا ہی ہے۔ لیکن جہان سونے سے سروکار نہین اوس جگہہ کی سادہ کاری قابل اظہار نہین۔ وہان ستونون کا یہ ڈہنگ ہے کہ کندن دنگ ہے صاف ایسی کہ سنگ مرمر یا سنگ کو نہ پہونچے تو وضع ایسی کہ کوئی اونکے ڈہنگ کو نہ پہونچے۔ بہاری ایسی کہ بجا ہے خوبصورتی مین گو نہ دیا گونا گون ہین۔ فرعون نے اپنے مکان مین سنگ مرمر کی ستون لگائی تہی۔ اور شداد نے عدن مین چاندی سونے کے بنوائے تھے۔ اگر ان ستونون کو دیکھتے تو چہاتی پر پتھر رکھ لیتے اور اون ستونون کو اپنے سر سے صدقہ کردیتے بہلا انکی اونکی کون مناسبت خاک کو

پاک سے کیا نسبت آخر یہ ہیبت ان کو وقار تکی اونکے دلمین سمائی کہ سوا تو اسکے کچہہ نہ بن آئی کہ عدن والون نے نیچے عرش کے پناہ لی ۔ اور فرعون والون نے کعبہ کی پناہ لی ۔

شعر

نے لقائے تو ہواداری کہ خرم شود	در ہوائے غرفہائے قصر جنات النعیم
آب حوض کوثر اندر سایۂ طوبے عطشی	کے نشانہ کے گر نبودے از سر کوئے نسیم

اور وہ جو ستون مسجد نبوی قدیم کے منبر مبارک سے روضہ شریف تک ہین اونکی اور ہی بناوٹ ہے جدا سجاوٹ ہے ۔ قدآدم تک گولڑا پتہر کا سنگال کے رنگ سپید بیچ بیچ دیکھے تحریر سبزوی ہے اور ہر ایک کا نام بھی جدا ہے اور اوسپر لکہا ہے ۔ هٰذِهِ اسطوانة عائشة رضی الله عنها ۔ هٰذِهِ اسطوانة ابی لبابه ویعرف بالتوبة ۔ هٰذه اسطوانة السریر ۔ هٰذه اسطوانة الحرس ۔ هٰذه اسطوانة الوفود ۔ هٰذه اسطوانة التهجد اور دور ایسے اندر و باہر سے سڈول گول بنے ہین کہ نظارہ ششدر ہو ۔ دیدہ باریک بین متحیر ہے ۔ محراب عبادت ہین یا طاق سعادت ابروی آزادان یا گوشۂ خاطر نیک نہادان ہلال غرۂ شوال المعظم ہین یا نون سورۂ نون والقلم ہین ۔ الحاصل نون ہین یا ہلال یا کمان ہین ایک عالم کے دین و ایمان ہین ۔ یہ وہ در ہین کہ اوس در سے جو کوئی پھرے ۔ پھر عالم بھر مین دربدر ابد ہمراہ و ہر جگہ پھرے اور جہان سجدہ کرے ممکن کیا کہ سربلندی پاوے ۔ ایک ذرا بھی سعادتمندی پاوے

ابیات فارسی

رہ بزمی عجب بزمی خوش آن بخت عجب شو	کہ ملک اینجا بشر اینجا نبی اینجا خدا اینجا

تو اے بیمار دردِ دل مسیحا را چہ می جوئے	طبیب مہربان اینجا دوا اینجا شفا اینجا
تو و طاق حریم کعبہ و دستار اے زاہد	من و محراب و طاق ابروے بدر الدجی اینجا

اشعار عربی

لضبت نواء نف الہ	حسنت جمیع خصالہ
شرف الثرے بظلالہ	سماک السماء بنعالہ
بلغ العلی بکمالہ	کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ و آلہ

شیشہ آلات وہ جنکے آگے بلور رو ہو بلکہ الماس کو حسد ہو — ایسے ایسے جھاڑ الماس تراش لعل و یاقوت کو جنکی تلاش — ایک ڈال دو ڈالی پر تو جب نظر ڈالے کہ پہلے اپنی سنگینی اور کوہ وقاری کو مٹالے تان ہانڈی جھاڑی جھاڑ لعلفینیر بے شمار ہین — حساب سے باہر معلوم نہین کہ لاکھہ ہین یا ہزار ہین —

ابیات

اور محرابون مین آویزان ہین قندیلین تمام	اور وہ جھاڑون مین تا سحر روشنی کا اہتمام
دیکھنے سے تعلق قابل انشا ہہر	مثل جنکے عالم امکان مین پیدا نہین

چاندی نے بھی وان جھاڑ کے اس حلیے سے آپ کو روشن کیا ہے صفائی مین شیشہ کو پشیمان کر دیا ہے — دونون برابر رکھے جاتے ہین تو البتہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شیشہ ہے یہ چاندی ہے — غرض اس سرکار عالیجاہ کا وہ غلام ہے تو یہ باندی ہے — معشوقون نے آپ کو فرش کر دیا ہے خاکساری پسند ہین — اور

اور بعضون نے پابندی کا رتبہ لیا ہے - وہ اپنے حال مین خورسند ہین - ہانڈیان
اس وضع سے لٹکتی ہین - کہ ستارہ سی چمکتی ہین - اللہ رے دماغ اور واہ رے
اطمینان و فراغ - لوہے کو مُنہ نہ لگایا - ایسا جوش آیا چاندی کی زنجیرین گلی
مین پڑی ہین - روبروے شہنشاہ کونین چُپ کہڑی ہین - سامنے کی پیاس اک
نہین لگتی ہے - سچ سچ بات مونہہ سے نکلتی ہے - ہر ہانڈی صفائی مین دردانہ
ہے - سراپا نور کا کارخانہ ہے -

ابیات

پہیلی ہے وہ جہان مین نعت کی روشنی	قندیل در ہے شمع ہے [illegible] رسول کی
اس سے سوا ہے کونسی دولت جہان مین	[illegible]

روشن ضمیری اپنی تمام ہے - دیکھیے تو کدہر لو لگی ہے وہ کیا [illegible]
شمع کو کچھ گداز کی اشتیاق سے حاصل ہوئی کہ بے پردہ محفل مین داخل ہوئی
[illegible] شریف اور روضہ مبارک کے درمیان مین [illegible] گوارا کیا - فانوس سے [illegible]
کنارہ کیا - پیتل کی جہنبک بہت بہاری اوس مین جڑا ہے - اور [illegible]
سونے کا حلقہ گردن مین پڑا ہے بعد حضوری خوشی سے پہولی نہ سمائے - ہر ایک
شمع پہول کے ہاتہ ہاتہ بہر کے دور مین آئے دیکھنے والے حیران ہوگئے
ہین عقل و خرد کہوتے ہین کہ یا اللہ اس کو کسنے گڑہا ہے - کس سانچے سے
نکالا ہے - آتش محبت سے جلتے ہین کہ پتہر کا دل موم ہوتا ہے - دیکھنے والا
بے ساختہ روتا ہے - نقد جان کہوتا ہے - جلانے کا [illegible] ہے - کہ
مجرا اونکے ادہر اودہر بہی زینہ ہے - او سر جہکا کر جلا [illegible] - کیا کہون
کیا چمک دکہاتے ہین - اور تمام رات اپنے آقا کے فراق مین [illegible] ہین

لیکن آنسوؤن سے اپنا ہی موںہہ دہوتے ہین - ممکن نہین کہ ادب سے اشک زمین پر گرے - فرش مبارک کو تر کرے -

ابیات

نسبتے پیدا نشست با من شمع در سوز و گداز	گر دل بریان و چشم اشکبار داشتے
ہر دو عالم را زیک پرتو سراسر سوختے	آفتاب از آتش من گر بنے شرار داشتے

روم سے ہر سال ایسی چار شمعین آتی ہین - باقی خراج مصر سے یہانکا سامان ہے - یہ بھی تبرک املاک شاہ اسلام ہے - چار دو ون محرابونکے ادہر ادہر ایک پاؤن سے استادہ ہین - اونہون بہر خدمت کو آمادہ ہین - بہت کم پگہلتی ہین - سال بہر مین آدہی جلتی ہین - یہانکی صبح تو واقعی نور کا تڑکا ہے - جسکو تاریکی کا ڈر ہے نہ دہڑکا ہے - تعجب تو یہ ہے کہ شام کو نمایش سحر ہوتی ہے - ایسی روشنی چارون طرف ہوتی ہے - فرش وہ کہ آسمان کہون کہین فرش ہو جاؤن - یہ دولت نصیب ہو تو فرش سے عرش ہو جاؤن - زمین سنگ مرمر کی کہ کوئی جواہرات جسکے پاسنگ کو نہ پہونچے - رنگ سنگ وہ ہنگ کہ نہ پہونچے اور سچ بہی ہے - جواہر اگر عقیقی ہو تو کس کام کا جو خداوند عالم کے صرف مین نہ آیا تو پہر کس کام کا - واقعی سنگ نے مرمر کے حضوری سے فخر پایا اوس کے اوپر بوریا وہ نہ کہ ریشم شرمائے - اوسکے اوپر قالین کہ مخمل رنگ سے داغ کہائے - تمام دالانومین سنگ مرمر کے اوپر بوریا بطور مستقل بچہائی اوسپر قالین ہے - عجب جاہ و تمکین ہے صلی علی طٰہٰ و یٰسین ہے - ہر دالان مین قالینونکی رنگینی سے بہشت کا نمونہ ہوا رہتا ہے - دیکہنے والا کہتا ہون اوس کی قدرت مین بہولا رہتا ہے - مسجد ہے یا آئین نرالا ہے -

رضوان بھی جسپر نثار ہے - کیا بہار ہے - قدرت پروردگار ہے - جسمین محبوب رب العالمین کا مزار ہے

شعر

او بسوئے تخت می خوابد در گور تنگ	مے وزاند مر ترا از روضہ رضوان نسیم
در بہشت خلد زرین خشت داوت و رہا	پس خریدارے تو چیزی قالب با ہم نفس سیم

ستونون کی اوٹ مین جابجا چھوٹی چھوٹی حوضونپر سبیل کی صراحیان دھری ہین خوشبودار پانی سے بھری ہین - اونھین حوض سے پانی گرتا ہے - اونمین بہرتا ہے - یہ بھی ایک عجیب بہار ہے - گویا باغ مین آبشار ہے - اور جہان ستون تمام ہوا ہے - کرسے بنانے کا اہتمام ہوا ہے - گرداگرد نتھے پتھر کے گنبد مین منبت ہے - کیا ہنا ہنر اونکی صنعت ہے اور جہانپر جگہہ چھوڑی ہے **قصیدہ بُردہ** بخط جلی لکھا ہے - زمین سیاہ لاجوردی حرف سپید ہے ہر حرف نقش اشتیاق اور ہر دائرہ مرکز امید ہے - غرض ہر مقام پر ایک صنعت ہے - بس خدا کی قدرت ہے روضہ شریف کے گرد جالی نے جو جالی ہے - وہ کب لطف اور کیفیت سے خالی ہے - جسنے یہ بنیاد ڈالی ہے - کیا خوب ترکیب نکالی ہے کچھہ آب زر مین نہانیوالی ہے - کچھہ بستور کالی ہے - اگر ایسا نہوتا تو خاک مزار شریف طعمہ خلق ہوجاتی - ذرہ بھی ہاتھہ نہ آتی - اب بھی مشتاقان آنکھہ ملا کرتے ہین - رانوں کو ملا کرتے اور کہتے ہین -

ابیات

ز حجرہ پائے درصحن حرم نہ	بہ فرق خاک رہ ہوسان قدم نہ

برون آور سر از برد یمانی | که روی تست صبح زندگانی
بہ تن در پوش عنبر بوی جامہ | بسر بر بند کافوری عمامہ
زخاک اے لالہ سیراب برخیز | چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

ان شعرون کا لطف روضہ مبارک کی جالی کے سامنے معلوم ہوتا ہے۔ یقیناً آپ کا زندہ ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ ہر روزن روزن ارم ہے۔ ہر شبکہ پر دیدہ مشتاقان کا دم قدم ہے۔ دیدہ بازی سے کسی دم فرصت نہین۔ جہانک تاک سے مہلت نہین۔ آنکھین لگی رہتی ہین۔ نگاہین بہی رہتی ہین۔

ابیات

ایہا العشاق اگر معشوق بردارد نقاب | دیدہ ما در خور او نیست آیا چون کنم
گر نہ در فردوس باشد دیدن یار و وقت | زاویہ دریا دیدہ گریم و دیدہ خون کنم

اشعار

فطوبی لمن یطوف لدیہ | فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ہو الروح فی جسد کل الانام | علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
شہ مرسلین سرور خیر کل | مہ اوج دین سرو باغ سبل
شفیع الامم سرور کائنات | جناب محمد علیہ الصلوٰۃ

جی چاہتا ہے کہ نظارہ کے ساتھ اندر چلے جائے۔ پھر باہر کبھی نہ آئے روئے مبارک کیطرف باہر بیٹھی ہے۔ رونق وہ سرائے سے بیچی ہے اور اندر باریک تاروکی آہنی۔ دست بردزمانہ سے غنی لصنف سنے اوپر

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ۔ اور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ؐ ہالا ہے ۔ اور اوپر مثلث بنا کے یا اللہ اور محمد جالی مین نکالا ہے ۔ جسکا حسن دوبالا ہے ۔ اس کے بعد جو ہاتہ دو ہاتہ کا دور ہے ۔ وہانتک البتہ بذریعہ کرنے روشنی کے پہونچنے کا طور ہے ۔ اوس کے بعد پردہ صندل کے کٹہرے پر چڑہایا ہے ۔ عجب صنعت سے بنایا ہے ۔

ابیات جناب غوث پاک

دربرون پردہ باشد این ہمہ خوف ورجا	دردرون پردہ رد کا سجا امید است نہ بیم
ہرچہ میخواہی توازوے میدہد بیشک ترا	دست خالی کے رود سائل زدرگاہ کریم

اوس کے اندر گرد چار دیواری ہے ۔ وہ دروازہ سے عاری ہے ۔ اوس کے اندر حجرہ شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اوسکے اندر عنصر لطیف ہے اللّٰہم صل علےٰ ھذا النبیؐ ۔ وہان کسی کا گذر نہین بجز حضرت صدیق و حضرت عمر انہین رضی اللہ عنہما ۔ واہ کیا خوش تقدیر تھے ۔ کیسے صاحب توقیر تھے ۔ جسکی خدا بھی فدا ہے ۔ مرنے پر بہی نہ جدا ہے ۔ روضہ کے اندر کا سامان ۔ جسپر مسلمانونکی جان قربان ۔ سونے چاندی کی تعلیقین لگی ہین ۔ فرشتونکے جا نمین انکی ہین ۔ پر دیکی شان پنہان نہین عیان ہے ۔ یہان نہین محرف خطوط کہینچکے طغرا لکھا ہے ۔ دو خطونکے بیچ مین لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔ بعد اوس کے دو خطون مین اللہ وما سواہ محمد ۔ اسیطرح اوپر تک تمام پردے مین لکھا ہے ۔

شعر

اے دل بچشم سر تو لقا نگاہ کن ۔ | ہر جا محمدؐ است و بہر سو محمدؐ است
مسجود و سجدہ و ساجد و خود مسجد نماز | خود قبلہ کعبہ جہت و سو محمدؐ است
در تن محمدؐ است و بجانم محمدؐ است | در دل محمدؐ است و بہ پہلو محمدؐ است

حیرت کا تماشا ہے کہ نور تو دو عالم مین پہیلا ہے ۔ حجاب سے فائدہ کیا ہے زمرد اور الماس اور زبرجد بیشمار روپیہ سلک مروارید عدید نہ شنید ۔ دُردانہ ہفت اقالیم جسکا معیانہ ۔ پردے سے لپٹے ہوئے ۔ اپنے مالک کے دامن سے چھپے ہوئے ہین ۔ ہر ایک دانہ بے بہا ہے ۔ قدرت خدا ہے ۔ سبحان اللہ اگر نہ ایسی درگاہ مین چڑہتے ۔ تو کاہے کو قدر مین بڑہتے ۔ منبر کیطرف در روضہ رسول مختار ہے ۔ خواجہ سر اکلید بردار ہے ۔ مگر یہ دروازہ کبہی کہلتا نہین ۔ کسی دست باز سے تلتا نہین ۔ دوسرا دروازہ مشرق کیطرف حضرت **فاطمہ** رضی اللہ عنہا کے روضہ کے برابر ہے ۔ باب جنت کا نمونہ سراسر ہے ۔ وقت شام بنا بر روشنی یہ در امید باز ہوتا ہے ۔ پاسنا التباس خدمت سے سرفراز ہوتا ہے ۔ تیسرا دروازہ چبوترۂ اصحاب صفہ کیطرف ہے جنکو یہ شرف ہے کہ بالکل خانمان محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ترک کردیا اور آپکے بدل عاشق تھے ۔ اور اپنی محبت و اس کلام مین صادق تھے ۔

شعر

از خانمان آوارہ ام از دست عشق اندست عشق | سرگشتہ و بیچارہ ام از دست عشق از دست عشق

جب بہشت و شوقی زمین روضہ مبارک کا ارادہ ہوتا ہے - یہ دروازہ کشادہ ہوتا ہے - سر مبارک مغرب کیطرف اور پاے مبارک مشرق کیطرف ہین - کچھ اشعار - خط طلا مین آشکار -

شعر

ومن یقوم مقام الحمد منفردا		ھو الواحد الفرد لم یلد ولم یولد

اور کونے پر منبر شریف کے طرف ایک مرقع لگا ہے - اوسمین یہ کھدا ہے - قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ - مسجد کی منارہ پر صحن کیطرف ایک پتھر کا مرقع تین گز شرعی کا تخمیناً لانبا - اور ایک گز کا چوڑا اور اوسکے روبرو ایک مرقع چھوٹا اوپر اوسکے سورج مکھی سونیکی مثل برگ خرما بنایا ہے - عجیب زینت پایا ہے - چھوٹے مرقع مین کھدا ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور بڑے مرقع مین کھدا ہے الصلوۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام - خدا کی قدرت نظر آتی ہے - کہ پتھرون مین کیا کیا حرف کھودے ہین - حرف کیا ہین نور کے تودے ہین - اور چارون طرف کی روکارین بیالیس مرقع مدور لگائے ہین - زمین اونکی لاجوردی اور حرف سونے کے بنائے ہین بڑے مرقع کے نیچے جو مرقع ہے اوس مین ماشاء اللہ اوسکی بائین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے بعد عمر اوس کے بعد علی اوس کے بعد حسین رضی اللہ عنہم - اور ماشاء اللہ کے داہنی طرف اللہ پھر ابوبکر پھر عثمان حسن رضی اللہ عنہم یعنے چار و یاران غمگسار کا نام آپ کے ساتھ بعد ترتیب لکھا ہے

جس طرح

شعر حضرت غوث پاک

عشق و بدنامی و درد و غم بباشد یار غار	تا محمدؐ وار باشد عاشقان را چار یار

اور بعد اوس کے اوپر سے اودھر تک چاروں طرف ائمہ اربعہ اور عشرہ مبشرہ اور
ائمہ اثنا عشر کے نام لکھے ہیں - ہزاروں طرح کے مرقع رومی - چینی - شامی
بہت نظر سے دیکھے - لیکن اس صفت و شان و شوکت کے ایسی طرح کے خواب میں بھی نہ دیکھے -
و روضۂ مبارک کے اوپر گرداگرد جنگلا آہنی لگا ہے - خوشنما سبز رنگا ہے - اوسکے اوپر چھوٹی چھوٹی
گنبدیاں سونے کی چڑھی ہیں - عجب زیب و زینت دے رہے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسا کچھ نور
ہے - ایسے نور کا ظہور ہے کہ ناطقہ کا ناطقہ بند ہے - عقل حیرت مند ہے - قلم کو طاقت
نہیں جو تحریر کر سکے - زبان میں طاقت نہیں جو تقریر کر سکے - اب ناظرین علی الخصوص
شائقین کی انبساط طبیعت کے لئے تذکیر و تہلیل یوم جمعہ کا طریقہ بھی سمجھوا کے کلک
جواہر سلک سے زیب کتاب کر دینا چاہئے کہ لوگوں کو سب کیفیت معلوم ہو - اور یہاں بھی آکر
سن لیں جو معلوم ہو - اور تسلیم تو آپ نے اکثر سنا ہوگا تذکیر و تہلیل اب سنئے جس وقت
زوال قریب ہوا اہتمام عجب ہوا یعنی شیخ المؤذن روضۂ مبارک کے سامنے باادب
ٹھہرا ہوا اور یہ پڑھا - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَأَدِمْ وَأَنْعِمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہہ طریقہ ہے اجازت لینے کا یعنی بسبب بلند ہونے
منارہ کے بدون استجازت اوس پر جانا مؤذنین خلاف ادب تصور کرتے ہیں - بدون
درود و سلام قدم نہیں دھرتے ہیں - اور دیکھا ہے میں نے تمام وہاں کے ساکنین
کو کہ علی الدوام ادب کا پاس رہتا ہے - شور سے بولنے میں بھی ہراس رہتا ہے -

مصرعہ - بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست ❁

بازار کے چلتے پھرتے بھی اگر قبہ روضہ مبارک نظر آجاتا ہے تو وہیں ٹھہر کر تسلیم
وسلام پڑھ دیا جاتا ہے۔

شعر

سبز گنبد کا وہ جلوہ مایہ نور و ضیا	جس نے دیکھا دور سے تسلیم کرکے جھک گیا
وہ نبی کا سبز گنبد مطلع الانوار ہے	یہ چرخ اخضر ایک جس کا سائبان بردار ہے

بعد نماز **عشاء** کے لالٹینیں سرخ حرم شریف میں جلائی جاتی ہیں اور
اس علامت کے لئے رکھدی جاتی ہے کہ اب تم لوگوں کو سرخروی زیارت سے
حاصل ہوئی سعادت کامل ہوئی۔ اپنی خوابگاہوں میں جاکر آرام کرو۔ صبح
کو پھر حضور میں آکر سلام کرو۔ حقیر بعد اجازت حجابہ میناروں پر شروع کیا۔

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا
ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا
ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا أنت مولانا فانصرنا على القوم
الكافرين۔ ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله
وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما۔ يا أيها الذين آمنوا اذكروا
الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة وأصيلا هو الذي يصلي عليكم وملائكته
ليخرجكم من الظلمات إلى النور وكان بالمؤمنين رحيما تحيتهم
يوم يلقونه سلام وأعد لهم أجرا كريما يا أيها النبي إنا أرسلناك
شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا إلى الله بإذنه وسراجا منيرا وبشر المؤمنين
بأن لهم من الله فضلا كبيرا ولا تطع الكافرين والمنافقين ودع أذاهم
وتوكل على الله وكفى بالله وكيلا۔ يا أيها الذين آمنوا إذا نودي

لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ
لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَاِذَا
رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَ نِ انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ
مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ وَزِدْ وَادِمْ وَانْعِمْ اِلَی الْاِسْتِقْبَالَۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ وَاِلٰی طَاعَتِ رَسُوْلِ
وَاِلَی الصَّلٰوۃِ کَانَ لِیْ اَمَانٌ وَّاَمْنٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰہِ وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ
حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ
بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ بعد اس تذکیر کے موذن
اذان شرعی کہتے ہیں اور جسوقت تذکیر شروع ہوتی ہے تو ایک شخص باب السلام
سے یہ کہتا ہوا روانہ ہوتا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ یَا مُؤْمِنِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ یَادِیسَا وَالِی
اَلصَّلٰوۃُ یَرْحَمُنَا وَیَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ یَا عِبَادَ اللّٰہِ وَحِّدُوا اللّٰہَ ۔ اور رات کو یہ
کلمہ بھی کہتا ہے ۔ یَا نَائِمُ وَقْتُ الْغَنَائِمِ اُذْکُرُوا اللّٰہَ ۔ اور انتہائے شہر
تک چلا جاتا ہے اودھر تذکیر ادھر اوسکا کہا سنکے شہری اور بازاری کا دل پھڑکا
گھر اور دکانیں چھوڑ کے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے ۔ سرور رحمت ہادی باطن
ظاہر ہوتے ۔

شعر

ہر نفسے از علا مے رسدم این صلا	وارہم و ز این بلا بہ در دلبر روم

اتنے عرصہ میں اذان سے فراغت ہو پائی ۔ پھر اوس شخص کی جسنے سارے شہر میں

منادی کی بھی نوبت آئی باب السلام پر کھڑے ہوکے اعادہ اونہین کلمات کے کئے ادہر تکبر تکبری پڑ گئے - جمعہ کی نماز مین چار تکبر ہوتے ہین - تین عربی ایک حبشی اور امام بعد اجازت لینے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہی درود پڑہتا ہے منبر شریف پر تشریف لے گئے امام کا بھی اجازت کے واسطے روضہ شریف کے پاس جانا اور پچھلے پاؤن سر جھکائے ہوئے آہستہ آہستہ منبر شریف تک آنا واللہ عجب کیفیت دکہاتا ہے - کہنے مین نہین آتا ہے - یہ کیفیت کچھ دیکھنے ہی سے حاصل ہوتی ہے - حقیقت کا ل ہوتی ہے دل کا حال کوئی کیا لکھے اور کس سے کہے - پہلے ایک تکبر باادب کھڑا ہوا - اور روضہ مبارک کیطرف دیکھکر پکارا - اللھم صل وسلم وزد وادم والنعم وبارک علی محمد رضی اللہ عن کل الصحابۃ اجمعین یہ طریقہ ہے اجازت لینے کا بعد اوس کے چارون تکبرون نے تکبیر ہمزبان کہی اور امام نے خطبہ شروع کیا پڑہتے پڑہتے بعد حمد وصلوۃ کے جسوقت ان کلمات پر پہونچا اما بعد فیاایھا الناس اتقوا اللہ تعالی وتقربوا الیہ مادام کل منکم ساعد والوقت مساعد وحلوا عقد الاصرار بانامل الاستغفار وجانبوا کلما یقصیکم عن قربۃ وساعد ولحرمۃ ھذا الجوار والتزموا الادب فی ھذہ الدیار لنبشر بکم ایھا الوافدون بالوصول الی ھذہ الحضرۃ التی علی قدرھا علی الافلاک والملائکۃ حولھا ما بین نازل وصاعد تزورون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی کل ساعۃ وھو ناظر الیکم ومشاھد فتلک واللہ منۃ جسیمۃ وفضل من اللہ وانعام فاشکروا اللہ تعالی علی ھذہ النعمۃ العظمی بما یلیق من الثناء والمحامد وسلوہ الشفاعۃ وتیقنوا الحصول

المنی والمقاصد وکفی بالزائر شرفا انه اذا سلم علیه اجابه بلا واسطه
کما اخبر بذالک علیه الصلوٰة والسلام و ورد فی الخبر عن النبی الصادق
الامر ضاهذ اقبل لاعظ صلی الله علیه وسلم انه قال ما من احد یسلم
علی الا رد الله علی روحی حتی ارد علیه السلام۔

یہ کلمات سن کے جماعت کثیر پر ایسی حالت طاری کہ سب مشغول بہ گریہ وزاری
ومکبروں کی ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ خوش الحانی سے صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ کے نام پر رضی اللہ عنہ کہنا اور بہی رقت قلبی پیدا کرتا تہا۔
اور پرا [illegible] نہلے عبادت کا خیال تہا — اور یہ شغل حضرت
غوث [illegible] تہا۔

ابیات حضرت غوث پاکؒ

زبانے خلوتے خواہم کہ گویم حال خود با تو	کہ نتوان شرح حال خویشتن در انجمن گفتن
غم تو از دل محیؒ نخواہد شد تا سانے	کہ نتوان با مقیدے جہت ترک وطن گفتن

مگر موقع نہ ملا غنچہ امید نہ کہلا ۔ خیر جب خدا کو منظور ہو۔ دیکہیے کب یہ دوری دور ہو۔
الغرض اس کیفیت سے نماز ہوئی کہ خدا ہماری نماز جمعہ ہر مسلمان کو نصیب کرے ۔ اور مدینہ
منورہ سے قریب کب ادسوقت معلوم ہوا کہ ایمان ایسا ہوتا ہے اور نماز وغیرہ کا
واقعہ ایسا ہوتا ہے ۔ خدا وہ دن پہر لاوے اور ان کلمات کو سناوے ۔ دیکہیے
کب وہ وقت آوے ۔

ابیات حضرت غوث پاکؒ

بگوا اے این دل غمگین کشتہ جور و جفا تا کے	کجا اے لذت شادی غم درد و بلا تا کے

شدم بیگانہ از خویش و گشت آشنا از من	کند بیگانگی چند این من آن آشنا تا کے

اشعار اردو

مجھکو یارب جسطرح دکھلایا دربار حبیب	ہو مری اولاد کو اور دوستونکو بھی نصیب
حاجتین ہون دین و دنیا کی مری یارب روا	حرمت ہذا النبی یعنے محمد مصطفے

یا معین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ پس ختم ہوئے حالات حرمین شریفین کے ایسی عنوان و بیان سے کہ نہ تھا مجھکو اوس کا خیال و گمان اور امانت کی ہمری معین نے اس عدیم الفرصتی اور کثرت کام مین اس کتاب کے تالیف اور اتمام مین صرف ایک مدت قلیل یکماہ کے ایام مین ۔ پس شکر گذار ہون تیرا اے میرے حامی و مددگار ۔ اور نہین چاہتا مین اس کے اجر مین بحالت قبول کے تجھ سے اور تیرے رسول سے سوا اس دعا کے حصول کے کہ عطا کیجئے مدینہ منورہ کا قیام بخلوص و شوق تمام پس بمقابلہ اس کے ہم ہیچ تصور کرتے ہین ثواب آخرت از قسم خلد و جنت جیسا کہ فرمایا ہے حضرت قبلۂ کونین جناب غوث الثقلین نے ۔

شعر

ہرگز مباد آنکہ بہشت آرزو کنم	خود را بہیچ ہیچ چہ بے آبرو کنم

اور کون انتظار کرے اوس جنت کی اتنی طویل مدت یعنی دن قیامت تک ۔ پس باز آئے ہم اوس سے بلحاظ اس جنت کے جسکو ہم اپنی آنکھون سے اسوقت دیکھتے ہین اور وہ انکی عتبہ بوسائی کو ایک جنت عظمی تصور کرتے ہین ۔

شعر

آرزوئے صحبت الماس بیرون کردہ از دل | جنتم این بس کہ بر خاک درت ماوا کنم

پس قبول کر ذات دانا سے نہان و آشکار ہے۔ اور پہونچا بذریعہ اوس کے پھر مجھکو اور ناظرین کو اپنے اور حبیب و محبوب کے دیار کے سوائے اس کے نہین ہے اس کتاب کی تالیف سے میرا کچھہ دوسرا مقصد یا کار۔ پس آپ لوگ ناظرین بہی اس کتاب پر نظر فرماوین صرف بنظر دریافت حالات حرم شریف کے۔ نہ بخیال نکتہ چینی و عیب بینی حسن و قبح طبع یا سہو کاتب یا محاورہ و تحریر تصنیف کے کیا انصاف سے یہی مراد ہے۔ اور محبت شائقہ کی یہی داد ہے کہ اگر کسی محاورہ مین اختلاف ملک کی جہت سے یا کسی لفظ و حرف مین فرق ہے تو ساری کتاب پر حرف ہے۔ اور کل محبت عرق ہے اور نظر اعتراض کے سامنے تو کوئی کلام کسیکا خالی رہ نہین سکتا و ایسے موقع مین کوئی کچھہ کہہ نہین سکتا۔ صرف بنظر ثواب و فائدہ عام کہتا ہون اور اسی خیال سے اس مختصر کو لکھتا ہون۔ آپ لوگ بہی اس امر خیر پر نظر فرماوین اور حالات حرمین کے شوق مین توجہ ادہر فرماوین۔

خیر بعد انفراغ زیارت قافلہ ... ہوا ... عالم آشکار ہوا جسکا تذکرہ یہہ ہین علی سبیل الاختصار ... منازل سے جنکا ذکر مینے مختصر کیا ہے۔ یا بعض مین کسی وجہ سے کچھہ اختلاف ہو کر کوئی قافلہ پیچھے کوئی آگے بارہ تیرہ روز مین بحساب منزل کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ پہونچ جاتے ہین اس قافلہ کی تعظیم مکہ معظمہ کے لوگ بہی بجا لاتے ہین۔ خیر چند روز اور مکہ معظمہ مین آکر قیام رہا پھر وطن چلنے کا اہتمام رہا۔ حب وطن نے جوش کیا۔ رخصت کرنا

بیہوش کیا جو اس الوداع کی پہلے ہی رخصت ہوتے ہیں مورد مصیبت ہوئے
ناچار بدل نازار مطوف کے ساتھ طواف کو گئے جس وقت یہ الفاظ الوداع یا کعبۃ اللہ
الفراق یا بیت اللہ الامان یا حرم اللہ شروع کیا رونے نے آواز بلند کر دیا
حسرت و وحشت کر دیا۔ اور طواف کے سات پھیرے تھے۔ آہ پھر دل کو یہ سیاہ تن
رنج و غم درد و الم سے سر حیران بنا گیا سید جو تھی۔ خیر طواف الوداع کے بعد
زمزم وغیرہ پی باب الوداع سے [illegible] اس لئے یاد ان رخ کعبہ کی طرف اور پشت
وطن کی طرف [illegible] چلے —

شعر

افسوس ہے کعبہ تجھ سے چھوٹا
سر پھرے کوہ غم کا ٹوٹا

ہے مرگ سے بڑھ فراق کعبہ
کم ہوگا نہ اشتیاق کعبہ

یاد آوے گا جب حطیم مجھکو
کر دے گا الم سقیم مجھکو

یاد آوے گا جب کہ رکن شامی
حاصل مجھے ہوگی تلخ کامی

مشہور جو رکن ہے یمانی
ہے راست نہیں ہے لن ترانی

یاد آوے کہ میں ہر گھڑی کو چھوڑا
کعبہ ایسا راست حبیب پھر وسکا

جو رکن عراق کی طرف ہے
پھر اوسکے میں جان و دل تلف ہے

یاد آوے گا جب مقام مجھکو
راحت ہوگی حرام مجھکو

زمزم تو مجھے رلائے گا خون (یعنی مقام ابراہیم ۱۲)
چاہ اوس کی میں ہوں گا میں دگرگون

یاد آوے گا جب حرم کا سامان
ہو جاوے گا گھر مجھے بیابان

یاد آئے گی جب اذان کی تکبیر
ہے چاہ [illegible] مثل تحیر +

یاد آوے گی کثرت حرم کر — تنہائی کرے گی جان ... است
یاد آوے گا جب ہنسا کا جانا — ہو جاوے گا مو ... سانا
حجر اسود جو یاد آیا — پھر کسنے وطن ... لگایا
گھبرا گھبرا کے جان دونگا — پھر راہ اسی طرف کی لونگا

انشاء اللہ تعالے

خیر صاحب کس افسوس حرمان سے اب پھر ہندوستان کا آنا ہوا آب و دانہ کا بہانا ہوا لکھتے وقت جگر قلم شق ہوتا ہے۔ رنگ فق ہوتا ہے خیر چار و ناچار با دل فگار حرمین کے اشتیاق مین زار زار لب پر یہ **اشعار** ہے

ہائے ہم ایسا چھوڑ کر گلزار — دشت پر خار ہند مین ہون خوار
اے خدا لے چل اب مدینہ کو — تف ہے ہندوستان کے جینے کو
کاش مجھکو خدا وہان لیجائے — مجھکو وہانکی ہوا اڑا لیجائے
عیش عشرت سے وہان مدام رہون — روز و شب آپ پر سلام پڑھون

خیر اوس مقامات سے براہ بمبئی جہاز پر جسکا حال بیشتر تحریر کر چکا ہون اور مکرر لکھنا فضول ہے اوسکے اعادہ سے کیا حصول ہے وطن آئے سب خلجان سامنے آئے وہی نوکری وہی احلاس مگر جی ہین وہین کی آس۔ ہر وقت زبان کی یہ صدا بس یکبار دیدم دیگر بار ہوس اور اوسی عالم مین یہ التجا بحضور سرور عالم ؐ

ابیات

ہین دور ہون مجبور رہن اے سید عالم — دیدار دیکھاتے نہین آواز سنا دو

... رہتا ہوں رخ سی مجھ کم
کہلاتے ہیں سگ تیری گلی کے
... اور دین کی بھی ہے کرم سے

یا شاہ مدینہ میں مجھے رہنے کی جا دو
اون لوگوں کے دفتر میں میرا نام لکھا دو
بگڑی ہوئی باتوں کو مری آج بنا دو

آمین بحرمت رحمۃ للعالمین

قصیدہ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ

صبا بکوئے مدینہ روکن ازین دعا گو سلام برخوان
بگرد شاہ رسل بگرد و بصد تضرع پیام برخوان
بنہ جبین در ادب طرازی سر ارادت بخاک آن کو
صلوٰۃ وافر بروح پاکے جناب خیر الانام برخوان
بسوز من صورت مثالی منار بگذار اندر آنجا
بلحن خوش صورت محمد تمام نظم پیام برخوان
ز باب رحمت گہے گذر کن بہ باب جبرئیل گہے جبین سا
سلام ربی علی نبی گہے بہ باب السلام برخوان
بلحن داؤدی ہم نوا شو بہ نغمۂ درد آشنا شو
بہ بزم پیغمبری غزل را ز عبد عاصی نظام برخوان

قصیدہ حضرت غوث الثقلین

اے غبار خاک کویت سرمۂ چشم فلک
اے [illegible] تاج علوی [illegible] پیک
یا رسول اللہ توئی کان ملاحت پر کمال
گر تو پا ننہادی دو عالم را نمک
ہر کہ او امروز مالد روی بر خاک درت
آن مبارک روی فردا می درآید در فلک
شام سبحان الذی اسری بعبدہ شد سوار
بر براق راہوار برق آنچہ تیز و تک
در مقام قاب قوسین خدا کردہ سلام
تو رسانیدی سلام حق بہ امت یک بیک
از خدایت رحمت واز تو شفاعت روز حشر
در نجات عاصیان امت تو نیست شک
تا ملک بشنودہ است صلوۃ تو از انشا
عذر خواہی از گناہ است تو شد ملک
گر نبودی روی تو شد بود در کتم عدم
ہم ولی و ہم نبی و ہم سماوات و سمک
مرغ جانہا را بود پر از صلوۃ لطف تو
بی صلوۃ بر تو این جسمہا چون پیرہن بی کلک
تا مہالک عاصیان امت خود را ببین
بس بہ فرمانا گناہان را کنند از ما حک
محی صلوۃ آن شفیع آن نبی بسیار گو
زانکہ داری تو بدی بسیار و نیکی ملک